قرآن مجید کا مطالعہ

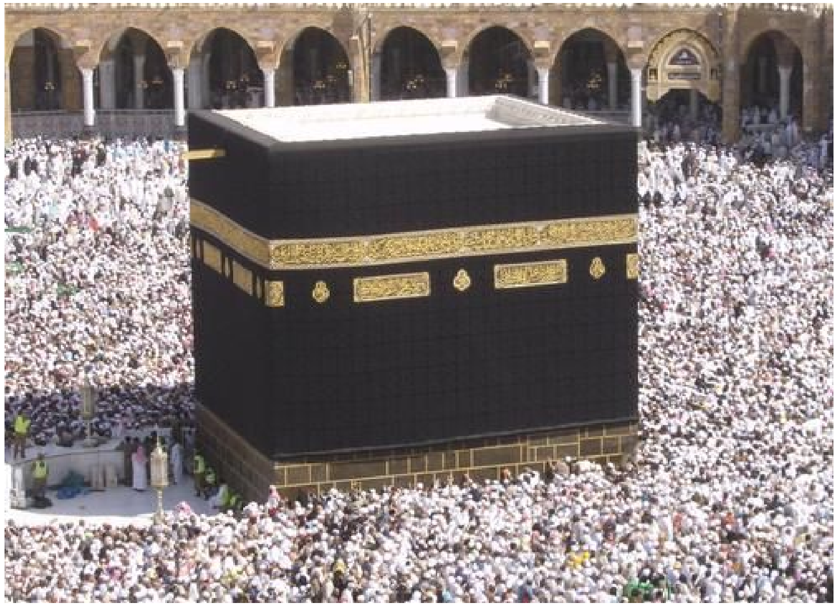

سورۃ البقرۃ 2: انسان کی کامیابی کا طریقہ کار۔۔۔قدیم امت مسلمہ اہل کتاب کو ہدایت کی دعوت اور ان کی غلطیاں+نئے اہل ایمان کی تربیت

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت قرآن مجید۔۔۔انسان کی کیٹگری اور اس کا رزلٹ
  - 1-5: کامیاب اہل ایمان کون ہیں؟
  - 6-20: ناکام انسان۔۔۔منکرین اور منافقین
  - 21-29: عام انسانوں اور خاص اہل عرب کے لیے دعوت
  - 30-39: انسانیت کا آغاز اور ان کے پہلے امتحان کی مثال تاکہ وہ موجودہ زندگی میں کامیاب کیسے ہو سکتے ہیں۔
- آیات 40-121: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب) کے لیے آخری دعوت اور ان کی ہدایت سے گمراہیوں کی تاریخ
- آیات 122-141: نئی امت مسلمہ کا اعلان
- آیات 142-286: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (God's Law – Policies, Procedures & Responsibilities of Muslims)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب 622CE میں مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو پرانی امت مسلمہ بنی اسرائیل سے ملاقات ہوئی۔ اس کے ساتھ ہی مدینہ منورہ میں نئے لوگ ایمان لا رہے تھے اور انہیں انصار یعنی مددگار کہا جاتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالی نے سورۃ البقرۃ نازل فرمائی جس میں پہلے پرانی امت مسلمہ بنی اسرائیل کی تاریخ میں ان کی غلطیاں بتا کر دعوت دی کہ آخری نبی پر ایمان لائیں۔ جو لوگ ایمان لائے تو ان کی تعمیر شخصیت اور دینی شریعت کے احکامات نازل ہوئے ہیں۔ تفصیل یہ ہے۔

- تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran

https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t

Send your questions: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ البقرۃ 2: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔کامیاب انسان کون ہو سکتے ہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.	اللہ کے نام سے جو یقیناً رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
الم.(1)	یہ سورۃ ''ال م'' (ALM) ہے۔
ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ.(2)	یہ اللہ تعالی کی کتاب ہے کیونکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے (کہ یہ اللہ تعالی ہی کی کتاب ہے۔) یہ ہدایت انہی انسانوں کے لیے ہے جو اللہ تعالی سے (ہدایت کی دلچسپی رکھتے ہیں اور مخلص ہیں چنانچہ وہ) وارننگ سن رہے ہوں۔
الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَيُقِيۡمُوۡنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ.(3)	یہ ہدایت حاصل کرنے والے وہی لوگ ہیں جو (اللہ تعالی کو ابھی آنکھوں میں) دیکھے بغیر ہی ایمان لا رہے ہیں۔ یہی لوگ نماز کا اہتمام کر رہے ہیں اور جو کچھ (فائنانس) ہم نے انہیں دی ہے تو اس میں سے (ہماری راہ میں لوگوں کی خدمت کے لیے) خرچ کر رہے ہیں۔
وَالَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِمَآ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ وَبِالۡاٰخِرَةِ هُمۡ يُوۡقِنُوۡنَ.(4)	(اے رسول! اللہ تعالی کی کتاب قرآن) جو آپ کی طرف پر نازل کی گئی ہے اور جو پرانی کتابیں (تورات، زبور، انجیل وغیرہ) نازل کی گئی تھیں تو یہی لوگ ہیں جو اس (ہدایت پر) ایمان لا رہے ہیں۔ یہی لوگ آخرت (کی کامیابی) پر یقین رکھتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنۡ رَّبِّهِمۡ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ.(5)	یہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں کیونکہ یہی کامیابی حاصل کر رہے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: ناکام انسان۔۔۔ منکرین جو اہل ایمان کے کھلے دشمن ہیں؟

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَأَنْذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ.(6)	اس کے برخلاف جن لوگوں نے اس کتاب الٰہی کا انکار کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں، (اے رسول!) ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں وارننگ کریں یا نہ کریں، وہ ہدایت حاصل نہیں کر سکتے ہیں۔
خَتَمَ اللَّهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَعَلَىٰ سَمْعِهِمْ ۖ وَعَلَىٰ أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ.(7)	ان کے دلوں اور کانوں پر اب اللہ تعالیٰ نے (ان کی بری نیت کی وجہ سے) ذہن بند کرنے دیے ہیں اور ان کی آنکھوں پر پردہ لگ گیا ہے۔ (آخرت کے دن) ایک بڑا عذاب ہے جو ان کے لیے منتظر ہے۔

ناکام انسان۔۔۔ منافقین جو اہل ایمان پر فراڈ کر کے موجودہ زندگی کا معمولی فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ.(8)	انہی لوگوں میں سے وہ (منافقین) بھی موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے (فائنل رزلٹ والے) دن پر ایمان لائے ہیں لیکن (حقیقت یہ ہے کہ ان کی بری نیت کی وجہ سے) وہ ایمان نہیں لا سکتے ہیں۔
يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ.(9)	وہ لوگ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان دونوں کو فراڈ کرنا چاہتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے آپ ہی کو فراڈ کر رہے ہیں، لیکن اس کا شعور نہیں سمجھ رہے ہیں۔
فِي قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ.(10)	ان کے دلوں میں (حسد کی نفسیاتی) بیماری تھی تو اللہ تعالیٰ نے اب ان کی بیماری کو مزید بڑھنے دیا ہے کیونکہ ان کے اس جرم کی پاداش میں وہ جھوٹ بولتے رہے ہیں۔ چنانچہ ان کے لیے بھی بڑا دردناک عذاب تیار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے کلیئر کر دیا ہے کہ ہدایت کا اصول یہی ہے کہ جو لوگ مخلص ہیں تو انہیں ہدایت مل جاتی ہے۔ جو جذباتی طور پر اپنے تعصب اور اپنے لیڈرز کے نفسیاتی غلام بنتے ہیں تو ہدایت میں انہیں دلچسپی نہیں ہوتی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کھلے منکرین یا منافقین بننے دیا ہے۔ اب بھی آپشن موجود ہے کہ اگر ان کی نیت درست ہو جائے تو وہ ہدایت حاصل کر کے کامیابی حاصل کر سکتے ہیں!!!

سورۃ البقرۃ 2: ناکام انسان ۔۔۔ منافقین کا رویہ

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ. (11)	جب ان سے کہا جائے کہ (اپنے اس رویے سے) آپ اس سرزمین میں فساد پیدا نہ کریں تو جواب میں (فراڈ کے طور پر) کہتے ہیں کہ نہیں جناب! ہم ہی تو اصلاح کر رہے ہیں۔
أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُونَ وَلَٰكِن لَّا يَشْعُرُونَ. (12)	وارننگ! یہی فسادی ہیں، لیکن اس کا احساس پر غور نہیں کر رہے ہیں۔
وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ قَالُوا أَنُؤْمِنُ كَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ ۗ أَلَا إِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَاءُ وَلَٰكِن لَّا يَعْلَمُونَ. (13)	جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ بھی اسی طرح (مخلصین کی طرح) ایمان لائیے، جس طرح (آپ کے سامنے) یہ مخلص لوگ ایمان لا چکے ہیں تو (بڑے تکبر سے) کہتے ہیں کہ ہم کیا ان احمقوں کی طرح ایمان لائیں؟ یہ کنفرم ہے کہ یہی منافقین ہی احمق ہیں مگر غور نہیں کر رہے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ منورہ میں حکومت 622CE مل گئی تھی اور ہجری کیلنڈر شروع ہوا تھا تو اس وقت ایسے سیاسی لیڈرز تھے، جو حکومت پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ اس کا بڑا لیڈر عبد اللہ بن ابی تھا جو بادشاہ بننا چاہتا تھا۔ مدینہ منورہ کی تاریخ یہ تھی کہ سو سال (520-620CE) سے اوس اور خزرج قبیلوں میں جنگیں ہوتی رہی تھیں لیکن اب دونوں قبیلوں کے معقول سردار بنے تھے۔ اوس کے سردار سعد بن معاذ اور خزرج کے سردار سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہما ایمان لائے تھے اور انہیں احساس ہوا کہ اتنے سو سال کی جنگوں سے ہزاروں لوگ قتل ہو گئے ہیں تو اب ہمیں جنگیں ختم کر کے امن و سکون کے ساتھ مدینہ منورہ میں حکومت قائم کریں۔ یہ دونوں سردار حج کے لیے مکہ مکرمہ آئے تھے اور ایمان لائے تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ مدینہ منورہ تشریف لائیں اور حکومت قائم کریں تاکہ امن ہو جائے اور آپس کی جنگیں ختم ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی حکم پر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حکومت قائم کر دی۔

اس پر عبد اللہ بن ابی کے ذہن میں حسد پیدا ہوا کہ وہ بادشاہ بننا چاہتا تھا۔ اس نے بظاہر ایمان کا اعلان کر دیا لیکن وہ اپنے مریدوں کے ساتھ کوشش کرنے لگا کہ وہ سب منافقین اپنے آپ کو اہل ایمان کہیں لیکن اندر سے منکرین کے ساتھ مل کر سازشیں کر کے مدینہ منورہ پر حملہ کروا سکیں۔ ان منافقین نے اہل مکہ اور پورے عرب کے مشرک قبیلوں کو بھڑکانے لگے کہ وہ مدینہ پر حملہ کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت ختم کریں تاکہ مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی عبد اللہ بن ابی کو بادشاہ بنا دیں۔ چنانچہ بہت سے مشرکین قبیلوں نے رات میں مدینہ منورہ پر حملہ کر کے جانور اور سونا چاندی پر ڈکیتی کرنے لگے۔ یہ دہشت گردی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناکام کر دی کہ آپ اپنے صحابہ کے ساتھ دن اور رات میں سکیورٹی کرتے رہے۔ آخر کار اہل مکہ دیگر قبائل کو اکٹھا کر کے بڑا لشکر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لیے تین جنگیں بدر، احد اور خندق پر حملے کرتے رہے لیکن ناکام رہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے ذہن کی پوری نفسیات کر دی تاکہ اہل ایمان، ان منافقین کے فراڈ سے بچ سکیں۔ آپ مدنی سورتوں میں منافقین کی سازشوں کا جواب پڑھ سکتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: ناکام انسان ۔۔۔ منافقین کا رویہ

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ.(14)	جب اہل ایمان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: "ہم ایمان لا چکے ہیں۔" لیکن جب علیحدگی میں اپنے شیطانی لیڈرز کے پاس خفیہ ملتے ہیں تو کہتے ہیں: "ہم تو آپ کے ساتھ ہیں، ہم تو ان (اہل ایمان) سے مذاق کر رہے تھے۔"
اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ. (15)	(کیا یہ لوگ اللہ تعالی سے مذاق کر سکتے ہیں؟ حقیقت یہ ہے کہ) اللہ تعالی ان کا مذاق (انہی کو واپس دے) رہا ہے۔ ان کی سرکشی میں ان کی طویل زندگی (لمبے امتحان کے لیے) کیے جا رہا ہے چنانچہ اسی وجہ سے یہ گمراہ ہوئے جا رہے ہیں۔
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ.(16)	یہی ہیں جنہوں نے ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دے دی تو انہیں پھر یہ فراڈ بزنس کچھ بھی پرافٹ ایبل نہیں ہو سکا ہے، چنانچہ یہ ہدایت نہیں پا سکے ہیں۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں منافقین کے ذہن کی پوری نفسیات کو اتنا سامنے واضح کر دیا کہ اہل ایمان، ان منافقین کے فراڈ سے بچ سکیں۔ کچھ تو 100% منافق تھے، وہ پھر بھی فراڈ کی کوشش کرتے رہے۔ ان منافقین میں کچھ ایسے منافقین بھی تھے جو 30-40% نفاق موجود تھا لیکن ان کا ذہن کلیئر ہونے لگے۔ اب آہستہ آہستہ یہ منافقین اپنے لیڈر عبداللہ بن ابی کی نفسیاتی غلامی سے بچنے لگے اور کچھ سالوں ہدایت کی طرف پہنچ گئے اور مخلص بن گئے۔

اس کی مثال آپ سیرت نبوی میں پڑھ سکتے ہیں کہ ایک بار جنگی سفر میں عبداللہ بن ابی نے اپنے مریدوں میں اعلان کیا کہ ہم ان احمق اہل ایمان کو مدینہ سے نکال دیں گے۔ اسی کے اپنے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی مخلص ہو چکے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا تو انہوں نے مدینہ منورہ کے سامنے تلوار لے کر اپنے باپ اور منافقین کو روک دیا کہ اب وہ مدینہ میں نہیں آئیں گے ورنہ اپنے منافق لیڈر باپ کو قتل کر دوں گا۔ اب عبداللہ بن ابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑی معذرت کی اور درخواست کی کہ مجھے اپنے بیٹے سے بچائیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محبت کے ساتھ اس کے بیٹے کو سمجھایا تو اس کا باپ بچ سکا۔ لیکن کچھ ہی مہینوں میں عبداللہ بن ابی خود مر گیا۔ قرآن مجید کے نتیجے میں منافقین کی اکثریت مخلص ایمان لائے اور پھر انہوں نے سازشوں کا سلسلہ چھوڑ دیا۔

سورۃ البقرۃ 2: ناکام انسان۔۔۔ منافقین کے فراڈ کا ریزلٹ

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ. (17)	ان کی مثال بالکل اس انسان کی طرح ہے جس نے روشنی کے طور پر الاؤ (اندھیری رات میں Bonfire) جلا دیا ہے تاکہ جب روشنی نے اس ماحول کو روشن کر دیا۔ اس وقت اللہ تعالی نے ان کی روشنی غائب کر دی ہے اور انہیں اس طرح اندھیروں میں چھوڑ دیا ہے تاکہ وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے ہیں۔
صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ. (18)	چنانچہ وہ بہرے، گونگے اور اندھے ہو چکے ہیں تو اب وہ کبھی (صحیح راستے میں) نہیں لوٹ سکیں گے۔
أَوْ كَصَيِّبٍ مِنَ السَّمَاءِ فِيهِ ظُلُمَاتٌ وَرَعْدٌ وَبَرْقٌ يَجْعَلُونَ أَصَابِعَهُمْ فِي آذَانِهِمْ مِنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ ۚ وَاللَّهُ مُحِيطٌ بِالْكَافِرِينَ. (19)	بالکل اسی طرح کی مثال ہے جیسے آسمان سے بارش ہو رہی ہے جس میں اندھیری گھٹائیں (Thick and dark rain cloud) بھی ہیں، جبکہ کڑک (Cracking Sound) اور چمک (Flash) بھی ہے۔ وہ (آسمانی بجلی سے) جلنے کے ڈر سے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس رہے ہیں۔ حالانکہ اس طرح کے منکروں کو اللہ تعالی تو ہر طرف سے کنٹرول کر رہے ہیں۔
يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ أَبْصَارَهُمْ ۖ كُلَّمَا أَضَاءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيهِ وَإِذَا أَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوا ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (20)	بجلی کی چمک اِن کی آنکھیں خیرہ (Obscure) کر رہی ہے۔ جب ان پر روشنی چمکتی ہے، یہ اس میں کچھ چل لیتے ہیں اور جب ان پر اندھیرا چھا جاتا ہے تو کھڑے رہ جاتے ہیں حالانکہ ان کے کان اور آنکھیں بھی اگر اللہ تعالی چاہتا تو بیکار کر لیتا کیونکہ اللہ تعالی یقیناً ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔ (لیکن ابھی کان اور آنکھوں کو ختم نہیں کیا تاکہ جس منافق میں بھی تھوڑا سا خلوص ہو تو وہ ایمان لا سکیں۔)

اللہ تعالی نے ایسی مثالیں ارشاد فرمائیں جس سے ہر لاجیکل انسان سمجھ سکتا ہے کہ منافقت کا نتیجہ کیسا ہو سکتا ہے۔ روشنی سے مراد اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید ہے کہ وہ ہدایت کی روشنی ہے جبکہ آسمانی بجلی سے مراد ناکامی ہے۔ منافقین جب سازش کی کوئی بات کرتے تو اللہ تعالی کا جواب قرآن مجید میں اتنا واضح آ جاتا کہ وہ اپنی غلطی کو واضح سمجھ لیتے۔ اس کا نتیجہ یہی آیا کہ منافقت سے انہیں نقصان ہی موجودہ زندگی اور آخرت میں ہو گا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آہستہ آہستہ منافقین خلوص کے ساتھ ایمان لاتے رہے۔ اس کے بعد اگلی آیات میں اللہ تعالی نے تمام انسانوں کو ہدایت کی تفصیل بتا دی تاکہ دیگر قبائل کے مخلص انسان ایمان لائیں۔

سورۃ البقرۃ 2: عام انسانوں اور خاص اہل عرب کے لیے دعوت

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. (21)	(مخلص حضرات! آپ ان منافقین کی وجہ سے اپنے آپ کو نقصان کیوں کر سکتے ہیں؟) آپ اپنے اس رب کی عبادت کرتے رہیے۔ جس رب نے آپ اور قدیم افراد کو پیدا کیا ہے تاکہ آپ احتیاط سے (اس فراڈ کے نقصانات سے) بچ سکیں۔
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ ۖ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (22)	(یہ سائنسی ثبوت ہے کہ وہی رب) جس نے آپ کے لیے زمین کو بیڈ کی طرح اور آسمان کو چھت کی طرح بنا دیا ہے۔ آپ کے لیے آسمان سے پانی اتار رہا ہے تاکہ اس سے آپ کے رزق کے لیے طرح طرح کے فروٹس پیدا کر دیے ہیں۔ لہٰذا آپ اللہ تعالی کے پارٹنرز کسی کو ہر گز نہ سمجھیے گا کیونکہ آپ ان سب حقیقتوں کو جانتے ہیں۔ (کوئی انسان یا کوئی مخلوق اللہ تعالی کا پارٹنر نہیں بن سکتے ہیں اور یہ محض فراڈ ہی ہوتا ہے جسے لیڈرز خود کو پارٹنر کہہ دیتے ہیں۔)
وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ. (23)	جو کچھ ہم نازل کی ہے جو اپنے بندے (رسول کی یہی اس کتاب قرآن کی دعوت ہے تاکہ شرک اور برائیوں سے آپ بچ سکیں۔) اس کے بارے میں اگر آپ کو کوئی کنفیوژن ہے تو پھر آپ اس قرآن کی طرح ایک سورۃ ہی پیدا کر کے دیکھیے۔ (اس کے لیے) اللہ تعالی کے سوا آپ کے جو لیڈرز ہیں، انہیں بھی بلا لیجیے، اگر آپ (اپنے اس کنفیوژن میں) سچے ہوں؟
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۖ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ. (24)	پھر اگر (ہدایت جیسی قرآن کی سورۃ) آپ نہ کر سکے اور یقیناً کر بھی نہیں سکتے ہیں تو پھر اس آگ سے وارننگ پر غور کر لیجیے کہ (جہنم کی آگ) کا ایندھن وہی لوگ ہوں گے جو ہدایت کو نہیں مانتے جبکہ وہی پتھر (مجسمہ) بھی جس کی پوجا وہ کر رہے ہیں (تو وہ ایندھن بنیں گے۔) یہ سزا انہی منکرین کے لیے تیار کی گئی ہے۔

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت(Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

https://mubashirnazir.org/2023/03/09/the-quranic-concept-of-human-life-cycle/

Water Cycle

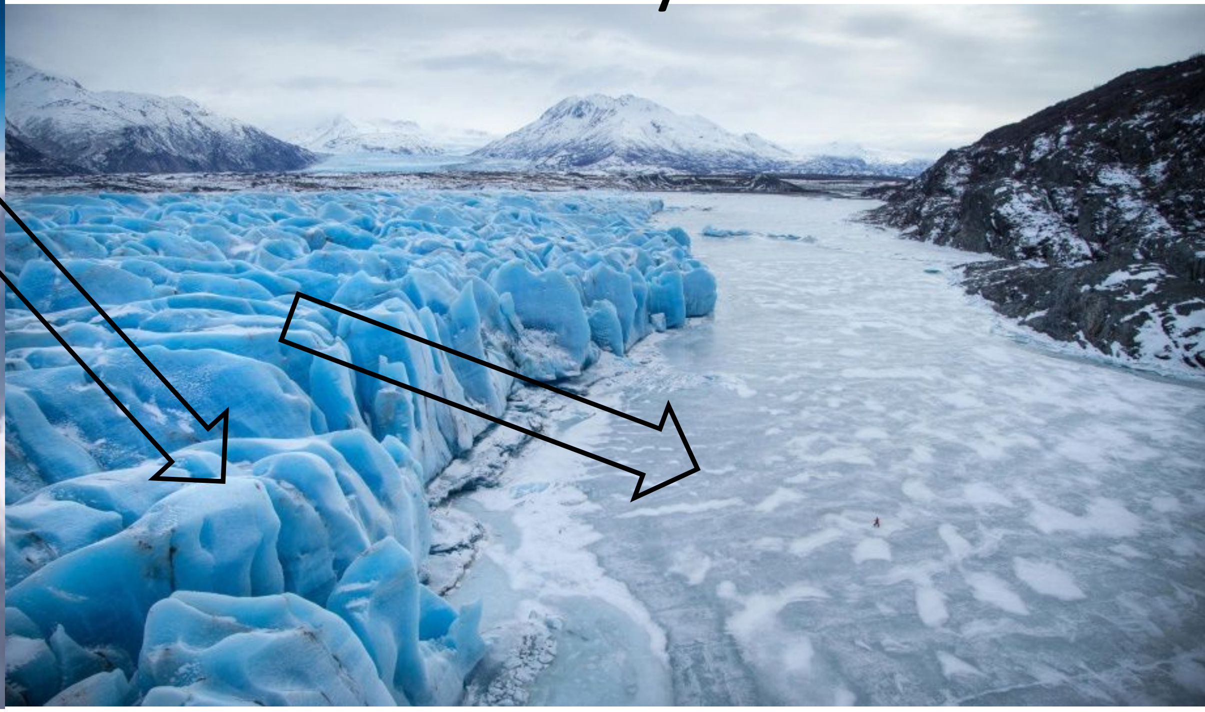

دور جدید میں بعض لوگ اللہ تعالی کے دشمن بن کر پوری زندگی میں ایتھی ازم پر دعوت کر رہے ہیں کہ یہ پوری یونیورس آٹومیٹک بن گئی اور کوئی خدا نہیں ہے۔
دوسرے وہ لوگ ہیں جو مخلص ہیں اور قرآن مجید کو کم از کم پڑھ کر ہدایت کی طرف آ سکتے ہیں۔ یہ چوائس آپ کے پاس موجود ہے۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ یہ زندگی محض امتحان کے طور پر ہے تاکہ آپ کو اپنے عمل پر فائنل رزلٹ مل سکے۔

اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے اتارا ہے، پھر as سے زمین کو اُس کے مر جانے کے بعد زندہ کیا ہے اور اُس میں ہر قسم کے جانور اور انسان پھیلائے ہیں۔
ہواؤں کے آڑنے، کنڑول بادلوں میں کیسی موومنٹ ہوتی ہے؟ اسے آپ دیکھ کر غور کر لیجیے کہ پوری کائنات کس طرح کنڑول میں ہے تو پھر خدا کے بغیر کوئی زندگی پیدا ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اس سے یہی سائنسی ثبوت ہے کہ یہ کائنات اللہ تعالی کے کنڑول میں چل رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سائنسی ثبوت(Scientific Evidence)،ایمان اور اس کے نتائج

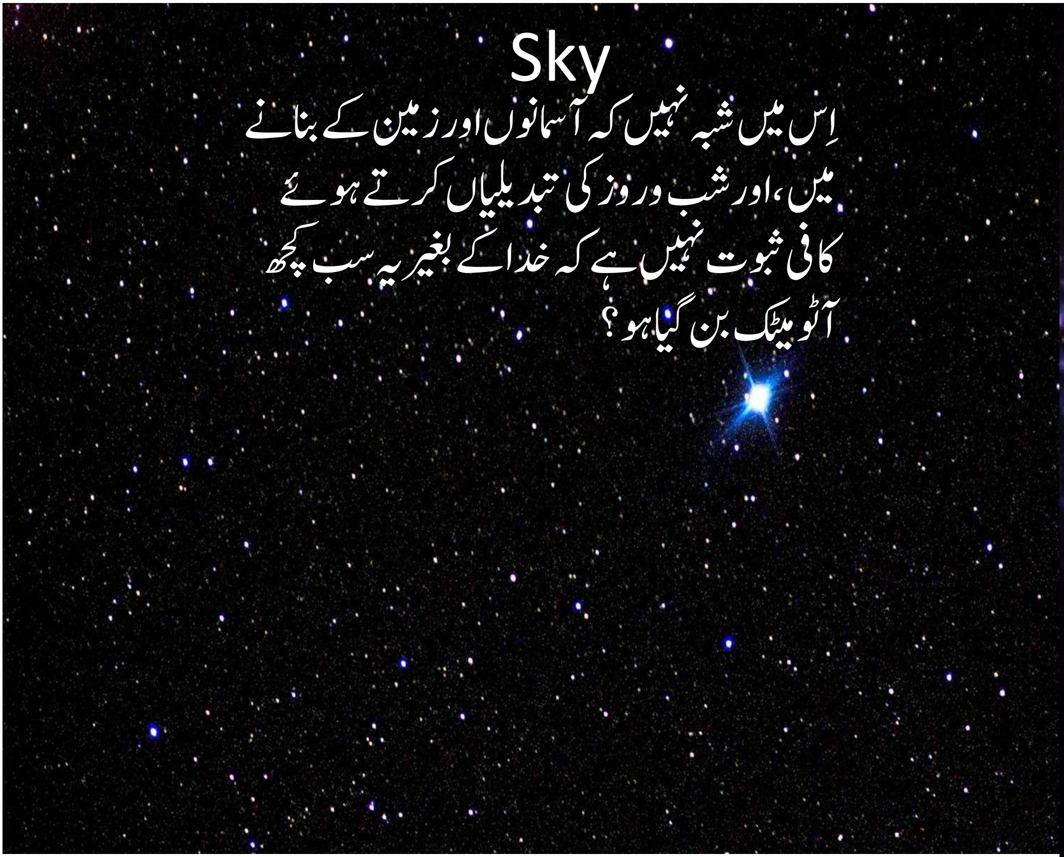

https://mubashirnazir.org/2022/12/09/%d8%ae%d8%af%d8%a7%d8%8c-%d8%a7%d9%86%d8%b3%d8%a7%d9%86-%d8%a7%d9%88%d8%b1-%d8%b3%d8%a7%d8%a6%d9%86%d8%b3/

https://mubashirnazir.org/2023/03/09/the-quranic-concept-of-human-life-cycle/

سورۃ البقرۃ 2: عام انسانوں کے سوالات کا جواب

وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقًا ۙ قَالُوا هَٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۖ وَأُتُوا بِهِ مُتَشَابِهًا ۖ وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (25)	(اے رسول!) جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، تو آپ انہیں ویلکم عنایت کر دیجیے کہ ان کے لیے ایسے باغ انتظار کر رہے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ انہیں کوئی فروٹ جب بھی کھانے کے لیے دیا جائے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو اس سے پہلے (موجودہ زندگی میں) ہمیں دیا گیا تھا حالانکہ وہ اس محض سے ملتا جلتا دیا جائے گا (لیکن اس کی کوالٹی کئی گنا زیادہ مزیدار ہو گا۔) ان کے لیے وہاں پاکیزہ فیملی ہو گی اور وہ اس زندگی میں میں ہمیشہ رہیں گے۔
إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلًا مَا بَعُوضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۖ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَيَقُولُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۘ يُضِلُّ بِهِ كَثِيرًا وَيَهْدِي بِهِ كَثِيرًا ۚ وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ. (26)	(یہ جنت کی مثال ہے، اور) اللہ تعالی اس بات سے نہیں شرماتا کہ (کسی حقیقت کی وضاحت کے لیے) وہ محض مچھر یا اس سے بھی معمولی سی چیز کی مثال بیان کرے۔ پھر جو مخلص ایمان لا چکے ہیں تو وہ جانتے ہیں کہ یہ قرآن انہی کے رب کی طرف سے ہدایت کے طور پر آ گیا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ ایمان نہیں لاتے تو وہ کہتے ہیں کہ اس معمولی مثال سے اللہ تعالی نے کیوں بات کہی ہے؟ (اِس طرح ان کی بری نیت کی وجہ سے) اللہ تعالی بہت سے ان لوگوں کو اس گمراہی میں جانے دیتا ہے جبکہ مخلص لوگوں کو اس سے صحیح راستہ دکھا دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ اس سے گمراہی میں انہی سرکشوں ہی کو چھوڑ دیتا ہے۔

اللہ تعالی نے آخرت میں جنت اور جہنم کو واضح کرنے کے لیے موجودہ زندگی کی مثالیں پیش کیں تاکہ لوگ مستقبل کو سمجھ سکیں جیسے مثالیں کہ فروٹ، باغ، نہریں، بجلی، روشنی وغیرہ۔ اب منکرین اور منافقین نے فراڈ کا طریقہ ایجاد کیا کہ قرآن مجید میں جنت و جہنم کی کچھ مثالوں پر بیکار بحثیں کرنے لگے تاکہ لوگ کنفیوز ہو سکیں۔ اللہ تعالی نے جواب میں فرمایا کہ ہدایت صرف مخلص لوگوں ہی کو مل سکتی ہے جبکہ منافقین لیڈرز تو جان بوجھ کر اپنے مریدوں میں کنفیوژن کرنا چاہتے ہیں کیونکہ وہ مخلص نہیں ہوتے ہیں۔ تاریخ میں معلوم ہے کہ جب یونانی اور انڈین فلسفہ مسلمانوں میں پہنچا تو جن کی نیت خراب تھی، انہوں نے فلسفہ اور سائنس پر احمقانہ بحثیں شروع کر دیں۔ خاص طور پر یہ منافقین "فلسفہ الٰہیات" کی بحثیں کرتے رہے اور آج کل سائنس میں اللہ تعالی کے بارے میں ایسی بحثیں کر رہے ہیں تاکہ لوگ کنفیوز ہو سکیں۔

سورۃ البقرۃ 2: عام انسانوں کے سوالات کا جواب

الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَن يُوصَلَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ. (27)	اللہ تعالی کے ساتھ معاہدے کو جو لوگ اسے سائن کر لینے کے بعد ڈیلیٹ کر دیتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے جس معاہدے کے کنفرم کرنے کا حکم دیا تھا، مگر وہ اسے کاٹتے ہیں تاکہ اس طرح زمین میں فساد برپا کرتے رہتے ہیں۔ یہی ہیں جو (دنیا اور آخرت، دونوں میں) ناکام انسان ہیں۔
كَيْفَ تَكْفُرُونَ بِاللَّهِ وَكُنتُمْ أَمْوَاتًا فَأَحْيَاكُمْ ۖ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ ثُمَّ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. (28)	آپ اللہ تعالی کے منکر کس طرح لاجیکل ہو سکتے ہیں؟ حالانکہ (ثبوت یہ ہے کہ) آپ حقیقتاً محض مردہ تھے تو اسی رب نے آپ کو زندگی عطا فرمادی ہے؟ پھر وہی رب آپ کو موت بھی دیتا ہے، پھر وہی زندہ کرے گا تاکہ آپ اسی رب کی طرف لوٹائے جائیں گے (تو کیا یہ لاجیکل ممکن نہیں ہے؟)
هُوَ الَّذِي خَلَقَ لَكُم مَّا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ فَسَوَّاهُنَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (29)	وہی رب جس نے آپ کے لیے زمین کی سب اشیا پیدا کر دی ہیں، پھر آسمان کی طرف بھی متوجہ ہوا اور 7 آسمان (Galaxies) کنٹرول کر دیے، اور وہ ہر چیز سے واقف ہے۔

اللہ تعالی کا انسان سے معاہدہ یہ ہے کہ انسان نیکی پر عمل کریں کیونکہ انہیں اتنی طاقت ہے کہ وہ نیکی یا برائی کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ نیکی سے مراد لاجیکل اخلاقیات ہے۔ سائنسی طور پر ہم لاجیکل سوچ سکتے ہیں کہ پلاننگ کے بغیر آپ کسی چیز جیسے مشین، گاڑی وغیرہ پیدا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ جب تک انسان کوئی فیصلہ نہ کرے تو خود بخود کیا گاڑیاں یا مشینری بن سکتی ہیں اور پھر صحیح طرح آٹومیٹک ایکسڈنٹ کے بغیر چل سکتی ہیں؟ اگر مشین میں یہ بن بھی جائیں تو جب تک انسان کا کنٹرول نہ ہو گاڑیاں خود ہی آپس میں ٹکرا کر ٹوٹ جاتی ہیں۔ پھر ہم پوری یونیورس کو دیکھ لیجیے کہ اتنے ستارے، سیارے، زمین، واٹر مومنٹ وغیرہ بغیر کسی کنٹرول کے ہمیشہ صحیح طرح کیسے چل سکتے ہیں؟

آسمان سے مراد وہ تمام ستارے اور سیارے ہیں جنہیں انسان دیکھ سکتا ہے خواہ اپنی آنکھوں سے یا مشین کے ذریعے۔ اللہ تعالی نے یہ بتایا ہے کہ اس کے ساتھ 7 آسمان بنا دیے ہیں۔ یہ سب کنٹرول کے ساتھ کیسے خود چل سکتے ہیں؟ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ یہ اللہ تعالی کے کنٹرول سے پوری یونیورس چل رہی ہے جو یہی ثبوت ہے کہ اللہ تعالی موجود ہے اور صرف ایک ہی خدا ہے۔ یہ لاجیکل ممکن نہیں کہ خدا نہ ہوتا تو کائنات گلیکسیز خود ہی بن جاتیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ لوگ خدا کو نہیں مانتے ہیں اور پراپیگنڈا کرتے ہیں کہ خدا نہیں ہے تو پھر وہ جھوٹ بول رہے ہیں اور ہمیں فراڈ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب ہماری مرضی ہے کہ ہم ایمان لائیں یا نہ لائیں اگر ہم مخلص ہیں؟

سورۃ البقرۃ 2: انسانیت کا آغاز اور پہلے انسان پر امتحان کی وضاحت

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً ۖ قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ۖ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ. (30)	(اے رسول! انسے پوچھ لیجیے کہ یہ منکر کس طرح خلوص کے ساتھ لاجیکل ہو سکتے ہیں؟ اس دنیا کے بارے میں ہماری اسکیم کو سمجھنے کے لیے) وہ واقعہ انہیں سنا دیجیے، جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا: ”میں زمین میں ایک ایسی مخلوق بنانے والا ہوں جسے (آزادانہ) حکومت دی جائے گی۔“ انہوں نے عرض کیا: ”کیا آپ اس زمین میں ایسی مخلوق بنائیں گے جو وہاں فساد کر سکیں گے تو پھر وہ خون بہائیں گے۔ ادھر ہمارا معاملہ یہ ہے کہ آپ کی حمد و ثنا کے ساتھ ہم آپ کی تسبیح و حمد و ثنا کر ہی رہے ہیں؟“ فرمایا: ”میں جانتا ہوں جبکہ آپ لوگ (مستقبل کو) نہیں جانتے ہیں۔“
وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ. (31)	(انہیں سمجھانے کے لیے پہلے انسان) آدم کو سب (نیک انسانوں کے) نام سکھا دیے۔ پھر ان افراد (کی پرفارمنس کو) ان فرشتوں کے سامنے پیش کیا۔ پھر فرمایا: ”آپ مجھے ان لوگوں کے نام ہی بتا دیجیے اگر آپ سچے ہیں؟“ (اب آپ سوچیں کہ کیا صرف فساد ہی ہو گا یا آزادانہ نیکی بھی ہو گی؟)
قَالُوا سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ۖ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ. (32)	انہوں نے عرض کیا: ”آپ کی ذات ہر عیب سے پاک ہے، ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں، جتنا آپ نے ہمیں بتایا ہے، علم اور وزڈم کا علم تو اصل میں صرف آپ ہی مالک ہیں (اور ہم غلط فہمی کر چکے ہیں۔)“
قَالَ يَا آدَمُ أَنْبِئْهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ ۖ فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ. (33)	فرمایا: ”آدم! آپ اِن افراد کے نام انہیں بتا دیجیے۔“ پھر جب انہوں نے ان افراد کا تعارف انہیں کروا دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں نے آپ سے کہا نہیں تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کے سیکرٹ رزلٹس جانتا ہوں اور میں یہ بھی جانتا ہوں جو آپ ظاہر کر رہے تھے بلکہ جو آپ (اپنے ذہن میں غلط فہمی کو) چھپا بھی رہے تھے۔“

سورۃ البقرۃ 2: انسانیت، جنات اور فرشتوں کے لیے چیلنج

وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَىٰ وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ. (34)	(ہماری اِس پلان میں جنات اور انسان کے امتحان کو سمجھنے کے لیے) وہ واقعہ بھی انہیں سنا دیجیے، جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کے حضور سرنڈر کر لیجیے۔ چنانچہ وہ فرشتے سب سرنڈر ہو گئے لیکن (جنات کا لیڈر) ابلیس نے انکار کر دیا کیونکہ اس نے تکبر کیا چنانچہ اس طرح منکروں میں شامل ہو گیا تھا۔
وَقُلْنَا يَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ. (35)	ہم نے کہا: "اے آدم! آپ اور آپ کی اہلیہ، دونوں اِس باغ میں رہیے اور اس میں سے جہاں سے چاہیں، فراغت کے ساتھ کھائیے (اور انجوائے کر لیجیے۔) ہاں، البتہ آپ دونوں اس درخت (ازدواجی تعلق) کے قریب ابھی نہیں جائیے گا، ورنہ آپ ظالم ہو جائیں گے۔"
فَأَزَلَّهُمَا الشَّيْطَانُ عَنْهَا فَأَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيهِ ۖ وَقُلْنَا اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ. (36)	پھر شیطان نے انہیں وہاں [اس ازدواجی تعلق کے درخت] سے فراڈ کر دیا اور جس حالت میں وہ تھے، اس سے انہیں نکلوا کر ہی چھوڑا۔ تب ہم نے کہا: "(انسان! آپ) نیچے اتر جائیے، اب آپ ایک دوسرے کے دشمن ہوں ہیں اور آپ ایک خاص ٹائم تک زمین پر رہیں گے کہ وہیں گزر بسر کرنی ہے۔"

اللہ تعالی نے ایسی یونیورس بنادی جس میں ساری مخلوق اللہ تعالی کے حکم پر کنٹرول میں ہے۔ اس وقت اللہ تعالی نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک ایسی مخلوق پیدا کروں گا جس میں نیکی اور برائی کا اپنی مرضی سے انتخاب کر سکیں۔ اس میں فرشتوں نے عرض کیا کہ اس طرح تو پھر فساد پیدا ہو گا کہ وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کر سکیں گے؟ اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ اللہ تعالی کی اس پلاننگ میں نیک لوگ بھی ہوں گے جو ایسا نہیں کریں گے۔ فرشتے تو محض ربوٹ کی طرح عمل کرتے ہیں جبکہ انسان ہی ایسی مخلوق ہے جو نیکی اور برائی کا انتخاب کر سکتے ہیں۔ اس وقت فرشتوں اور جنات کو چیلنج کیا کہ آپ انسان پر سرنڈ کر دیجیے۔ فرشتوں نے ایسا کیا لیکن جنات کا لیڈر ابلیس تکبر کر کے اللہ تعالی کا دشمن بن گیا تاکہ وہ انسانوں میں کنفیوژن پیدا کر کے انہیں گمراہ کریں گے۔ اس تکبر کی وجہ سے اس ابلیس کا نام شیطان مشہور ہوا۔ اللہ تعالی نے اس شیطان کے چیلنج کو قبول کر لیا تاکہ انسان کا امتحان ہو سکے کہ وہ نیکی یا برائی کا انتخاب کس طرح کر سکیں گے۔

سورۃ الاعراف 7 میں واضح ہے کہ شیطان نے پہلا حملہ یہ کیا کہ آدم و حوا علیہما الصلوۃ والسلام سے فراڈ کیا کہ آپ سیکس کر لیں تو ہمیشہ کی زندگی ملے گی۔ اب یہ دونوں میاں بیوی تھے لیکن چند دن کے لیے سیکس کو روکا گیا تھا۔ ان سے غلطی ہوئی تو اللہ تعالی نے توبہ کا طریقہ بتادیا کہ اگر غلطی ہو تو اب کیا کرنا ہے تاکہ توبہ کر لیں تو غلطی کو ڈیلیٹ کر دیں۔ اب آپ دیکھیے کہ شیطان نے توبہ نہیں کی بلکہ دشمن بن گیا جبکہ آدم و حوا نے توبہ کی اور اللہ تعالی کے مخلص رہے۔ اب ہماری مرضی ہے کہ ہم گناہ کر لیں تو پھر ہم پہلے انسانوں کی طرح توبہ کر کے گناہ کو زیرو کریں یا پھر شیطان کی طرح اللہ تعالی کے دشمن بن کر گناہ کو بڑھاتے جائیں؟ اس کا رزلٹ پہلے ہی آیات اور پھر اگلی آیات میں بھی رزلٹ بتادیا۔

سورۃ البقرۃ 2: غلطی کا حل ہے توبہ۔۔۔امتحان کی موجودہ زندگی

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. (37)	پھر آدم نے اپنے رب سے (توبہ کے) چند الفاظ سیکھ لیے (اور اس طرح توبہ کر لی) چنانچہ اللہ تعالی نے عنایت فرمائی اور انہیں معاف کر دیا کیونکہ یقیناً وہی رب بڑا معاف فرمانے والا ہے کہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
قُلْنَا اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعًا ۖ فَإِمَّا يَأْتِيَنَّكُم مِّنِّي هُدًى فَمَن تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (38)	ہم نے کہا: "آپ لوگ سب یہاں سے اتر جائیے، پھر میری طرف سے اگر کوئی ہدایت آپ کے پاس آجائے گی، تو آپ اسی پر عمل کیجیے گا۔ اس لیے کہ جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے تو ان کا رزلٹ جنت ہے۔ چنانچہ ان کے لیے وہاں نہ تو کوئی خطرہ ہو گا اور نہ ہی وہ کبھی دکھ سے ہو سکیں گے۔
وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (39)	ہاں جن لوگوں نے (اس ہدایت کا) انکار کر لیا اور ہمارے احکامات کو جھٹلا دیا تو وہی جہنم کے لوگ ہوں گے چنانچہ وہ ہمیشہ اسی میں رہیں گے۔"

انسانیت کو اللہ تعالی نے امتحان کی موجودہ زندگی دے دی۔ اس میں انسان کو آفر دے دی کہ وہ چاہیں تو نیکی کریں یا برائی کا انتخاب کر سکتے ہیں؟ اس کا رزلٹ بھی انسان کو بتا دیا ہے۔ شیطان ابلیس کا امتحان بھی کر دیا جس میں وہ ناکام رہا جبکہ آدم و حوا علیہما الصلوۃ والسلام کامیاب رہے۔ شیطان کو اس وجہ سے چھوڑ دیا کہ وہ پھر کنفیوژن کر کے انسانوں کا امتحان کرتا ہے کیونکہ نیکی اور برائی کی آپشنز ہی سے امتحان ہو سکتا ہے۔ شیطان ابلیس تو جن تھا اور مر گیا ہو گا لیکن اس کے پیروکار آج تک موجود ہیں۔ اللہ تعالی نے آخری سورۃ الناس 114 میں بتایا کہ شیطان جنات میں بھی ہوتے ہیں اور انسانوں میں بھی ہیں لیکن ان کی طاقت صرف کنفیوزن کا آئیڈیا ہی دے سکتے ہیں اور باقی ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

پہلے انسانوں پر کچھ دنوں کے لیے یہ امتحان کا چیلنج کیا کہ آپ نے سیکس کو روکنا ہے باقی کچھ دن بعد آپ کو اجازت ہو گی۔ شیطان نے اپنے چیلنج پر یہ کام کیا کہ پہلے انسانوں کو فراڈ کر کے کنفیوز کیا کہ سیکس کر لو تو لا محدود زندگی ہو جائے گی۔ چنانچہ دونوں انسان آدم اور حوا نے غلطی کر دی لیکن انسانوں آدم اور حوا نے توبہ کر لی اور ان کی غلطی زیرو ہو گئی ہے۔ عیسائی حضرات نے بائبل میں یہ تاریخ پڑھی تو یہ سمجھا کہ پہلے انسانوں کی غلطی کی تو پھر سارے انسان آج تک گناہ گار ہیں۔۔ اللہ تعالی نے انسانیت کی تاریخ پر اس غلط فہمی کو واضح کر دیا کہ ایسا کچھ نہیں ہوا بلکہ اسی وقت توبہ قبول ہو چکی تھی اور بائی ڈیفالٹ انسان گناہ گار نہیں ہے۔ ہر انسان اپنی مرضی سے گناہ کرتا ہے اور چاہے تو توبہ بھی کر لیتا ہے اور اللہ تعالی معاف فرما دیتا ہے۔

انسانی لائف سائیکل کے بارے میں عام تصور

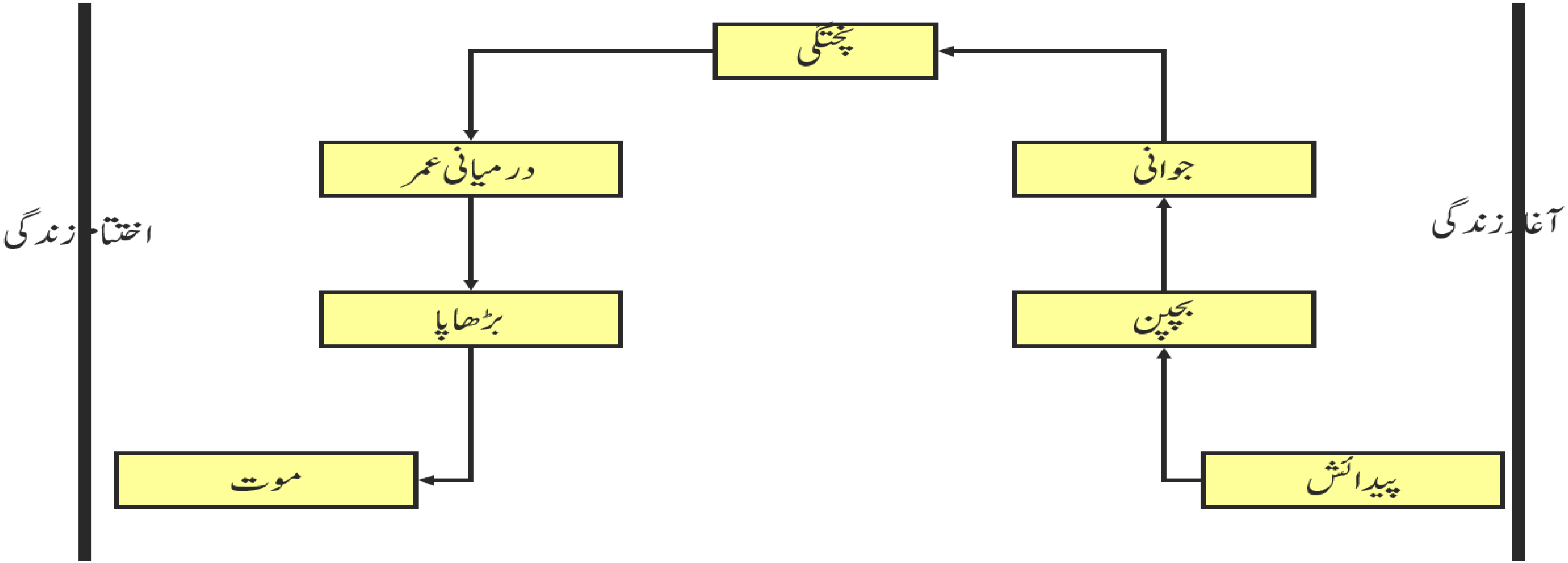

انسانی لائف سائیکل کے بارے میں قرآنی تصور

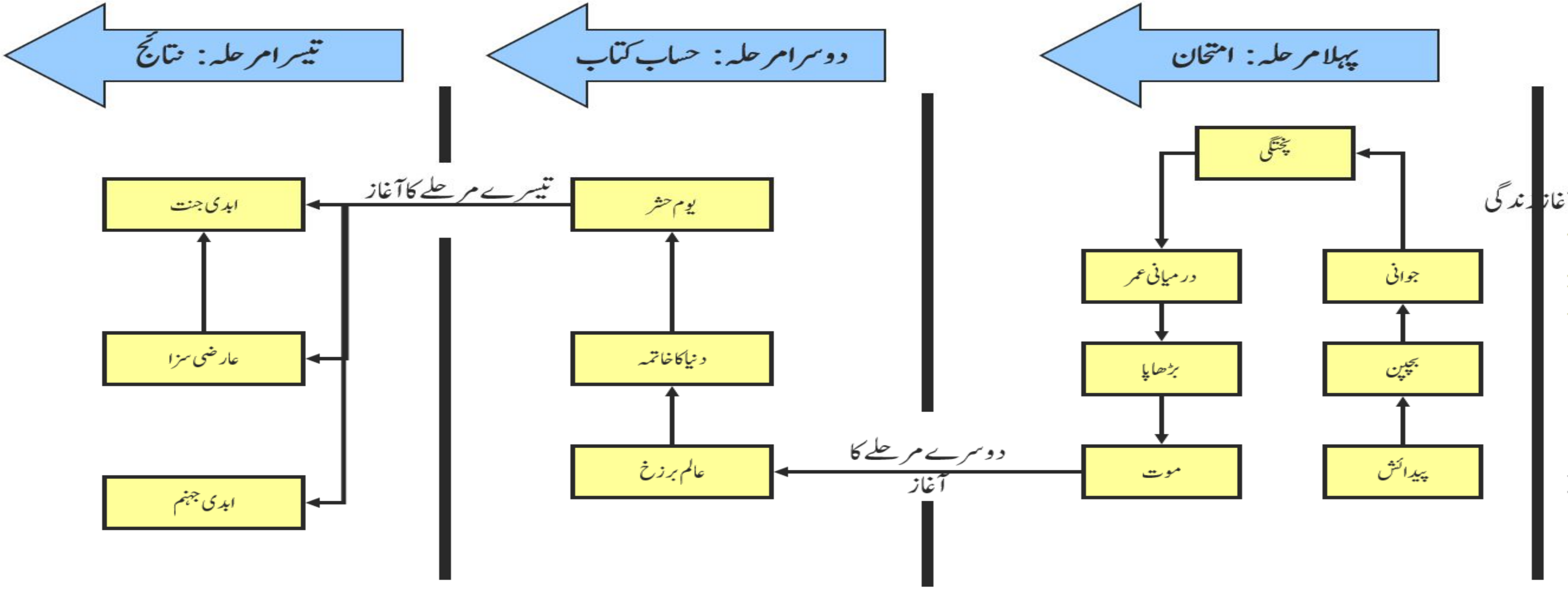

Copyright © 2007 www.mubashirnazir.org

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت قرآن مجید۔۔۔انسان کی کیٹگری اور اس کا رزلٹ
- آیات 40-121: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب) کے لیے آخری دعوت اور ان کی ہدایت سے گمراہیوں کی تاریخ
  - ✓ 40-46: قدیم اہل ایمان امت مسلمہ یعنی اہل کتاب بنی اسرائیل تھے لیکن پھر گمراہیاں اختیار کر لیں۔ان پر دوبارہ ہدایت کی طرف دوبارہ سمجھا دیا کہ اپنی غلطی کو ٹھیک کر لیں۔یہ حضرت ابراہیم،اسحاق،یعقوب اور یوسف علیہم الصلوۃ والسلام کی امت تھی اور مسلسل انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی تربیت جاری رہی تاکہ جو مخلص ہو تو وہ ایمان لائے۔بنی اسرائیل سے انہی کی اپنی تاریخ کی بنیاد پر انہیں بتا دیا کہ ان پر اللہ تعالی نے کیسا کرم فرمایا کہ انہیں سپر پاور بنا دیا تھا تاکہ تمام انسانوں تک ہدایت پہنچ جائے۔
  - ✓ 47-78: پھر خود جب امت مسلمہ نے گمراہی اختیار کی تو اس کا رزلٹ کیا ہوا؟ بنی اسرائیل جو سپر پاور تھے تو موجودہ زندگی میں انہیں سزائیں بھی دیں کیونکہ ان کی ذمہ داری تھی کہ وہ نیکی کے لیے باقی تمام انسانوں تک دعوت پہنچائیں۔(History: 2000BC to 622CE)
  - ✓ 79-82: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔نفسیاتی غلامی، تعصب اور غلط فہمیاں
  - ✓ 83-86: اللہ تعالی کی کتاب تورات اور اس کے ٹن کمانڈمنٹس (10 Commandments) کہ ہدایت کیا ہے؟
  - ✓ 87-129: بنی اسرائیل کا جرم۔۔۔تعصب، تکبر، مفاد پرستی اور اپنے لیڈرز کی نفسیاتی غلامی
  - ✓ 130-140: بنی اسرائیل کی دعوت دین کی ذمہ داری کا خاتمہ (Job Termination) اور اس کی وجوہات
- آیات 122-141: نئی امت مسلمہ کا اعلان
- آیات 142-286: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (God’s Law – Policies, Procedures & Responsibilities of Muslims)

سورۃ البقرۃ 2: قدیم امت مسلمہ بنی اسرائیل کے لیے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ذریعے آخری وارننگ ۔۔۔تعارف

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوا بِعَهْدِي أُوفِ بِعَهْدِكُمْ وَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ. (40)	اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کر لیجیے جو میں نے آپ پر پہلے عنایت فرمائی تھی کہ میرے ساتھ (دعوت دین کے) معاہدے پر عمل کر لیجیے، میں آپ کے ساتھ ایگریمنٹ کو مکمل کر لوں گا، اور مجھ سے خبردار رہیے گا۔
وَآمِنُوا بِمَا أَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُونُوا أَوَّلَ كَافِرٍ بِهِ ۖ وَلَا تَشْتَرُوا بِآيَاتِي ثَمَنًا قَلِيلًا وَإِيَّايَ فَاتَّقُونِ. (41)	(قرآن آپ کے لیے یہی ہدایت لے کر آیا ہے، اِس لیے اس قرآن) پر ایمان لائیے جو میں نے اُس تورات کی کنفرمیشن میں نازل ہوا ہے جبکہ تورات آپ کے پاس موجود ہے۔ سب سے پہلے آپ ہی اس قرآن کے منکر نہ بن جائیے گا کہ تھوڑی سی آمدنی کے بدلے میں، میری آیات کو نہ چھوڑ دیجیے گا۔ اس لیے میرے ہی غضب سے بچتے رہیے گا۔
وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (42)	حق کو باطل سے کنفیوژن نہ کر دیجیے گا!!! (یہ حق کو چھپانے کی کوشش ہے) اور جانتے بوجھتے حق کو چھپانے کی کوشش ہرگز نہ کیجیے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ 2000BC کے قریب ہے۔ آپ کے دوسرے بیٹے حضرت اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کے نتیجے میں آپ کی اولاد اور ان کے پیروکار لوگ ایمان لائے۔ یہی بنی اسرائیل کے ٹائٹل سے مشہور ہیں۔ ان پر ذمہ داری یہ تھی کہ اللہ تعالی کا پیغام فلسطین سے لے کر ترکی، عراق، مصر، سوڈان اور جہاں تک ممکن ہو تو اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیجیے۔ اس لیے مسلسل انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام بنی اسرائیل میں تربیت کرتے رہے۔ آخرت میں ہر انسان کو جزا یا سزا کا رزلٹ کرنا ہے تو لیبارٹری کے ٹیسٹ کے طور پر بنی اسرائیل ہی کو قوم کی حیثیت سے نیکی کی جزا ملی یعنی وہ دنیا کے سپر پاور بن گئے۔ جب بنی اسرائیل گمراہ ہوئے تو سزائیں بھی اسی زندگی میں ہوئیں۔ آخری حد تک گمراہی یہ ہوئی کہ ان کے لیڈرز اپنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے دشمن بن گئے تو انہوں نے حضرت ذکریا، یحیی اور عیسی علیہم الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کی کوشش کی۔ اس پر بنی اسرائیل پر ایسی سخت سزا ملی کہ رومن ایمپائر کے ذریعے بنی اسرائیل کے لاکھوں لوگ مارے گئے اور باقی لوگوں پر مغلوبیت کی سزا قیامت تک جاری ہے۔

بنی اسرائیل کے جو لوگ بچ سکے تو وہ عرب صحرا میں چھپ گئے۔ ان میں تین قبائل مدینہ منورہ اور قریبی علاقوں میں سیٹل ہو گئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم 622CE میں مدینہ منورہ تشریف لائے تو پرانی امت مسلمہ بنی اسرائیل کے لوگوں پر دعوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ سورۃ البقرۃ اسی زمانے میں نازل ہوتی رہی اور اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیا۔ بنی اسرائیل کے سب سے بڑے تورات کے اسکالر حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے اور اپنی قوم کو قرآن مجید پڑھاتے رہے۔

ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کی تاریخ(2000BC-632CE-Today)

- ❑ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت : عراقی بادشاہ نمرود پر فائنل وارننگ۔۔۔۔۔ جزاوسزا کے سلسلے کا آغاز اور نمرود اور اس کی ملٹری پر موت کی سزا
- ❑ امت مسلمہ سے متعلق اسی دنیا میں جزاوسزا کا قانون۔۔۔ قوم کی حیثیت سے نیکی پر اجر کہ وہ پوری زمین میں سپر پاور بن گئے۔ پھر جب گمراہی کا اختیار کیا تو ان پر سزا یہ آئی کہ انہیں دوسری اقوام پر مغلوبیت کی سزا آئی۔ 600-450BC & 30CE to Today

1. **بنی اسرائیل پر ذمہ داری** = کنعان یعنی فلسطین کی طرف اسلام کی دعوت
   - ❖ حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہما الصلوۃ والسلام کی دعوت اور تربیت۔۔۔ 2000-1900BC
   - ❖ مصر کی طرف دعوت۔۔۔ حضرت یوسف، موسی اور ہارون علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت(1900-1200BC)
   - ❖ بنی اسرائیل کے لیے جزا کا عروج۔۔ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کی سپر پاور حکومت اور دعوت(1000-600BC)
   - ❖ بنی اسرائیل کے لیے سزا اور زوال۔۔۔ حضرت عزیر، زکریا، یحیی اور عیسی علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت و تربیت اور گناہوں کی وارننگ(600BC-30CE)
2. **بنی اسماعیل** = جزیرہ نما عرب کی طرف اسلام کی دعوت۔۔۔ سعودی عرب، عمان، یمن، عرب امارات، کویت، اردن اور عراق کا علاقہ
   - ❖ حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت اور تربیت(2000-1900BC)
     - ✓ بیت اللہ حرم شریف میں حج و عمرہ(2000BC to Now)
     - ✓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرآن مجید کے ذریعے مکہ مکرمہ میں دعوت اور تربیت(609-622CE)
     - ✓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرآن مجید کے ذریعے مدینہ منورہ میں ہجرت، دعوت اور تربیت(622-632CE)
     - ✓ بنی اسرائیل کے لیے مسلسل سزا اور ان پر حضرت عیسی اور محمد رسول اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے ذریعے آخری وارننگ (632CE.
     - ✓ بنی اسماعیل اور امت مسلمہ کے لیے جزا کی تاریخ کہ وہ زمین پر دنیا کے سپر پاور بن گئے۔(632-1258CE)
     - ✓ بنی اسماعیل اور امت مسلمہ کے لیے سزا کی تاریخ جب وہ پہلے مغل اور پھر یورپ و امریکہ کے غلام بن گئے۔ (1258CE-Today)

امت مسلمہ کی جزاوسزا کی تاریخ باقی تمام انسانوں کے لیے کافی ہے کہ موجودہ زندگی کا رزلٹ سب انسانوں کے لیے جزاوسزا کا سلسلہ ہوگا جو قرآن مجید کا اصل موضوع ہے۔

جوان کے اپنے اسکالرز کی کتابوں کا خلاصہ

History: Humanity to Today

https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1qBg8D6KnsutiyG16lwLLEePpNqgd_Pbh

ابراہیمی ملینیم(2000-1000BC) جس میں دعوت کیسے پھیلتی رہی

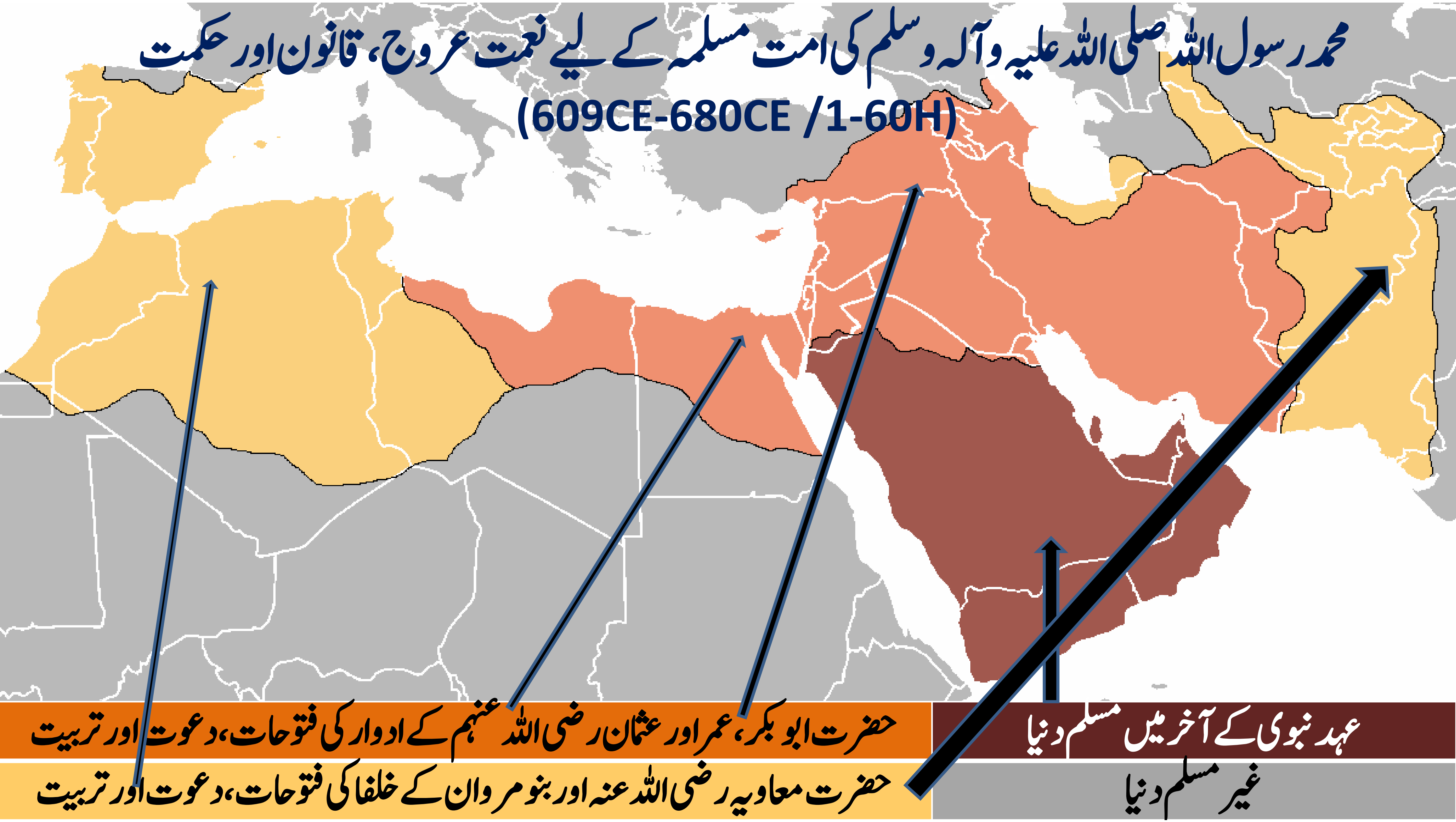
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مسلمہ کے لیے نعمت عروج، قانون اور حکمت
(609CE-680CE /1-60H)
عہد نبوی کے آخر میں مسلم دنیا
حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار کی فتوحات، دعوت اور تربیت
غیر مسلم دنیا
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنو مروان کے خلفا کی فتوحات، دعوت اور تربیت

قرآن مجید کی دعوت اور تربیت کا فروغ

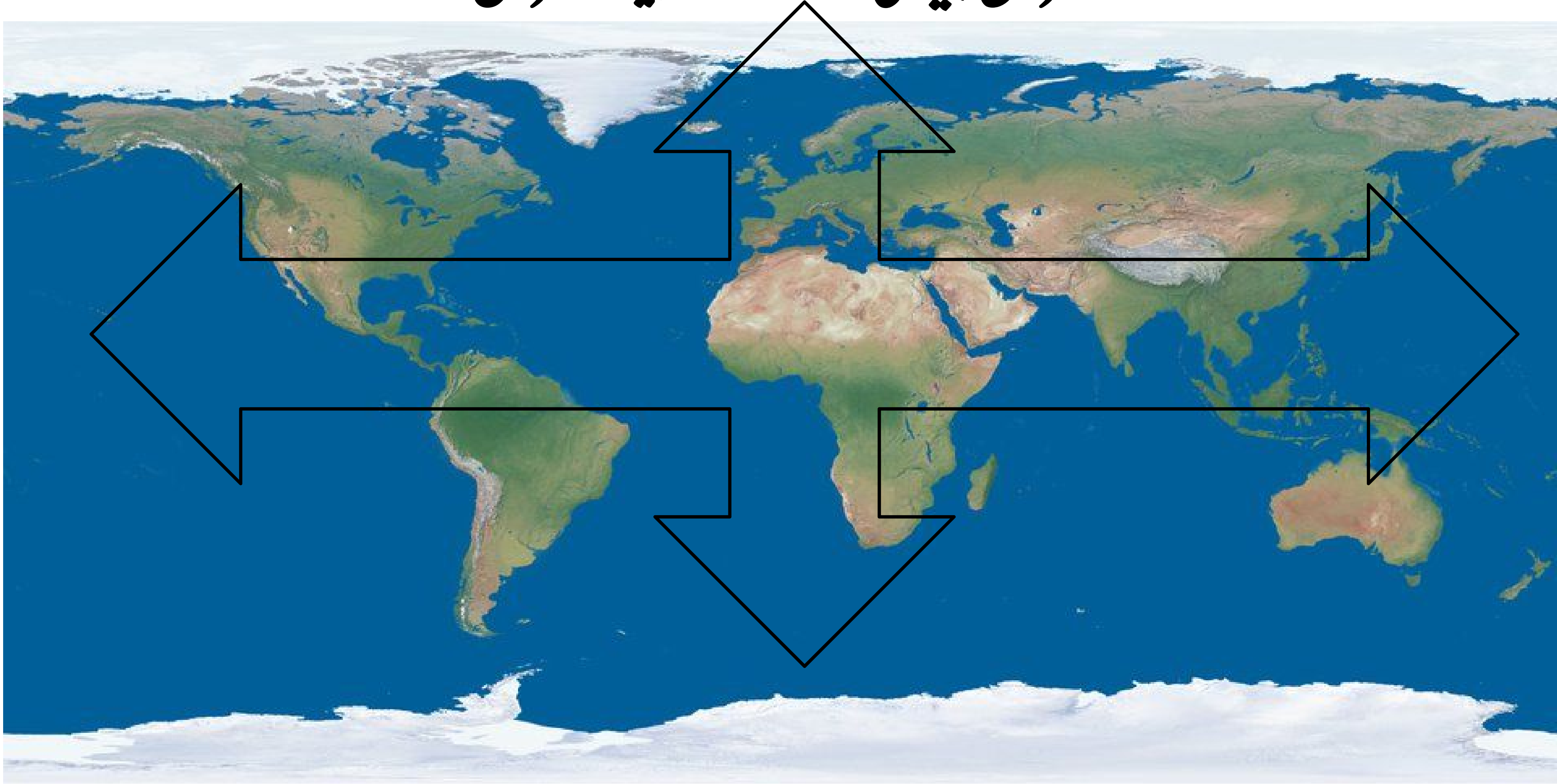

مسلمانوں کا تہذیبی عروج و زوال

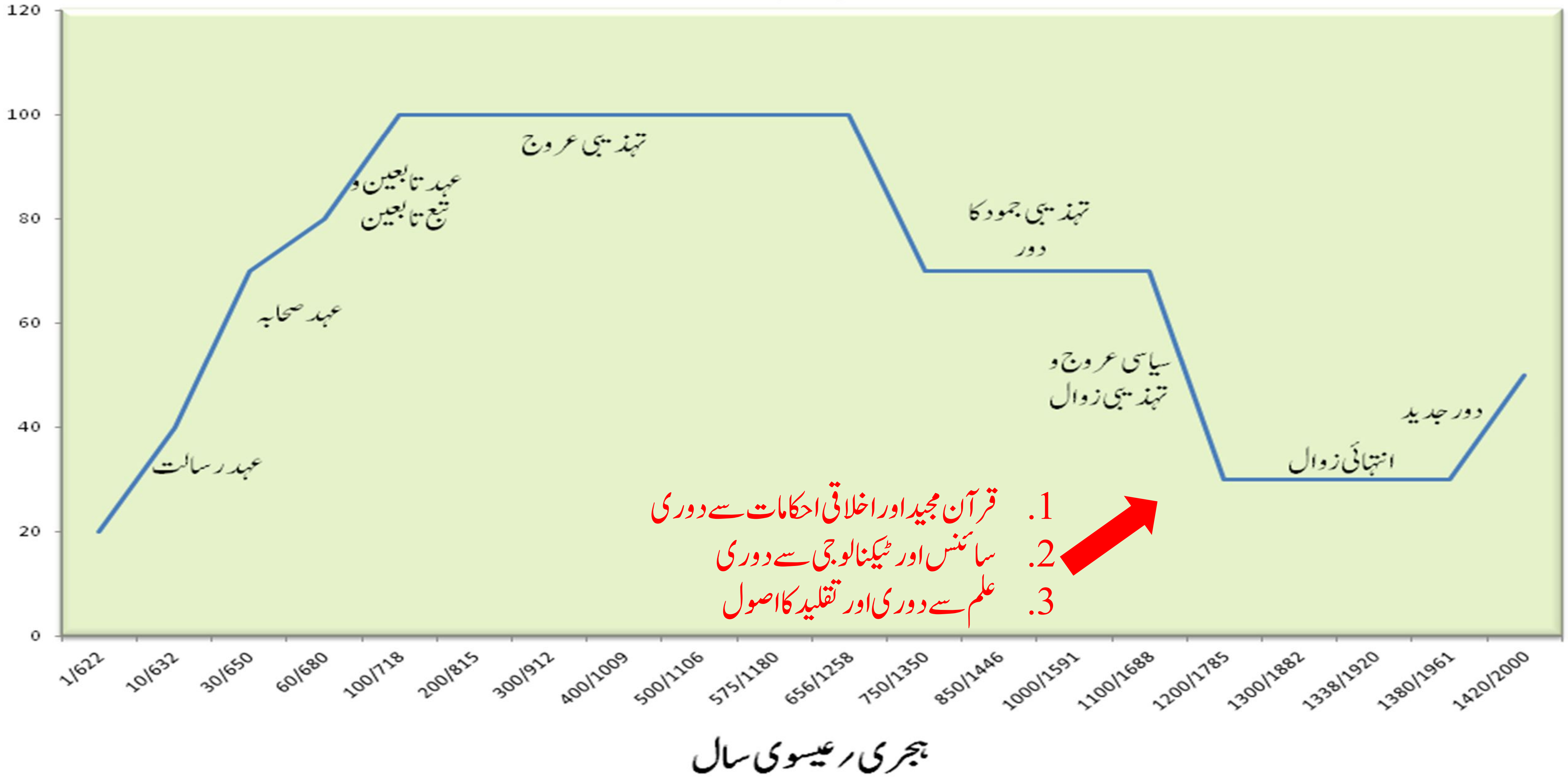

مسلمانوں کا سیاسی عروج و زوال

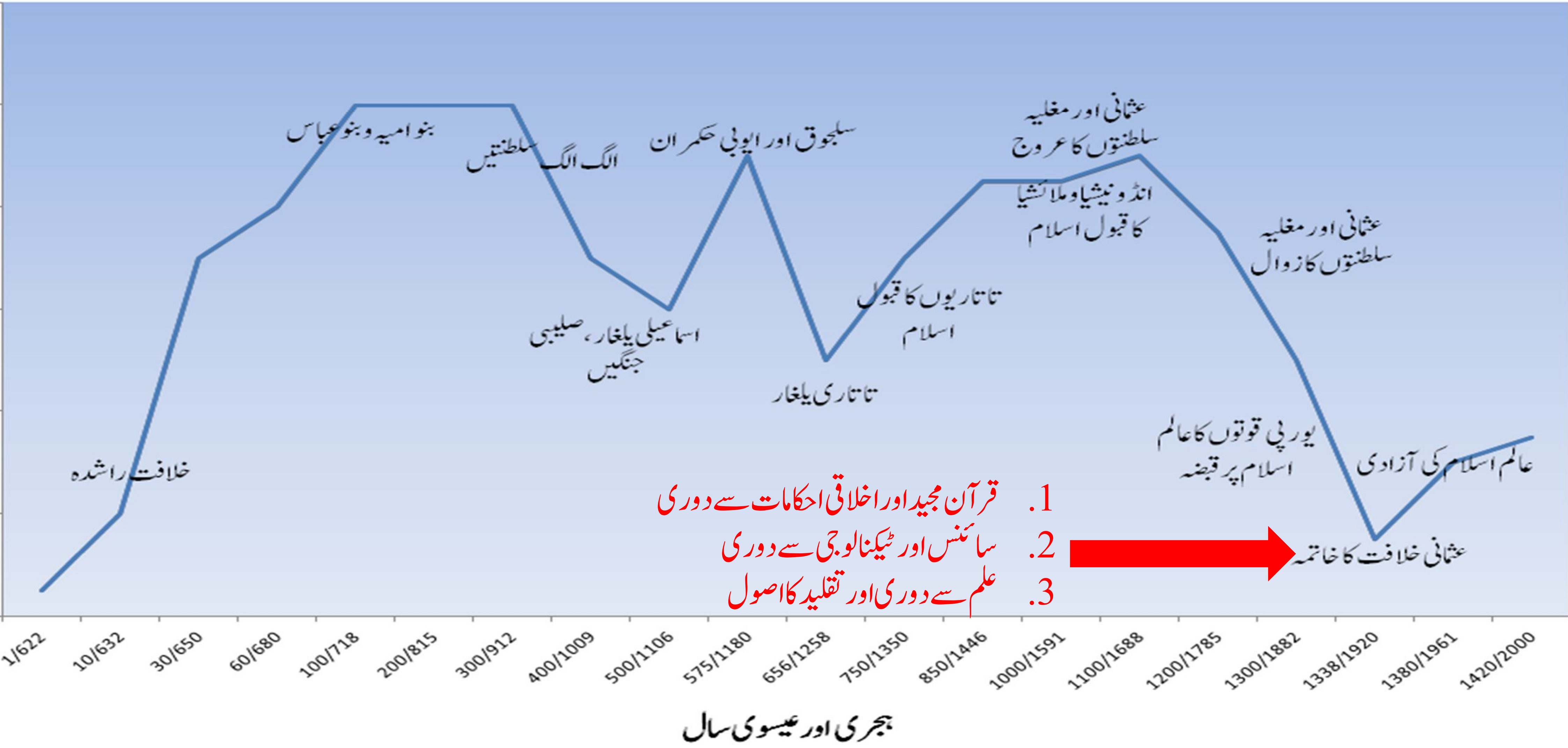

سورۃ البقرۃ 2: عہد رسالت میں بنی اسرائیل کے لیے ہدایت کی دعوت

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ. (43)	آپ لوگوں کو چاہیے کہ نماز کا اہتمام کر لیجیے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیے تاکہ آپ ان جھکنے والوں کے ساتھ آپ بھی (اللہ تعالی کے حضور میں) جھک جایا کریں۔
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ. (44)	کیا آپ لوگوں کو نیکی کی تلقین کرتے ہیں جبکہ آپ اپنے لیے بھول جاتے ہیں حالانکہ آپ کتاب الٰہی (تورات) کی تلاوت کرتے ہیں؟ پھر کیا آپ سمجھتے نہیں ہیں؟
وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ. (45)	(سیدھے راستے پر چلنے کے لیے) صبر اور نماز سے مدد لے لیجیے اور یقیناً آپ اسے بوجھ سمجھ رہے ہیں حالانکہ یہ ان لوگوں کے لیے بوجھ نہیں ہے جو اللہ تعالی کی وارننگ کو سمجھنے والے ہیں۔
الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. (46)	کیونکہ انہی لوگوں کو یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور بالآخر انہیں اسی رب کی طرف لوٹ کر جانا ہی ہے۔

بنی اسرائیل میں اللہ تعالی نے عبادت کا حکم یہی فرمایا ہے کہ نماز اور زکوۃ کیونکہ یہی حکم تورات میں آج تک موجود ہے۔ ان کے لیڈرز پر بوجھ یہی تھا کہ وہ اللہ تعالی کا پیغام مختلف ممالک تک پہنچائیں۔ اس کے ساتھ تورات میں بتایا تھا کہ اگر امت مسلمہ کے لیڈرز، تورات کے مطابق عمل کرتے رہیں انہیں موجودہ زندگی میں اجر یہ ملے گا کہ آپ دنیا کی سپر پاور بن جائیں گے۔ لیکن یہ وارننگ بھی تورات میں ہے کہ اگر ان کی لیڈرشپ گمراہیوں میں چلے گئے تو وہ آپس ہی میں لڑتے ہوئے کسی اور قوم کے غلام بن جائیں گے۔ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی امت جب ہدایت پر رہے تو حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کے زمانے میں سپر پاور بن چکے تھے۔ لیکن پھر انہوں نے گمراہیاں کیں اور مشرکانہ عمل تک اختیار کر لیا تو انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ان کی تربیت کرتے رہے۔ گمراہی کا آخری رزلٹ یہ ہوا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ دشمنی کرنے لگے تو سزا یہ آئی کہ بنی اسرائیل کے لیڈرز کو رومن ایمپائر کے غلام بن چکے تھے۔
مدینہ منورہ اور عرب صحرا میں جو بچے ہوئے تھے، انہیں عربوں میں اسٹیٹس حاصل تھا کہ وہ اللہ تعالی کی منتخب امت ہے اور وہ بہت تعلیم یافتہ لوگ ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت کے نتیجے میں بنی اسرائیل کے لیڈرز میں تعصب پیدا ہوا کہ ہمارا اسٹیٹس گر رہا ہے۔ اس لیے وہ سازشیں کر کے اپنے اسٹیٹس کو اونچا بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ اس پر بنی اسرائیل کے مخلص حضرات جیسے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے نماز، زکوۃ، دعوت اور تربیت کرتے رہے تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ اس پر انہیں وہی اعلی اسٹیٹس مل گیا۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کے پیغام کو پورے عرب، عراق اور فلسطین میں پہنچاتے رہے۔

مدینہ منورہ میں بنی اسرائیل کی صورتحال

- مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنی اسرائیل کے ساتھ معاہدہ کہ وہ آزادانہ طریقے سے اپنے دین پر کوئی جبر نہیں ہے اور معاہدہ یہ ہوا کہ مسلمان اور یہودی آپس میں سکون سے رہیں گے اور آپس میں جنگ نہیں کریں گے۔ لیکن ان کے ہاں تعصب پیدا ہوا کہ اب دعوت وتربیت کا اسٹیٹس بنی اسرائیل سے نکل کر بنی اسماعیل میں جا رہا ہے۔انہوں نے سوچا کہ
  - بنی اسرائیل اب بنی اسماعیل کے خلاف تعصب اور لڑائی کریں تا کہ ان کی لیڈرشپ رہے اور سمجھے کہ جنت صرف ہماری ہی ہے۔
  - اکثر یہود قبیلے قینقاع، بنو نضیر نے سازش اور دہشت گردی کرنے لگے چنانچہ انہیں مدینہ منورہ سے نکال دیا اور ان پر جلاوطنی کی سزا نافذ ہوئی۔
  - تیسرے قبیلے بنو قریظہ نے جنگ خندق میں مشرکین سے مل کر جنگ کی کوشش کرنے لگے تو پھر تورات کے حکم کے مطابق ان کے جنگجوؤں پر قتل عام کی گئی۔
- جنگ خیبر (7H/629CE)۔۔۔بنی اسرائیل پر مغلوبیت کی مسلسل سزا ہوئی کہ وہ مدینہ پر حملہ کرنا چاہتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلے ہی پریوینٹو ایکشن کر کے ان کی طاقت ختم کر دی۔یہودیوں نے درخواست کی کہ ہمیں خیبر میں کھیتوں کا کام کریں اور ہم دہشت گردی نہیں کریں گے۔ کھیتوں کی آمدنی کا آدھا حصہ آپ کو دیں گے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں رہنے کی اجازت دی کہ جب تک آپ دہشت گردی نہیں کریں گے تو پھر سکون سے رہیں۔
- نیک بنی اسرائیل کا ایمان۔۔۔چند مثالیں
  - عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔۔۔ سردار کے بیٹے اور سب سے بڑے عالم
  - سیدہ صفیہ بنت حیی بن اخطب رضی اللہ عنہا۔۔ سردار کی بیٹی لیکن جب ایمان لائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کر کے امت مسلمہ کی "ام المومنین" کا اسٹیٹس حاصل کر چکیں۔
  - ڈاکٹر محمد اسد Leopold Weiss۔۔۔آسٹریا (1900-1992) کے اسکالر جو ایمان لائے اور قرآن مجید کا ترجمہ کر کے یورپ میں دعوت پہنچاتے رہے۔
- بنی اسرائیل کی لیڈرشپ پر قیامت تک کے لیے مغلوبیت کی سزا 70CE---Now
- مسلمانوں کی لیڈرشپ پر بھی مغلوبیت کی سزا 1258CE-Now

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل میں جزاوسزا کے معاہدے کی تاریخی مثالیں

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ. (47) وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ. (48)	اے بنی اسرائیل ! میری اس نعمت کو یاد کر لیجیے جو میں نے آپ پر کی تھی کہ میں نے آپ کو دنیا والوں پر فضیلت (سپر پاور بنا) دی تھی۔ اس دن سے وارننگ کو سن لیجیے کہ جب کوئی (لیڈر شپ اور فائنانشل فنڈز) کسی کے کچھ بھی کام نہ آئیں گے۔ اس بنیاد پر کسی انسان کے لیے کوئی سفارش قبول نہیں کی جائے گی، نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ لوگوں کو کوئی مدد بھی مل سکے گی۔
وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِنْ رَبِّكُمْ عَظِيمٌ. (49)	یاد کیجیے، جب ہم نے آپ کو فرعون کے لشکر سے چھڑایا (1200BC) تھا۔ وہ لوگ آپ کو برا تشدد کرتے تھے کہ آپ کے بیٹوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر ذبح کر دیتے تھے لیکن آپ کی خواتین زندہ رکھتے تھے۔ اس (مصیبت سے بچانے کے لیے) آپ کے رب کی طرف سے (آپ کے لیے) بڑی عنایت تھی۔
وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنْجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ. (50)	یہ بھی یاد کر لیجیے کہ جب ہم نے آپ کے ساتھ لے کر کریک کو چیر دیا تاکہ آپ کو (فرعون کی ملٹری سے) بچا لیا جبکہ آپ کے سامنے فرعون کی ملٹری کو ہم نے اُسی گلف میں غرق کر دیا۔

حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام بنی اسرائیل کو مصر سے آزاد کرتے ہوئے سینا کی طرف لیجارہے تھے۔فرعون اپنی پوری ملٹری کے ساتھ انہیں گرفتار کرنے کے لیے آئے۔اللہ تعالی نے اسی گلف کو خشک بنادیا تاکہ بنی اسرائیل آزاد ہوسکیں۔اس کے بدلے میں فرعون اور فوج بھی اس خشک میں آئے تو اللہ تعالی نے پانی کو کھول کرانہیں غرق کردیا۔اہل مصر کا اندازہ ہے کہ یہ جگہ ہے جو ”حمام فرعون Pharaoh Spring“ کے نام پر ہے جہاں فرعون کی لاش ملی تھی اور آج تک اس کی ممی قاہرہ میوزیم میں موجود ہے۔

https://www.google.com/maps/place/Pharaoh+Spring/@27.1535567,33.06547,195565a,35y,354.99h,49.12t/data=!3m1!1e3!4m6!3m5!1s0x1456845e30d64b9b:0x604fa3f77980d4d0!8m2!3d29.972222!4d32.9652778!16s%2Fg%2F11cn3w1mxh?entry=ttu&g_ep=EgoyMDI2MDEyOC4wIKXMDSoKLDEwMDc5MjA2OUgBUAM%3D

تیسرادور۔۔۔ابراہیمی ملینیم(2000-1000BC) مصراور فلسطین

- ❑ مصر میں نوح علیہ الصلوہ والسلام کے بیٹے حام کی نسلوں کی فراعین کی تہذیب
  - ✓ ہکسوس بادشاہ (Hyksos Kings) 2000BC
  - ✓ حضرت یوسف علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے بنی اسرائیل کی ڈیلٹا میں سیٹل منٹ 1850BC
  - ✓ بنی اسرائیل کی دعوت کا عروج جس سے اہل ایمان کی تعداد600,000 سے زیادہ ہو چکی تھی۔ 1850-1400BC
  - ✓ مصریوں میں قوم پرستی کی تحریک 1400-1271BC
    - ❖ نئے متعصب فرعون کا عروج
    - ❖ بنی اسرائیل پر ظلم وستم اور غلامی

- ❑ حضرت موسی وہارون علیہما الصلوۃ والسلام کی دعوت
  - ✓ فرعون کی طرف فائنل وارننگ اور سزا1200BC
  - ✓ سینا میں بنی اسرائیل کی تربیت جس کی تاریخ قرآن مجید میں اگلی آیات میں آرہی ہے۔ یہیں پر ''جبل موسی'' پہاڑ ہے جو قرآن مجید میں ''طور'' کا ذکر ہے۔
  - ✓ حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کے ذریعے فلسطین میں بنی اسرائیل کا عروج 1000-930BC

https://www.google.com/maps/place/Jabal+Mousa/@28.5392576,33.9749193,147m/data=!3m1!1e3!4m6!3m5!1s0x1454855532dfc1cf:0x8f6d107a766ebf7!8m2!3d28.5392576!4d33.9749193!16zL20vMGdxcWM?entry=ttu&g_ep=EgoyMDI2MDEyOC4wIKXMDSoKLDEwMDc5MjA2OUgBUAM%3D

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل میں جزا و سزا کے معاہدے کی تاریخی مثالیں

وَإِذْ وَاعَدْنَا مُوسَىٰ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِن بَعْدِهِ وَأَنتُمْ ظَالِمُونَ۔ (51)	(اے بنی اسرائیل!) یاد کیجیے جب ہم نے موسیٰ سے 40 راتوں (اعتکاف) کا معاہدہ لیا۔ پھر ان کے پیچھے آپ نے وہ بچھڑا بنا لیا اور اُس وقت آپ اپنی شخصیت پر ظلم ڈھا رہے تھے۔
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ (52)	پھر اس کے بعد بھی ہم نے آپ کو معاف کر دیا تاکہ آپ شکر گزار ہو سکیں۔
وَإِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ۔ (53)	یاد کیجیے، جب ہم نے موسیٰ کو کتاب (تورات۔۔۔استثناء Deuteronomy حق و باطل کا فرق سمجھ کر) فائنل فیصلہ عطا فرمادی تاکہ (اس کے ذریعے سے) آپ ہدایت حاصل کر سکیں۔
وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِ إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوبُوا إِلَىٰ بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِندَ بَارِئِكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔ (54)	یاد کیجیے، جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: "میری قوم! آپ نے یہ بچھڑا بنا کر اپنے اوپر ظلم کیا ہے، اِس لیے اب اپنے خالق کی طرف لوٹ جائیے اور اپنے اِن (پوجا کرنے والے لیڈرز) لوگوں کو (اپنے ہاتھوں سے) قتل کر دیجیے۔ یہ آپ کے لیے آپ کو خالق کے نزدیک بہتر ہے۔ چنانچہ آپ لوگوں نے یہی کر لیا تو اللہ تعالی نے آپ پر عنایت فرماتے ہوئے آپ کو معاف کر دیا۔ یقیناً وہی رب بڑا معاف کرنے والا ہے کیونکہ اس رب کی محبت ہمیشہ کے لیے ہے۔

اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کو طور پہاڑ میں اعتکاف کا حکم دیا تاکہ جب تورات نازل ہو جائے تو پھر آپ کی تربیت بھی ہو جائے۔ بنی اسرائیل مشرکانہ کلچر سے متاثر تھے تو ان کے ایک لیڈر نے بچھڑا کا مجسمہ بنا دیا اور اپنے مریدوں کے ذریعے اپنی قوم کو سمجھایا کہ یہ اللہ تعالی کا مجسمہ ہے، اس لیے اس کی پوجا شروع کرو۔ حضرت ہارون علیہ الصلوۃ والسلام انہیں کئی دن تک سمجھانے رہے کہ ایسی حرکت نہ کریں لیکن اس لیڈر کا پراپیگنڈا کامیاب رہا۔ جب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام تورات لے کر واپس تشریف لائے تو انہیں اس گمراہی کا دکھ بہت آیا۔ اللہ تعالی کے حکم سے ان لیڈرز اور ان کے مریدوں کو قتل کرنے کا حکم دے دیا۔ اس میں حکم یہ تھا کہ ہر مجرم کو اس کے بھائی ہی قتل کرے اور پھر بنی اسرائیل کی اکثریت ایمان لائی اور اپنے مجرموں کو قتل عام کر دیا۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل میں جزا و سزا کے معاہدے کی تاریخی مثالیں

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّىٰ نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ. (55)	(اے بنی اسرائیل!) یاد کیجیے، جب آپ نے کہا کہ موسیٰ! "ہم آپ کی بات کا ہر گز یقین نہیں کر سکتے ہیں جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو سامنے نہ دیکھ لیں۔" اس پر آپ (کی اس پرانی قوم) کو کڑک نے لے لیا اور آپ دیکھتے رہ گئے۔
ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (56)	پھر آپ (کے لیڈرز) کو اس موت کے بعد ہم نے آپ کو اٹھا کر کھڑا کر دیا تاکہ آپ شکر گزار بن سکیں۔
وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوَىٰ ۖ كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ۖ وَمَا ظَلَمُونَا وَلَٰكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ. (57)	آپ پر بادل کا سایہ کر دیا اور آپ پر من و سلویٰ اتار دیے تاکہ آپ (اچھا) کھانا کھا سکیں۔ یہ پاکیزہ اشیاء جو ہم نے آپ کو دے دی تھیں۔ (افسوس کہ جن پر یہ عنایت ہوئی، انہوں نے اس کی ناقدری کی اور اس طرح) انہوں نے ہمارا کچھ نہیں بگاڑا، بلکہ اپنے ہی اوپر ظلم کرتے رہے۔

ان کے برے لیڈرز نے اللہ تعالیٰ کو سامنے لانے کی ڈیمانڈ کی تو اللہ تعالیٰ نے سزا دی کہ انہیں آسمانی بجلی سے مار کر دوبارہ زندہ کر دیا تاکہ پوری قوم میں ہدایت آ جائے۔ اس کے ساتھ مخلص لوگوں کے لیے اتنی جزا بھی عنایت فرما دی۔ سینا ایک بہت بڑا صحرا ہے جس میں جب گرمی آتی ہے تو 30-35°C گرم ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس صحرا میں ان کی تربیت کی اور یہ عنایت فرمائی کہ مسلسل بادل ان پر لگے تاکہ وہ سکون میں رہیں۔ یہاں لاکھوں لوگوں میں کھانے اور پانی کا مسئلہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کھانا یہ دیا کہ من جو بیج کی طرح تھے تاکہ وہ روٹی بنا سکیں۔ اس کے ساتھ سلوی، ایسے پرندے بیٹھ جاتے تو بنی اسرائیل گوشت کے طور پر پکڑ کر ذبح کر دیتے۔ پانی کے لیے چشمے پیدا کر دیے تاکہ ہر قبیلے کو پانی ملنا شروع ہو جائے۔

ابھی آپ گوگل میں سینا کے پہاڑوں کو دیکھیے کہ بہت سے سیاہ پہاڑ ہیں۔ عین ممکن ہے کہ جب کڑک کے ذریعے آسمانی بجلی گری ہو گی تو پہاڑ ایسے ہو گئے ہوں گے۔ اس سے بنی اسرائیل کو ثبوت مل گیا کہ مشرکانہ قوم پر ایسی سزا ہو سکتی ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل میں جزاوسزا کے معاہدے کی تاریخی مثالیں

وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ فَكُلُوا مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ ۚ وَسَنَزِيدُ الْمُحْسِنِينَ. (58)	یاد کیجیے، جب ہم نے کہا کہ اس شہر میں (فتح کر کے) داخل ہو جایئے تاکہ پھر اس طرح جہاں سے چاہیں، مزے سے کھانا کھا سکیں۔ لیکن اس فتح کرتے ہوئے شہر کے دروازے میں (عاجزی کے ساتھ) سر جھکائے ہوئے داخل ہو جایئے گا اور ساتھ دعا کرتے رہیے گا کہ (اے رب!) ہمارے گناہ بخش دیجیے۔ ہم آپ کو گناہ بخش دیں گے اور (آپ میں سے) وہ لوگ جو اچھا رویہ اختیار کریں گے تو ان پر عنقریب مزید عنایت فرمادیں گے۔
فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزًا مِّنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ. (59)	پھر ہم نے جو حکم انہیں دیا تھا تو ان ظالموں نے اسے ایک دوسری بات میں تبدیل کر دیا، چنانچہ ان ظلم کرنے والوں پر ہم نے ان نافرمانیوں کے باعث آسمان سے عذاب اتارا۔
وَإِذِ اسْتَسْقَىٰ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ فَقُلْنَا اضْرِب بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ۖ فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ۖ قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ۖ كُلُوا وَاشْرَبُوا مِن رِّزْقِ اللَّهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ. (60)	یاد کیجیے، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے پانی کی دعا کی تو ہم نے کہا: "اپنی لاٹھی اس پتھر پر مار دیجیے۔" (انہوں نے ایسا ہی کیا) تو اس سے 12 چشمے بہہ نکلے تاکہ ہر گروہ نے اپنے لیے پانی لینے کی جگہ متعین کر لی۔ اللہ تعالی کے اس رزق سے کھایئے اور پی لیجیے لیکن زمین میں فساد نہ کر لیجیے گا۔

ملٹری کے لیے اللہ تعالی کا حکم ہے کہ وہ امن و سکون پیدا کریں تاکہ فساد ختم ہو جائے لیکن فتح میں انتہائی عاجزی کے ساتھ شامل ہوں تاکہ تکبر نہ کر سکیں۔ بنی اسرائیل کو حکم یہی تھا کہ سینا سے لے کر اردن اور فلسطین تک جب فتح کریں تو فساد پیدا نہیں کرنا ہے بلکہ صرف دہشت گردوں ہی کو قتل کرنا ہے۔ فتح کرتے ہوئے عاجزی کے ساتھ توبہ کرتے ہوئے شہر میں داخل ہونا ہے۔ سینا صحرا میں تقریباً 40 سال تربیت جاری رہی تاکہ مشرکانہ اور فساد کی پرانی عادتیں چھوڑ سکیں۔ اس کے بعد ہی اجازت ہو سکی کہ وہ فلسطین فتح کر سکیں۔ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے تربیت کرتے ہوئے اردن کا بڑا حصہ فتح کر چکے تھے۔ اس کے بعد آپ کے مخلص شاگرد یوشع اور کالب رضی اللہ عنہما خلفائے راشدین بنے جنھوں نے عاجزی کے ساتھ فلسطین فتح کر دی۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل میں جزا و سزا کے معاہدے کی تاریخی مثالیں

وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَىٰ لَن نَّصْبِرَ عَلَىٰ طَعَامٍ وَاحِدٍ فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنبِتُ الْأَرْضُ مِن بَقْلِهَا وَقِثَّائِهَا وَفُومِهَا وَعَدَسِهَا وَبَصَلِهَا ۖ قَالَ أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ ۚ اهْبِطُوا مِصْرًا فَإِنَّ لَكُم مَّا سَأَلْتُمْ ۗ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِّنَ اللَّهِ ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ۗ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوا وَّكَانُوا يَعْتَدُونَ. (61)	یاد کیجیے، جب آپ نے عرض کی: "موسیٰ! ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہیں کر سکتے ہیں۔ اس لیے آپ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا کیجیے کہ سبزی، ککڑی، لہسن، مسور کی دال اور پیاز جو زمین اگاتی ہے، وہ ان چیزوں میں سے ہمارے لیے بھی نکال لائیے۔" اس پر (موسیٰ) نے فرمایا: "آپ ایک بہتر چیز کی جگہ کم اشیاء سے بدلنا چاہتے ہیں؟ اچھا تو جائیے اور کسی مصر ہی میں جا کر رہیے۔ اِس لیے کہ جو کچھ آپ مانگ رہے ہیں، وہاں آپ کو مل ہی جائے گا۔" (لیکن یاد رکھیں کہ پھر بادشاہوں کی غلامی بھی اختیار کرنی پڑے گی۔) (چنانچہ ان کی عادت ایسی ہی رہی) اور ان پر ذلت اور محتاجی مسلط کر دی گئی چنانچہ وہ اللہ تعالی کا غضب خرید کر ہی لے کر آئے۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ وہ اللہ تعالی کی آیات کو نہیں مانتے تھے بلکہ اس رب کے انبیاء کو ناحق قتل کرتے رہے تھے۔ یہ اس وجہ سے ہوا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ (اللہ تعالی کی شریعت کی لمٹ تک) کسی حد پر نہ رہتے تھے۔

- ❑ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کے زمانے میں عروج سپر پاور 1000-930BC
- ❑ زوال کا آغاز کہ 2 اسرائیلی حکومتوں کی آپس میں جنگیں۔۔۔انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جیسے حضرت الیاس، یسعاع، عزرا، علیشا، ایوب اور ذوالکفل علیہم الصلوۃ والسلام اصلاحی کرتے رہے لیکن بادشاہ انہیں شہید کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ 930-600BC
- ❑ ذلت و محتاجی کی سزا اور مکمل بنی اسرائیل قوم کا عراق میں غلامی کا سلسلہ رہا۔ 600-500BC
- ❑ حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت کے نتیجے میں توبہ اور تورات کی تربیت کے بعد آزادی کا دور کہ ایرانی بادشاہ ذوالقرنین رحمۃ اللہ علیہ نے آزادی دے دی۔ Around 500BC
- ❑ دوسری زوال اور آپس کی جنگیں۔۔۔انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام جیسے حضرت زکریا اور یحیی علیہما الصلوۃ والسلام کی شہادت کر دی۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی آخری دعوت اور آپ کو شہید کرنے کی کوشش ناکام رہی۔ 200BC-30CE
- ❑ مغلوبیت کی سزا کا مسلسل سلسلہ جب روم اور یورپ نے قتل عام کیا۔ 70CE – Today باقی اسرائیلیوں کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے قرآن مجید کی فائنل وارننگ 622-632CE

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل میں جزا و سزا کے معاہدے کی تاریخی مثالیں

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا وَالنَّصَارَىٰ وَالصَّابِئِينَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (62)	وہ لوگ جو (رسول اللہ پر) ایمان لائے ہیں، جو (ان سے پہلے) یہودی، عیسائی اور صابی کہلاتے ہیں، ان میں سے جن لوگوں نے بھی اللہ تعالی پر ایمان قبول کیا، آخرت کے دن کو مان لیا اور نیک عمل کرتے رہے ہیں تو ان کے لیے تو ان کا صلہ ان کے رب کے پاس موجود ہے۔ ان لوگوں کے لیے نہ کوئی اندیشہ (Risk Expectation) ہو گا اور نہ ہی وہ کبھی غمزدہ (Grief) ہوں گے۔
إِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُم بِقُوَّةٍ وَاذْكُرُوا مَا فِيهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. (63)	(بنی اسرائیل!) یاد کیجیے، جب ہم نے آپ سے معاہدہ لیا تھا جبکہ طور پہاڑ کو آپ پر اٹھا دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ ان احکامات (تورات کے 10 کمانڈمنٹس) کو پوری قوت کے ساتھ پکڑ لیجیے، جو ہم نے آپ کو دی ہے۔ جو کچھ شریعت میں (لکھا) ہے، اُسے یاد رکھیے تاکہ آپ (اللہ تعالی کے غضب سے) بچتے رہیے۔

بنی اسرائیل کے تین مشہور فرقے ایجاد ہوئے جو آج تک موجود ہیں اور ان میں تعصب بہت ہے:

1. یہودی۔۔۔ جو دا قبیلے کا نام اور وہ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کہلاتی ہے۔
2. عیسائی۔۔۔ یہ خود کو حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کہلاتے ہیں۔ اس میں بنی اسرائیل اور پھر دعوت سے دیگر یورپی اقوام شامل ہو گئیں۔
3. صابی۔۔۔ یہ عراق میں چھوٹا فرقہ موجود ہے جو خود کو حضرت یحیی علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کہلاتے ہیں۔

ہر فرقے کے لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف وہی جنت میں جائیں گے اور باقی سب جہنم میں۔ اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ فرقہ واریت کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ہر انسان جنت میں جائے گا جو اللہ تعالی پر ایمان قبول کیا، آخرت کو مانا اور پھر پوری زندگی میں نیک عمل کرتے رہے ہیں۔

سورۃالبقرۃ 2: بنی اسرائیل میں جزاوسزا کے معاہدے کی تاریخی مثالیں

وثُمَّ تَوَلَّيۡتُم مِّنۢ بَعۡدِ ذَٰلِكَ ۖ فَلَوۡلَا فَضۡلُ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡ وَرَحۡمَتُهُۥ لَكُنتُم مِّنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ. (64)	اس کے باوجود، اس معاہدے کے بعد بھی آپ اس تورات کی بجائے الٹے راستے پر چلے گئے تھے۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ اگر اللہ تعالی کی عنایت اور اس رب کی رحمت آپ پر نہ ہوتی تو (اپنے اس رویے کی وجہ سے) آپ بڑے ہی ناکام ہوتے رہتے۔
وَلَقَدۡ عَلِمۡتُمُ ٱلَّذِينَ ٱعۡتَدَوۡاْ مِنكُمۡ فِي ٱلسَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُونُواْ قِرَدَةً خَٰسِـِٔينَ. (65)	آپ انہیں بھی جانتے ہی ہیں جنہوں نے آپ (کی قوم) کے لوگوں میں سے سبت (عبادت کا ہر ہفتے میں ایک خاص دن Sabbath Saturday) کی بے حرمتی کی تھی تو ہم نے ان سے سزا دی کہ: ”جاؤ، ذلیل بندر بن کر رہتے رہو۔“
فَجَعَلۡنَٰهَا نَكَٰلٗا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهَا وَمَا خَلۡفَهَا وَمَوۡعِظَةٗ لِّلۡمُتَّقِينَ. (66)	اس طرح اس شہر سے بھی نکال دیا، (جس میں انہوں نے سبت دن کی بے حرمتی کی تھی۔) ہم نے اسے ایک نمونہ عبرت اور اللہ تعالی سے وارننگ کرنے والوں کے لیے ایک ذریعہ نصیحت بنا دیا تھا۔

بنی اسرائیل کے ایک سمندری شہر کے دوران سبت دن کی حرمتی کرنے لگے۔ تورات کے حکم میں لکھا ہے کہ سبت کے دن صرف اور صرف عبادت کرتے ہوئے اپنی تربیت حاصل کرتے رہیں۔ انہوں نے اللہ تعالی سے فراڈ کرنے کی کوشش یہ کی کہ سمندر سے نالیاں بنا دیں۔ سبت کے دن جب مچھلیاں زیادہ آتیں تو وہاں ہفتے کے دن پتھر مار کر سمندر سے روک دیتے۔ اگلے دن اتوار میں وہ مچھلیاں پکڑ کر بیچنا شروع کرتے تھے۔

ان کا فراڈ یہ تھا کہ ہم تو سبت کے دن عبادت و تربیت کرتے ہیں حالانکہ وہ پورا دن مچھلیوں کو ہی قابو کرنے میں ٹائم زیادہ لگا دیتے۔ اس شہر کے لوگوں پر سزا یہ ہوئی کہ انہیں بندر کی طرح نفسیاتی یا جسمانی طور پر چھوڑ دیا تاکہ باقی سب لوگوں کو عبرت حاصل ہو۔ بائبل میں وہ اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں کہ جسمانی سزا یہ ہوتی کہ ان کی شکل ہی بندر جیسی ہو گئی تھی۔ ذہنی طور پر یہ بندر جیسی حرکتیں کرتے رہے تاکہ یہ عبرت باقی سب کو مل جائے۔

سورۃالبقرۃ 2: بنی اسرائیل میں نیت اور رویہ کی تاریخی مثالیں

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوا بَقَرَةً ۖ قَالُوا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ۖ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ. (67)	(بنی اسرائیل!) یاد کیجیے، جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: "اللہ تعالی آپ کو حکم دیتا ہے کہ (عدالتی مقدمہ میں قربانی کر کے قسمیں کھا کر گواہی ادا کریں چنانچہ) آپ ایک گائے کو ذبح کر دیجیے۔" وہ کہنے لگے: "کیا آپ ہم سے مذاق کر رہے ہیں؟" انہوں نے فرمایا: "میں اللہ تعالی کی پناہ مانگتا ہوں کہ اس طرح کا جاہل بن سکوں۔"
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا فَارِضٌ وَلَا بِكْرٌ عَوَانٌ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۖ فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ. (68)	عرض کیا: "اچھا، اپنے رب سے عرض کریں کہ وہ بتائے کہ گائے کیسی ہونی چاہیے؟" آپ نے فرمایا: "وہ فرماتا ہے کہ گائے نہ بوڑھی ہو نہ بچھیا بلکہ ان کے درمیان کی عمر میں ہو۔ اب (اتنا کافی ہے تو اب) جائیے اور وہی کر لیجیے جس کا حکم آپ کو دیا گیا ہے۔"
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا لَوْنُهَا ۚ قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِينَ. (69)	عرض کیا: "اپنے رب سے پوچھیں کہ وہ ہم پر یہ بھی واضح کرے کہ اس گائے کا رنگ کیسا ہو؟" آپ نے فرمایا: "وہ فرماتا ہے کہ وہ گائے سنہرے شوخ رنگ کی ہو، جسے دیکھنے والوں کی خوبصورتی محسوس ہو۔"
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنْ لَنَا مَا هِيَ إِنَّ الْبَقَرَ تَشَابَهَ عَلَيْنَا وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمُهْتَدُونَ. (70)	بولے: "(ایک مرتبہ اور) اپنے رب کو ہمارے لیے درخواست کیجیے کہ ہم کو اچھی طرح وضاحت کے ساتھ بتائے کہ وہ گائے کیسی ہو، ہمیں گائیوں میں کچھ کنفیوزن ہو رہی ہے، اور اللہ نے چاہا تو اب ہم ضرور اسے پہچان لیں گے۔"

فراڈ کا یہ رویہ بھی ایک بار ہوا کہ جب عدالت میں قتل کا مقدمہ آیا تو حکم ہوا کہ قربانی کی عبادت کر کے سچ گواہی بیان کرو۔ اب وہ جھوٹ بولنا چاہتے تھے، اس لیے گائے کی کوالٹی پر بحث کرنے لگے تاکہ مقدمہ ہی نہ چلے کیونکہ وہ مجرم کو بچانا چاہتے تھے۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل میں نیت اور رویہ کی تاریخی مثالیں

قَالَ إِنَّهُ يَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَةٌ لَا ذَلُولٌ تُثِيرُ الْأَرْضَ وَلَا تَسْقِي الْحَرْثَ مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا ۚ قَالُوا الْآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۚ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ. (71)	موسی نے فرمایا: ”وہ رب فرماتا ہے کہ وہ گائے محنت والی نہ ہو کہ زمین اور فصلوں کو پانی نہ دیتی ہو۔ وہ ایک ہی رنگ کی ہو کہ اس میں کسی دوسرے رنگ کی آمیزش نہ ہو۔“ بولے: ”اب آپ نے واضح بات کی ہے۔“ اس طرح انہوں نے اسے ذبح کرنا ہی پڑا ورنہ لگتا نہیں تھا کہ وہ یہ کریں گے بھی۔
وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ۖ وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ. (72)	وہ واقعہ بھی یاد کر لیجیے، جب آپ کی قوم کے لوگوں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔ پھر (جھوٹی قسمیں کھائیں اور) اس کا الزام ایک دوسرے پر دھرنے لگے تو اللہ تعالی نے فیصلہ کر ہی دیا تاکہ جو کچھ وہ چھپا رہے تھے، وہ اسے ظاہر کر ہی دے گا۔
فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ۚ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. (73)	چنانچہ ہم نے فرمایا: ”اس (لاش) کو اسی (قربانی کے بعد گائے) کا ایک ٹکڑا مار دیجیے۔ اللہ تعالی اسی طرح لاش کو زندہ کر کے (قاتل بتا دے) تاکہ وہ آپ کو اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ آپ سمجھ سے کام لے سکیں۔“
ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ۚ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ۚ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (74)	(آپ لوگ یہی حرکتیں کرتے رہے کہ) اس کے بعد پھر آپ کے دل سخت ہوتے گئے گویا اس طرح کہ (ان کا دل) پتھر یا اس سے بھی زیادہ سخت۔ حالانکہ پتھروں میں تو ایسے بھی ہیں جن سے نہریں پھوٹتی ہیں۔ بعض ایسے پتھر بھی ہیں جو پھٹ جاتے ہیں اور اُن سے پانی بہہ نکلتا ہے جبکہ بعض ایسے بھی ہیں کہ اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں۔ (یہ حقیقت ہے کہ آپ یہی بری نیت کے ساتھ کرتے رہے ہیں) اور جو کچھ آپ کرتے ہیں، تو پھر اللہ تعالی اس سے بے خبر نہیں ہے۔

عدالت میں یہ طریقہ اس لیے استعمال ہوا کہ قربانی یا مسجد میں سجدہ کر کے پھر گواہی دو تاکہ کوئی جھوٹ نہ بولے۔ لیکن جن کا دل اتنا سخت ہو جائے تو وہ مسجد میں نماز پڑھ کر بھی فراڈ شروع کر دیتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کے فراڈ کی قرارداد جرم (Resolution Crime by Judge)

أَفَتَطْمَعُونَ أَنْ يُؤْمِنُوا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (75)	(اہل ایمان!) اس کے باوجود کیا آپ یہ توقع رکھتے ہیں کہ یہ لوگ آپ کی بات مان لیں گے ؟ ان میں سے ایک گروپ اللہ تعالی کا کلام سن کر اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد جانتے بوجھتے، اُس میں تحریف (Distortion) کرتا رہتا ہے۔
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا أَتُحَدِّثُونَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَاجُّوكُمْ بِهِ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ. (76)	(یہی وہ فراڈ کرنے والے لوگ ہیں جو) جب مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ""ہم نے مان لیا۔"" لیکن جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ""کیا تم انہیں وہ بتاتے ہو جو اللہ تعالی نے تم پر (تورات) واضح کی ہے۔اس طرح تو ان کی بنیاد پر تمہارے رب کے پاس تم سے ثبوت پیش کر دیں گے۔ سمجھتے کیوں نہیں ہو؟""
أَوَلَا يَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ. (77)	کیا یہ نہیں جانتے کہ جو کچھ یہ چھپا رہے ہیں اور جو کچھ وہ ظاہر کر رہے ہیں، اللہ تعالی ان سب باتوں سے پہلے ہی باخبر ہے؟
وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ. (78)	ان میں ان پڑھ عام لوگ بھی ہیں جو اللہ کی کتاب (تورات) کو صرف (اپنی) آرزوؤں کا ایک مجموعہ سمجھتے ہیں اور اپنے ذاتی آئیڈیاز ہی پر عمل کرتے ہیں۔

قرآن مجید جب نازل ہو رہا تھا تو اس وقت بنی اسرائیل اور منافقین کا گروپ، اپنی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فراڈ کی کوشش کرتے تھے۔ وہ اپنے پڑھے لکھے لوگوں پر تنقید کرتے کہ تم تورات کے یہ احکامات کیوں سنا دیتے ہو جس میں ہماری غلطیاں سامنے آ جاتی ہیں۔اس لیے چھپا کر ہی تورات کو رکھو تا کہ کوئی ہماری غلطیوں کو نہ سمجھ سکے۔

فراڈ کا یہ آسان طریقہ یہی ہے کہ عدالتوں میں سچائی کو واضح نہ ہی کریں۔ بنی اسرائیل کے علماء یہ حرکتیں کرتے تھے کہ لوگوں کو تورات سمجھنے ہی نہیں دیتے تھے بلکہ اپنے آئیڈیاز ہی سنا کر ان پڑھ لوگوں کو متاثر کرتے تھے۔ بالکل یہی بیماری مسلمانوں میں بھی پیدا ہوئی کہ قرآن مجید کو سمجھنے میں دوسروں کو روکتے ہیں اور اپنی تقریر ہی سناتے رہتے ہیں۔ قرآن مجید کا ترجمہ سمجھنے کی بجائے اسے صرف اپنے بزرگوں کی مغفرت کے لیے ہی استعمال کرتے ہیں، لیکن اسے سمجھ کر پڑھنے کو گمراہی اور گناہ سمجھتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ قرآن ان گمراہیوں سے ہمیں بچاتا ہے تا کہ اپنے مذہبی لیڈرز سے جان چھڑا سکیں۔

مدینہ منورہ میں یہودی علاقہ

خیبر میں یہودی قلعہ جو مدینہ منورہ سے 70 کلو میٹر دور ہے۔

اس سے آپ تجزیہ کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید جب نازل ہو رہا تھا تو بنی اسرائیل کو یہی غلطیاں واضح کر رہا تھا۔ جب بنی اسرائیل کے قبیلوں نے دہشت گردی کی حرکتیں کیں تو پھر انہیں مدینہ منورہ سے نکالا گیا۔ اب وہ خیبر میں قلعے بنا دیے اور پھر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کی پلاننگ کرتے رہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں سزا دی کہ جہاد کے طور پر قلعے فتح کیے۔ اس کے آثار آج تک موجود ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔نفسیاتی غلامی، تعصب اور غلط فہمیاں

فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنْ عِندِ اللَّهِ لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُم مِّمَّا يَكْسِبُونَ. (79)	(ان حرکتوں کی وجہ سے) تباہی ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے ہاتھوں سے شریعت ایجاد کرتے ہیں، پھر کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کا حکم ہے۔ ان کا مقصد یہی ہے کہ اس کے ذریعے سے تھوڑا سا فنڈ (پولیٹیکل ، فائنانشل اور سائیکولوجیکل فوائد) حاصل کر سکیں۔ ان لوگوں کے لیے اس رویہ کی وجہ سے تباہی ہے کہ ان کے ہاتھوں نے جو کچھ لکھا ہے اور جو حرکتیں کی ہیں تاکہ اس فراڈ سے کما سکتے ہیں۔
وَقَالُوا لَن تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَّعْدُودَةً ۚ قُلْ أَتَّخَذْتُمْ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا فَلَن يُخْلِفَ اللَّهُ عَهْدَهُ ۖ أَمْ تَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ. (80)	اانہوں نے دعویٰ کیا ہے کہ **جہنم کی آگ ہمیں ہر گز نہ چھو سکتی ہے**۔ہاں، گنتی کے چند دنوں کی تکلیف، البتہ ہو سکتی ہے۔اِن سے پوچھ لیجیے: "کیا اللہ تعالی نے آپ سے کوئی معاہدہ (Agreement) کیا ہوا ہے؟ اس لیے کہ اگر عہد کیا ہے تو اللہ تعالی کسی حال میں اپنے معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کرے گا یا پھر آپ لوگ اللہ تعالی پر ایسی تہمت کہہ رہے ہیں جس کے بارے میں آپ خود کچھ نہیں جانتے ہیں۔"
بَلَىٰ مَن كَسَبَ سَيِّئَةً وَأَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (81) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (82)	ہاں، کیوں نہیں، جن لوگوں نے کوئی برائی کی ہے اور ان کے گناہ نے انہیں پوری طرح گھیر لیا ہے، تو وہی لوگ جہنم کے لوگ ہیں چنانچہ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ جبکہ وہی لوگ جو ایمان لائے، نیک عمل کیے ہیں تو وہی جنت کے لوگ ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

بنی اسرائیل کے مذہبی علماء نے تورات چھپا کر فراڈ کیا تو قرآن مجید میں اس لیے سامنے لکھا ہوا ہے تاکہ مسلمان ایسی حرکت نہ کریں۔ لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں بھی مذہبی علماء ایسی حرکت کرتے رہے ہیں۔ ابھی ہم لوگوں کو چاہیے کہ قرآن مجید کا مطالعہ کرکے بنی اسرائیل کے فراڈ کو مسلمان لیڈرز میں چیک کریں تاکہ ہم کسی کے نفسیاتی غلام نہ بن سکیں۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ جبکہ تورات میں ٹن کمانڈ منٹس (10 Commandments)

وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مُعْرِضُونَ۔ (83)	یاد کیجیے، جب ہم نے بنی اسرائیل سے ایگریمنٹ لے لیا تھا: 1. آپ اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہیں کریں گے۔ 2. والدین، رشتے داروں، یتیموں اور مساکین کے ساتھ حسن سلوک کریں گے۔ 3. معاہدہ لیا کہ لوگوں سے اچھی بات ہی کریں گے۔ 4. نماز کا اہتمام کریں گے۔ 5. زکوۃ ادا کرتے رہیں گے۔ پھر آپ میں سے تھوڑے لوگوں کے سوا، آپ سب (اس معاہدے کو) توڑ چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ تبدیلی سے الگ ہو جانے والے لوگ ہی ہیں۔
وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُونَ دِمَاءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُونَ أَنْفُسَكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ ثُمَّ أَقْرَرْتُمْ وَأَنْتُمْ تَشْهَدُونَ۔ (84)	یاد کیجیے، جب ہم نے آپ سے یہی معاہدہ کیا تھا کہ 6. آپس میں قتل نہیں کریں گے۔ 7. اپنے لوگوں کو اپنے شہروں سے جلاوطن نہیں نکالیں گے۔ پھر آپ نے اقرار کیا اور آپ خود اُس کے گواہ بھی ہیں۔

ابھی آپ بائبل میں 10 کمانڈ منٹس کو پڑھ لیجیے اور دیکھیے کہ ان آیات میں تورات کے صرف ان احکامات کا ذکر کیا ہے جن پر مذہبی لیڈرز عمل نہیں کر رہے تھے۔ موجودہ زمانے میں بھی یہی صورتحال بنی اسرائیل اور مسلمانوں میں موجود ہے۔ قرآن مجید کا مقصد یہی ہے کہ اس کا مطالعہ کر کے اس پر عمل کریں تاکہ اپنے فرقوں کے تعصب اور لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر آخرت میں کامیاب ہو سکیں۔

مدینہ منورہ کے بنی اسرائیل نے یہ حرکت کی تھی کہ اوس اور خزرج قبیلوں کی آپس میں جنگ کرواتے تھے۔ ہم یہودیوں کا ایک قبیلہ بنو قریظہ اوس کے ساتھ ہو کر جنگ کرتا جبکہ قینقاع اور بنو نضیر دوسری طرح خزرج قبیلے ساتھ مل کر جنگ کرتے تاکہ وہ اسلحہ بیچ سکیں۔ جو یہودی قیدی ہوتے تو دوسرے یہودی چندہ لے کر اسے آزاد کرنے کا کہتے حالانکہ تورات میں آپس کی جنگ اور قتل حرام تھی۔ یہی حرکتیں ہمارے ہاں بھی موجود ہیں جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔ بہت سے نیک لوگ اس طرح عمل کر رہے ہیں الحمد للہ۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔ٹن کمانڈمنٹس کی نافرمانی

ثُمَّ أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ تَقْتُلُونَ أَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُونَ فَرِيقًا مِنْكُمْ مِنْ دِيَارِهِمْ تَظَاهَرُونَ عَلَيْهِمْ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَإِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَىٰ تُفَادُوهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ إِخْرَاجُهُمْ ۚ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ۔ (85)	پھر یہ آپ لوگ ہی ہیں کہ اپنے ہی ساتھیوں کو قتل کرتے ہیں اور اپنے ہی ایک گروپ کو ان کے شہروں سے جلاوطن کرتے رہے ہیں۔اِس طرح کہ ظلم اور حق تلفی کے ساتھ ان کے خلاف ایک دوسرے کی مدد بھی کرتے ہیں۔ اگر وہ آپ کے پاس قیدی ہو کر آئیں تو (چندے کے ذریعے رقم کما کر) فدیہ دے کر انہیں چھڑاتے بھی ہیں، حالانکہ انہیں جلاوطن کرنا ہی سرے سے آپ کے لیے حرام تھا۔ پھر کیا **آپ کتاب الٰہی کے ایک حصے کو مانتے اور ایک حصے کا انکار کیوں کرتے ہیں؟** آپ میں سے جو یہ کرتے ہیں، ان کی سزا دنیا کی زندگی میں رسوائی کے سوا کچھ نہیں جبکہ قیامت کے دن وہ سخت سے سخت عذاب میں پہنچا دیے جائیں گے۔ (آپ یہی حرکتیں کرتے ہیں)اور جو کچھ آپ کرتے ہیں تو پھراللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے۔
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْحَيَاةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ ۖ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ۔ (86)	یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے آخرت بیچ کر دنیا کی زندگی (کا فنڈ) خرید رہے ہیں،اس لیے اب نہ ان سے عذاب ہی کم ہو گا اور نہ کوئی مدد انہیں پہنچ سکے گی۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔ ٹن کمانڈ منٹس کی نافرمانی

وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ وَقَفَّيْنَا مِنْ بَعْدِهِ بِالرُّسُلِ ۖ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ أَفَكُلَّمَا جَاءَكُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ فَفَرِيقًا كَذَّبْتُمْ وَفَرِيقًا تَقْتُلُونَ. (87)	ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تھی اور اُس کے پیچھے پے در پے اپنے رسول بھیجے تھے۔ پھر مریم کے بیٹے عیسیٰ کو (اِن سب کے بعد) کھلے کھلے پروف دیے اور روح القدس سے ان کی مدد بھی کی تھی (تو جانتے ہیں کہ اُن کے ساتھ آپ کا رویہ کیسا رہا تھا؟) پھر کیا یہی ہوگا کہ جب بھی (ہمارا) رسول اللہ وہ احکامات الٰہی لے کر آپ کے پاس آئیے ہیں جو آپ کے خواہشوں کے خلاف ہیں، تو آپ (اس کے سامنے) تکبر ہی کرتے رہیں گے؟ پھر ایک گروپ (صحابہ) کو جھٹلادیتے ہیں اور ایک گروپ (صحابہ) کو قتل ہی کرتے رہیں گے؟ (1200BC-30CE)

1. میرے حضور تم غیر معبودوں کو نہ ماننا۔
2. تم کسی بھی چیز کی صورت کا خواہ وہ اوپر آسمانوں میں یا نیچے زمین پر یا پانی میں ہو، بت نہ بنانا۔
3. تم خداوند اپنے خدا کا نام **بری نیت** سے نہ لینا کیونکہ جو اس کا نام بری نیت سے لے گا، خدا اسے بے گناہ نہ ٹھہرائے گا۔
4. سبت (ہفتے) کے دن کو یاد سے پاک رکھنا۔ چھ دن تم محنت سے کام کرنا لیکن ساتواں دن خداوند تمہارے خدا کا سبت ہے۔ اس دن نہ تو تم کوئی کام کرنا اور نہ ہی تمہارا بیٹا یا بیٹی، نوکر یا نوکرانی، تمہارے چوپائے اور تمہارے پاس مقیم مسافر کوئی کام کریں۔
5. اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا تاکہ تمہاری عمر اس ملک میں جو خداوند تمہارا خدا تمہیں دیتا ہے، دراز ہو۔
6. تم (کسی کا) **خون** نہ کرنا۔
7. تم **زنا** نہ کرنا۔
8. تم **چوری** نہ کرنا۔
9. تم اپنے پڑوسی کے خلاف **جھوٹی گواہی** نہ دینا۔
10. تم اپنے پڑوسی کے گھر کا **لالچ** نہ کرنا۔ تم اپنے پڑوسی کی بیوی (کے حصول) کا لالچ نہ کرنا اور نہ ہی اس کے غلام یا کنیز کا، نہ اس کے بیل یا گدھے کا اور نہ ہی کسی اور چیز کا۔ (واضح رہے کہ یہاں پڑوسی کا لفظ جرم کی شناعت کو واضح کرنے کے لیے ورنہ یہ جرائم کسی کے خلاف بھی جائز نہ تھے۔) بائبل۔ کتاب خروج 3:17-20

10 Commandments

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر

خداوند نے مجھ سے کہا: "وہ جو چاہتے ہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری طرح کا ایک نبی ان کے لیے بھیج دوں گا وہ نبی تمہارے بھائیوں (یعنی بنی اسماعیل) کے درمیان میں کوئی ایک ہوگا۔ میں اسے وہ سب بتاؤں گا جو اسے کہنا ہوگا اور وہ لوگوں سے وہی کہے گا جو میرا حکم ہوگا۔" (بائبل استثنا 18:18)

یسُوعؑ نے جواب دیا: "اُس مسیح کا نام قابلِ تعریف ہے، کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا جب اُس نے اُس کی رُوح پیدا کی، اور اُسے ملکوتی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا: 'محمدؐ، انتظار کر؛ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت، دُنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں، جن کو میں تجھے تحفے میں دیتا ہوں، یہاں تک کہ جو تجھے مُبارک کہے

Marfat.com

http://s595909773.online-home.ca/KB/Brnabas%20Ki%20Anjeel/WQ.pdf

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر

برناباس کی انجیل ۱۴۴ مسیح کا نام

گا مُبارک ہوگا، اور جو تجھے کوسے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسُول نجات بنا کر بھیجوں گا، اور تیرا کلام سچا ہوگا، یہاں تک کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، پر تیرا دین نہ ٹلے گا۔' سو اُس کا پاک نام محمدؐ ہے۔"

تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا: "اَے خدا، ہمیں اپنا رسُول بھیج؛ اَے محمدؐ، دُنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔"

۹۸ - اور یہ کہہ کر بھیڑ کاہن کے ساتھ اور حاکم، ہیرودیس کے ساتھ، یسُوعؑ اور

حضرت برناباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت پر کتاب لکھی جو "برناباس کی انجیل" کے نام پر مشہور ہے۔ اٹلی میں رومن کیتھولک کی لائبریری میں دریافت ہوئی ہے۔

اس سے یہی کنفرم ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کی اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا دین ایک ہی ہے۔

ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کی تاریخ(2000BC-632CE)

- حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت : عراقی بادشاہ نمرود پر فائنل وارننگ۔۔۔۔ جزاوسزا کے سلسلے کا آغاز اور نمرود پر موت کی سزا
- امت مسلمہ سے متعلق اسی دنیا میں جزاوسزا کا قانون۔۔۔ قوم کی حیثیت سے نیکی پر سپر پاور ہونے کا اجر یا پھر گمراہیوں پر مغلوبیت اور آپس میں ہی ایک دوسرے کو مارنے کی سزا جاری رہی ہے۔

1. **<u>بنی اسرائیل</u>** = کنعان یعنی فلسطین کی طرف دعوت
   - حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہما الصلوۃ والسلام۔۔۔ 2000-1900BC
   - مصر کی طرف دعوت۔۔۔ حضرت یوسف، موسی اور ہارون علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت(1900-1200BC)
   - بنی اسرائیل کے لیے جزا کا عروج۔۔ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کی حکومت اور دعوت(1000-600BC)
   - بنی اسرائیل کے لیے سزا اور زوال۔۔۔ حضرت عزیر، زکریا، یحیی اور عیسی علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت اور وارننگ(600BC-70CE)
2. **<u>بنی اسماعیل</u>** = جزیرہ نما عرب کی طرف دعوت۔۔۔ سعودی عرب، عمان، یمن، عرب امارات، کویت، اردن اور عراق کا علاقہ
   - حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت(2000-1900BC)
     - ✓ بیت اللہ حرم شریف میں حج وعمرہ(2000BC to Now)
     - ✓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرآن مجید کے ذریعے مکہ مکرمہ میں دعوت(609-622CE)
     - ✓ مدینہ منورہ میں ہجرت اور دعوت(622-632CE)
     - ✓ بنی اسرائیل کے لیے مسلسل سزا اور ان پر حضرت عیسی اور محمد رسول اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے ذریعے آخری وارننگ (70-632CE)
     - ✓ بنی اسماعیل کے لیے جزاوسزا کی تاریخ(632CE-Now)جو ان کے اپنے اسکالرز کی کتابوں کا خلاصہ

<u>History: Humanity to Today</u>
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1qBg8D6KnsutiyG16lwLLEePpNqgd_Pbh

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔ تعصب اور تکبر

وَقَالُوا قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَل لَّعَنَهُمُ اللَّهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيلًا مَّا يُؤْمِنُونَ. (88)	انہوں نے کہا: ”ہمارے دلوں پر غلاف (Covered) ہیں۔“ نہیں، بلکہ ان کے اس کفر کی وجہ سے اللہ تعالی نے ان پر لعنت کر دی ہے۔ اس لیے اب یہ کم ہی ایمان لائیں گے۔
وَلَمَّا جَاءَهُمْ كِتَابٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ وَكَانُوا مِن قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُم مَّا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ ۚ فَلَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ. (89)	جب اللہ تعالی کی طرف سے ایک کتاب (قرآن جو تورات کی) ان پیشین گوئیوں کی کنفرمیشن میں اِن کے پاس آئی تاکہ جو پیش گوئیاں ان کے ہاں پہلے ہی موجود ہیں۔ اس سے پہلے یہ (اُسی کے حوالے سے) اپنے دین کا انکار کرنے والوں کے خلاف فتح کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ پھر جب وہ پیش گوئی سچ مچ ان کے پاس آگئی جسے وہ خوب پہچاننے والے ہیں، تب بھی یہ اس کے منکر ہو گئے ہیں۔
بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ أَن يَكْفُرُوا بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ بَغْيًا أَن يُنَزِّلَ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ ۖ فَبَاءُوا بِغَضَبٍ عَلَىٰ غَضَبٍ ۚ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ مُّهِينٌ. (90)	چنانچہ اللہ تعالی کی لعنت ہے ان کفار پر۔ کیا ہی برا عمل ہے جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی زندگی ہی کو بیچ چکے ہیں۔ محض اس ضد میں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے اپنا فضل نازل کرے۔ یہ اس پیش گوئی کا انکار کر دیں جو اللہ تعالی نے نازل کی تھی۔ چنانچہ یہ غضب پر غضب لے بیٹھے ہیں اور (دنیا اور آخرت میں) اِن منکرین کے لیے اب بڑی ذلت کا عذاب موجود ہے۔

حضرت موسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر: خداوند نے مجھ سے کہا: ”وہ جو چاہتے ہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری طرح کا ایک نبی ان کے لیے بھیج دوں گا وہ نبی تمہارے بھائیوں (یعنی بنی اسماعیل) کے درمیان میں کوئی ایک ہو گا۔ میں اسے وہ سب بتاؤں گا جو اسے کہنا ہو گا اور وہ لوگوں سے وہی کہے گا جو میرا حکم ہو گا۔ (بائبل استثنا 18:18)

بنی اسرائیل میں تعصب یہی پیدا ہوا کہ آخری رسول ہماری نسل سے نہیں آئے بلکہ حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی نسل سے ہیں۔ اس لیے انہوں نے کفر اختیار کیا۔ افسوس کہ یہی تعصب ہمارے ہاں بھی فرقہ واریت یا نسل پرستی کی شکل میں موجود ہے۔ اللہ تعالی نے پرانی امت مسلمہ کی غلطیاں قرآن میں شامل کر دیں تاکہ ہم ان غلطیوں سے بچ سکیں۔ اب ہماری مرضی ہے کہ جنت یا انتخاب کریں یا جہنم ؟؟؟

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔ تعصب اور تکبر

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا نُؤْمِنُ بِمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَيَكْفُرُونَ بِمَا وَرَاءَهُ وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِمَا مَعَهُمْ ۗ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُونَ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ مِنْ قَبْلُ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ (91)	جب ان سے اصرار کیا جاتا ہے کہ آپ قرآن مجید پر ایمان لائیں جو اللہ تعالی نے نازل کی ہے تو جواب میں کہتے ہیں کہ ہم تو صرف (تورات) ہی مانتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی ہے اور اس طرح جو کچھ اس کے علاوہ ہے تو اسے صاف انکار کر دیتے ہیں، حالانکہ وہی حق ہے۔ اگرچہ (تورات کی) پیش گوئیاں ان کے ہاں موجود ہیں اور قرآن اس کے مطابق کنفرم کر دیتا ہے۔ ان سے پوچھ لیجیے: "اگر آپ اہل ایمان ہیں تو اس سے پہلے پھر اللہ تعالی کے (اُن) انبیاء کرام کو قتل کیوں کرتے رہے ہیں (جو آپ کی نسل میں پیدا ہوئے تھے؟)"
وَلَقَدْ جَاءَكُمْ مُوسَىٰ بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْ بَعْدِهِ وَأَنْتُمْ ظَالِمُونَ۔ (92)	حقیقت یہ ہے کہ موسیٰ (آپ کی نسل میں ہی تھے اور) آپ کے پاس کھلے ہوئے پروف لے کر تشریف آئے تھے لیکن ان کے پیچھے آپ نے بچھڑے کو خدا بنا لیا اور اس وقت آپ بڑے ظلم کا ارتکاب کر رہے تھے۔
وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّورَ خُذُوا مَا آتَيْنَاكُمْ بِقُوَّةٍ وَاسْمَعُوا ۖ قَالُوا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَأُشْرِبُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ ۚ قُلْ بِئْسَمَا يَأْمُرُكُمْ بِهِ إِيمَانُكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ۔ (93)	یاد کیجیے، جب ہم نے آپ سے معاہدہ کر لیا تھا اور (اس کے لیے ثبوت کے طور پر) طور کو آپ پر اٹھا دیا تھا۔ آپ کو حکم دیا کہ یہ جو کچھ ہم نے (تورات) آپ کو دی ہے، اِسے مضبوطی سے پکڑ لیجیے۔ سنیے (اور مان لیجیے تو آپ کے بزرگوں نے جو رویہ اس کے ساتھ اختیار کیا کہ) انہوں نے (تورات پر) کہا کہ ہم نے سنا اور نہیں مانا۔ ان کے اس کفر کے باعث وہ بچھڑا ان کے دلوں میں بسا دیا گیا تھا۔ اِن سے پوچھ لیجیے: "اگر آپ ایمان لانے والے ہیں تو کیا ہی بری ہیں یہ باتیں، جو آپ کا اپنا ایمان آپ کو سکھا رہا ہے؟"

https://www.google.com/maps/place/Jabal+Mousa/@28.5416094,33.973155,229a,35y,138.89h,74.37t/data=!3m1!1e3!4m6!3m5!1s0x1454855532dfc1cf:0x8f6d107a766ebf7!8m2!3d28.5392576!4d33.9749193!16zL20vMGdxcWM?entry=ttu

طور پہاڑ
وادی
ایمن
Google

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔دنیا پرستی

قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ. (94) وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ. (95)	(اے رسول!) آپ ان سے فرما دیجیے: "اگر آخرت کا گھر جنت اللہ کے نزدیک، سب لوگوں کو چھوڑ کر صرف اور صرف آپ ہی کے لیے خاص ہے تو اپنے مرنے کی دعا کر کے دیکھیے، اگر آپ (اپنے اس دعوے میں) سچے ہیں۔" (آپ دیکھیں گے کہ) اپنے ہاتھوں کی پرفارمنس یہ آگے بھیج چکے ہیں، اس کی وجہ سے یہ کبھی اس مرنے کی دعا کبھی نہیں کریں گے کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ان ظالموں سے خوب واقف ہے۔
وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ عَلَىٰ حَيَاةٍ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا ۚ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ. (96)	انہیں آپ سب سے بڑھ کر موجودہ زندگی کا اتنا لالچ پائیں گے کہ ان (اہل کتاب) لوگوں سے بھی بڑھ کر جنہوں نے شرک کو اپنا مذہب بنایا ہے۔ ان میں سے ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ کاش، وہ 1000 سال زندہ رہے، حالانکہ اگر یہ عمر بھی اسے مل بھی جائے تو پھر بھی وہ اپنے آپ کو اللہ تعالی کے عذاب سے بچا نہ سکے گا۔ جو کچھ یہ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے۔

جب قرآن مجید میں ان کے ذہن اور نیتوں کو اتنا واضح کر دیا تو بنی اسرائیل کے مخلص لوگ متاثر ہونے لگے۔ یہ لوگ ایمان لانے لگے کہ تورات میں پہلے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی موجود ہے۔ اس پر متعصب مذہبی لیڈرز نے بہانہ ایجاد کیا کہ اللہ تعالی نے نبوت ہماری طرف آنی تھی لیکن جبرئیل ہی ہمیں چھوڑ کر دوسری نسل کی طرف چلے گئے ہیں۔ اللہ تعالی نے اس کا جواب انہیں دے دیا اور ان کے مخلص لوگ سچ مچ ایمان لائے جبکہ متعصب لوگ ہی دشمن رہے ہیں۔ اسی بنیاد پر ہم فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ہم لوگ تعصب رکھتے ہیں یا نہیں؟ اگر اس نفسیاتی بیماری تعصب سے بچ جائیں تو ہم پھر ہدایت پر آ جائیں گے۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔ تعصب اور تکبر

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ. (97)	(قرآن ان کے جرم واضح کر رہا ہے، اس لیے وہ جبریل کے دشمن بن گئے ہیں۔ اے رسول!) آپ ان سے فرما دیجیے: ”جو لوگ جبریل کے دشمن ہیں، وہ در حقیقت اللہ تعالی ہی کے دشمن ہیں۔ کیونکہ (جبریل) نے تو اللہ تعالی کے حکم سے ہی قرآن کو آپ کے ذہن پر نازل کیا ہے جبکہ (تورات کی) ان پیش گوئیوں کی تصدیق میں، جو اس سے پہلے ہی موجود ہیں۔ ان لوگوں کے لیے ہدایت اور بشارت کے طور پر جو اہل ایمان ہیں۔“
مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ. (98)	جو لوگ اللہ تعالی، اس کے فرشتوں، اس کے رسولوں بالخصوص جبریل اور میکائیل کے دشمن ہیں تو اللہ تعالی بھی ایسے کفار کا دشمن ہے۔
وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۖ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ. (99)	(اے رسول!) ہم نے آپ کی طرف نہایت واضح دلائل نازل کیے ہیں، اور حقیقت یہ ہے کہ انہیں صرف اس طرح کے نافرمان ہی نہیں مانتے ہیں۔
أَوَكُلَّمَا عَاهَدُوا عَهْدًا نَبَذَهُ فَرِيقٌ مِنْهُمْ ۚ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ. (100)	کیا یہی ہوتا رہے گا کہ یہ جب کوئی ایگریمنٹ سائن کریں گے، ان میں سے ایک گروہ اُسے اٹھا کر پھینک دے گا؟ بلکہ ان میں سے اکثر تو ایمان ہی نہیں رکھتے ہیں۔
وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ. (101)	جب اللہ تعالی کی طرف سے ایک رسول ان پیشین گوئیوں کے مطابق ان کے پاس آ گئے ہیں جبکہ ان کے پاس (پیش گوئیاں تورات میں) موجود ہیں تو یہ اہل کتاب کہ رویہ یہ ہے کہان میں سے ایک گروپ نے اللہ کی اس کتاب کو اس طرح اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دی گویا وہ اسے جانتے ہی نہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔ مفاد پرستی اور جادو ٹونا

وَاتَّبَعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكِ سُلَيْمَانَ ۖ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَٰكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ ۚ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ۖ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ ۚ وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنفَعُهُمْ ۚ وَلَقَدْ عَلِمُوا لَمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ۚ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (102)

(چنانچہ رسول اللہ کو نقصان پہنچانے کے لیے) اس طریقے کو استعمال کرنے لگے جو سلیمان کی حکومت کے نام پر شیاطین پڑھاتے ہیں۔(یہ لوگ جادو ٹونا کو سلیمان کی طرف منسوب کرتے ہیں،) حالانکہ سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا تھا بلکہ اس طرح کے شیاطین نے کفر کیا تھا، جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

یہ لوگ مزید اس (نفسیاتی علوم Phycology) کے پیچھے لگ گئے جو بابل (عراق) میں دو فرشتوں، ہاروت و ماروت پر اتارے گئے حالانکہ وہ دونوں اس وقت تک کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے، جب تک اُسے بتا نہ دیتے کہ ہم تو صرف ایک آزمائش کے طور پر پڑھا رہے ہیں۔ اس لیے آپ لوگ کسی کفر میں نہ جایئے گا۔

یہ لوگ پھر بھی یہ علم اس لیے سیکھتے تھے تاکہ میاں بیوی میں علیحدگی کروا دیں۔ حقیقت یہ تھی کہ اللہ تعالی کی اجازت کے بغیر یہ اسے کسی کا کچھ بھی نقصان نہیں کر سکتے تھے۔ اس کے باوجود وہ علوم سیکھتے تھے جو انہیں کوئی فائدہ نہیں دیتی تھی، بلکہ نقصان ہی پہنچا رہی تھی۔ حالانکہ یہ جانتے تھے کہ جو ان امور کا خریدار ہے تو اسے پھر آخرت میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ کیا ہی برا ہے وہ عمل جس کے بدلے میں انہوں نے اپنی شخصیت تباہ کر چکے ہیں۔ اے کاش، یہ جان لیتے۔

جادو ٹونا تو کفر تھا لیکن بنی اسرائیل نے حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام کے نام پر پراپیگنڈا کرتے رہے تاکہ اسے جائز ثابت کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جادو ٹونا کرنے کی کوشش کی تو اللہ تعالی نے اسے ناکام کر دیا۔ بنیادی طور پر جادو ٹونا کا عمل یہ ہوتا ہے کہ جادو گر، کسی کافر جن سے دوستی کر لیتا ہے۔ اس طرح وہ کافر جن، اپنے دوست جادو گر کو کوئی غلط آئیڈیاز اور طریقہ کار سمجھا دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ جادو گر دوسروں کو کنفیوژ کر کے لوگوں کو اپنا مرید بنا دیتے ہیں۔ اس کی مثالیں موجود ہیں جیسے کسی مرید کو جوس وغیرہ کے ذریعے ایسی میڈیسن پلا دیتے ہیں جس میں مرید بیمار ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنا جادو ٹونا کا عمل کرتے ہیں حالانکہ اپنے مرید کو صحیح میڈیسن لگا کر طبیعت کو ٹھیک کر لیتے ہیں لیکن پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ ہم نے جادو ٹھیک کر دیا ہے۔ اگر کوئی مرید شخص کے بچے پیدا نہیں ہو رہے ہوتے تو پھر اس کی بیگم کو کنفیوژ کر کے پیر، اس کے ساتھ سیکس کر کے اس کے ہاں بچے پیدا کر لیتا ہے۔ اب وہ بچہ اس پیر کا ہوتا ہے لیکن مرید اسے اپنا بچہ سمجھتا ہے۔ جادو کا نفسیاتی علوم سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ وہ سائنس ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔ تعصب اور مفاد پرستی

وَلَوْ أَنَّهُمْ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَمَثُوبَةٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ خَيْرٌ ۖ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ. (103)	اگر یہ لوگ ایمان اور تقویٰ اختیار کر لیتے تو اللہ تعالی کے ہاں جو اجر انہیں ملتا تو وہ (ان کے لیے) کہیں بہتر تھا۔اے کاش! یہ سمجھ لیتے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (104)	اے اہل ایمان! (ان کے پروپیگنڈا سے بچنے کے لیے آپ رسول اللہ کی محفل میں بیٹھیں تو ذو معنی لفظ) 'رَاعِنَا' (رعایت فرمائیے) نہ کہیے گا بلکہ 'أَنْظُرْنَا' (پلیز ہمیں دیکھیے) کہہ دیا کریں۔ پھر جو کچھ کہا جائے تو اسے توجہ سے سن لیا کریں۔ اس بات کو یاد رکھیے گا کہ ان کفار کے لیے دردناک عذاب ہے۔
مَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ. (105)	اہل کتاب ہوں یا مشرکین، اِن میں سے جن لوگوں نے کفر کیا ہے، وہ نہیں چاہتے کہ آپ کے رب کی طرف سے کوئی اچھائی آپ پر نازل کی جائے۔ حالانکہ اللہ تعالی جسے چاہتا ہے، اپنی رحمت کے لیے خاص کرلیتا ہے لیکن (وہ نہیں جانتے کہ) اللہ تعالی بڑی عنایت فرمانے والا ہے۔

بنی اسرائیل لفظ راعنا کو تھوڑا سا معنی جگت کے طور پر استعمال کرنے لگے تو اللہ تعالی نے اس لفظ کو تبدیل کر دیا تاکہ کوئی شخص بدتمیزی نہ کر سکے۔ تورات سے قرآن میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں آئی بلکہ معمولی سی تبدیلی کی جیسے ہفتے میں عبادت کے ایک دن کو صرف جمعہ کی نماز کے ساتھ کچھ منٹ کے لیے تربیت کر دی ہے۔ بنی اسرائیل کو لمبی عبادت و تربیت اس لیے دی کہ وہ تعصب رکھتے تھے جبکہ ہمیں اس کا ٹائم کم کر دیا۔

اہل کتاب کو تعصب اس پر تھا کہ وہ ان پڑھ عربوں کو متاثر کرتے تھے کہ ہم بڑے پڑھے لکھے ہیں اور ہم اللہ تعالی پیاری امت ہے چنانچہ وہ معاشی فائدہ حاصل کرتے تھے۔ جب انہیں معلوم ہوا کہ اب آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعلق بنی اسماعیل عرب قوم سے ہے تو ان میں حسد پیدا ہوا کہ اب ہم ان پڑھ لوگوں کو بے وقوف نہیں کر سکیں گے۔ اس لیے وہ سازش کرتے رہے لیکن ناکام رہے۔ اب امت مسلمہ پیدا ہوئی تو ان پر ذمہ داری ہو گئی کہ وہ دیگر اقوام میں اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیں۔ اب امت مسلمہ جب قرآن مجید کا مطالعہ کر کے عمل کرتی رہی تو یہی سپر پاور بن گئے لیکن جب انہوں نے قرآن مجید کا مطالعہ چھوڑ دیا تو پھر وہ زوال اختیار کرنے لگے۔

بسورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔اہل ایمان کی تربیت میں وارننگ

مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا أَوْ مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (106)	(انہیں اعتراض ہے کہ تورات کی شریعت میں ہم کوئی تبدیلی کیوں کر رہے ہیں؟ آپ انہیں سمجھا دیجیے کہ) ہم جو آیت بھی منسوخ کر لیتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں، (قرآن میں) اس حکم کی جگہ، اس سے بہتر یا اس جیسا کوئی دوسرا حکم دے دیتے ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے، کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے؟
أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَمَا لَكُم مِّن دُونِ اللَّهِ مِن وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ. (107)	کیا آپ نہیں جانتے کہ زمین اور آسمانوں کی حکومت اللہ تعالی ہی کے لیے ہے؟ (پھر آپ کیسے اعتراض کر سکتے ہیں جبکہ) اللہ تعالی کے سوا آپ کے لیے (اصل لیول کا) کوئی دوست نہیں ہے اور نہ ہی کوئی مددگار۔
أَمْ تُرِيدُونَ أَن تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَىٰ مِن قَبْلُ ۗ وَمَن يَتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ. (108)	کیا آپ بھی اپنے رسول سے اسی طرح اعتراض کر سکیں گے، جس طرح کے (طنز کی طرح سوالات) اس سے پہلے موسیٰ سے پوچھتے رہے تھے؟ جس نے ایمان کے بدلے میں کفر کا انتخاب کر لیا تو پھر وہ سیدھی راہ سے بھٹک گیا۔

تورات میں اللہ تعالی کے جو احکامات 10 کمانڈمنٹس میں ہیں تو اس میں کوئی فرق قرآن مجید میں نہیں ہے۔ معمولی سی تبدیلی صرف یہ ہوئی کہ ہفتے میں ایک پورا دن عبادت اور تربیت کے لیے خاص کر دیا تھا لیکن اب اللہ تعالی نے اسے صرف چند منٹ کے لیے کر دیا جو ہم جمعہ میں ادا کرتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ بنی اسرائیل کو گمراہیوں سے بچانے کے لیے ایک دن کی تربیت کا حکم دیا تھا۔ اب یہ حکم نئی امت مسلمہ کو مختصر کر دیا کیونکہ اللہ تعالی جانتا تھا کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد ایمان لائے گی۔

مدینہ منورہ میں جو عرب ایمان لا رہے تھے تو بنی اسرائیل کی کوشش تھی کہ وہ اپنے فرقے میں شامل کر سکیں۔ اللہ تعالی نے ان نئے اہل ایمان کی تربیت کر دی تا کہ وہ اہل کتاب سے متاثر نہ ہو سکیں۔ قرآن مجید میں اسے اس لیے رکھا ہے تا کہ ہمارے ہاں یہ کنفیوژن ختم رہے۔ موجودہ زمانے میں مختلف فرقوں کے لوگ یہی دعوی کرتے ہیں کہ جنت میں ہمارے فرقے کے لوگ ہی شامل ہو سکتے ہیں، اس لیے ہمارے اس فرقے میں آ جائیں۔ اللہ تعالی نے یہ آیت اس لیے ہمارے لیے واضح کر دی کہ اللہ تعالی ہر انسان کو اس کی پرفارمنس کے لحاظ سے جنت پہنچا دے گا۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔اہل ایمان کی تربیت میں وارننگ

وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُمْ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۖ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (109)	بہت سے اہل کتاب محض اپنے ذہن کے حسد کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ آپ کو ایمان لانے کے بعد آپ کو کفر کی طرف واپس لے سکیں حالانکہ حق ان پر اچھی طرح واضح ہو چکا ہے۔ اس لیے آپ ان سے درگذر اور نظر انداز کر دیجیے، یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنا فائنل فیصلہ (سورۃ التوبہ) پہنچادے۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔
وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِنْدَ اللَّهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (110)	(ان کے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لیے) نماز کا اہتمام رکھیے اور زکوۃ ادا کرتے رہیے۔ (یاد رکھیے کہ جو نیکی بھی آپ اپنے لیے (آخرت کی انوسٹمنٹ) آگے بھیجیں گے، اسے آپ اللہ تعالی کے ہاں پا لیں گے۔ اِس میں شبہ نہیں کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں، اللہ تعالی اسے نوٹ کر رہا ہے۔
وَقَالُوا لَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ. (111)	یہ کہتے ہیں کہ کوئی شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا، جب تک وہ یہودی یا عیسائی نہ ہو جائے۔ یہ انہوں نے محض خواہشات ہی کو حقیقت سمجھ بیٹھے ہیں۔ آپ ان سے فرما دیجیے کہ آپ اگر سچے ہیں تو پھر اپنی کوئی دلیل پیش کر لیجیے؟
بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِنْدَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (112)	ہاں، یہ ضرور ہے کہ جن لوگوں نے اپنی شخصیت کو اللہ تعالی کے سپرد کر دیا، تو وہ اچھی طرح سے عمل کرنے والے ہیں۔ ان کے لیے ان کا رزلٹ انہی کے رب کے ہاں محفوظ ہے۔ چنانچہ ان کے لیے وہاں نہ تو کوئی اندیشہ (Risk) ہے اور نہ ہی وہ کبھی غمزدہ (Grief) ہوں گے۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔مذہبی تعصب

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللَّهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ. (113)	یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی کی کوئی بنیاد نہیں ہے جبکہ عیسائی کہتے ہیں کہ یہودیوں کی کوئی بنیاد نہیں ہے حالانکہ دونوں اللہ تعالی کتاب (تورات، زبور اور انجیل) کی تلاوت کرتے ہیں۔ اسی طرح بالکل انہی کی سی بات ان لوگوں نے بھی کہی جو (اللہ تعالی کی کتاب کا) کوئی علم نہیں رکھتے۔ چنانچہ اب اللہ تعالی اِن کے درمیان قیامت کے دن ہی اس معاملے کا فیصلہ کرے گا جس میں یہ جھگڑ رہے ہیں۔
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا ۚ أُولَٰئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ أَن يَدْخُلُوهَا إِلَّا خَائِفِينَ ۚ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ. (114)	(فرقہ واریت کی بنیاد پر اپنے انہی اختلافات کی وجہ سے یہ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کو ویران کرتے رہے ہیں۔) اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ تعالی کی عبادت گاہوں میں اس بات سے منع کرے کہ وہاں اس رب کا نام لیا جائے جبکہ ان عبادت گاہوں کی ویرانی کے درپے ہوں؟ ان کے لیے اس کے سوا کچھ معقول رویہ نہ تھا کہ اِن (مساجد) میں جائیں تو اللہ تعالی کی وارننگ کو سوچتے ہوئے جائیں۔ (لیکن انہوں نے سرکشی اختیار کی تو اب)ان کے لیے دنیا میں بھی ذلت ہے اور قیامت میں بھی ایک بڑا عذاب ان کا منتظر ہے۔

اہل کتاب، نئے اہل ایمان کو متاثر کرنے کے لیے بڑے علمی طریقے سے قرآن مجید کے خلاف اعتراضات کا پراپیگنڈا کرتے تھے۔ اس لیے اللہ تعالی نے نئے اہل ایمان کی تربیت کرتے ہوئے غلط فہمیوں کو دور کر دیا۔ بنی اسرائیل میں فرقہ واریت کی بیماری پیدا ہوئی تو یہودی اور عیسائی فرقے بن کر مذہب بن گئے۔ اس کے بعد وہ ایک دوسرے کو بھی اعتراضات کرتے ہوئے اپنے آپ کو جنت کا مالک کہلاتے تھے۔ وہ اللہ تعالی کی کتاب تورات میں دلیل بالکل پیش نہیں کر سکتے تھے حالانکہ دونوں ہی اس پر ایمان کا دعوی کرتے ہیں۔ بالکل یہی بیماری مسلمانوں کے ہاں بھی بعد میں پیدا ہوئی جس میں فرقہ واریت کرتے ہوئے الگ فرقے بناتے رہے۔ وہ بھی قرآن مجید سے کوئی لاجیکل دلیل پیش نہیں کر سکے ہیں بلکہ تاریخی جعلی کہانیاں ہی پیش کرتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ مسجدوں پر خود کش حملے کرتے ہیں کہ وہ مسجد دوسرے فرقے کی ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اس لیے سامنے کر دیا تاکہ ہم ان غلطیوں سے بچ سکیں۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔مذہبی تعصب، شرک و بدعت

وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. (115)	(یہ اِس لیے ہوا کہ اِن میں سے کسی نے مسجد اقصی کے ایسٹرن وال کو قبلہ عیسائیوں نے قرار دیا اور یہودیوں نے مسجد اقصی کے وسٹرن وال کو) اور حق یہ ہے کہ مشرق و مغرب، سب اللہ تعالی ہی کے لیے ہیں۔ لہٰذا آپ جدھر بھی رخ کریں گے ،وہیں اللہ تعالی کا رخ ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالی بڑی گنجائش والا ہے اور گہرے علم کا مالک ہے۔
وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۗ سُبْحَانَهُ ۖ بَل لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ كُلٌّ لَّهُ قَانِتُونَ. (116)	انہوں نے یہ بھی ایجاد کیا کہ اللہ تعالی کی اولاد ہے حالانکہ وہ ان (احمقانہ) آئیڈیاز سے پاک ہے۔ بلکہ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب کچھ اسی رب ہی کا ہے اور وہ سب اللہ تعالی کا حکم مانتے ہیں۔
بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۖ وَإِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ. (117)	زمین اور آسمانوں کو وہی عدم سے وجود میں لانے والا اللہ تعالی ہے اور جب کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے لیے صرف یہی کہتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ سب کچھ ہو جاتا ہے۔

شخصیت پرستی کی بنیاد پر فرقے ایجاد ہوئے۔ پہلے ہندومت اور بدھ مت میں اوتار کا تصور ایجاد ہوا کہ خدا، انسان کی شکل میں آ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ پرانے نیک لوگ جیسے رام اور گوتم بدھ کے مجسموں کی پوجا کرتے ہیں۔ اہل کتاب اپنے ٹائم کے نبی کو خدا کا بیٹا قرار دے کر ان کا مجسمہ یا تصاویر کی پوجا کرنے لگے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ چرچ میں بہت سی تصاویر بلکہ بعض سینٹ حضرات کی کھوپڑیاں بھی نظر آئیں گی۔

جب یہ مسلمان ہوئے تو وہی پرانی عادت جسے ہم شخصیت پرستی کہتے ہیں تو انہوں نے ایجاد کیں۔ مسلمان مجسمہ تو نہیں بنایا لیکن انہوں نے اپنی پسندیدہ شخصیت کی قبر پر مزار بنانے لگے اور ایک دوسرے کی مسجدوں میں بمباری کرتے رہے ہیں۔ عیسائی اور یہودی جنگوں کی مثالیں پوری تاریخ میں ہیں اور یہی شکل مسلمانوں نے بھی کر دی ہے۔ جو مسلمان قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں تو پھر وہ ان حرکتوں سے بچ جاتے ہیں۔

یروشلم میں مشرق میں عیسائیوں کا قبلہ اور مغرب میں یہودیوں کا قبلہ

https://www.google.com/maps/@31.7740306,35.2364759,308a,35y,352.09h,49.07t/data=!3m1!1e3?entry=ttu&g_ep=EgoyMDI2MDEyOC4wIKXMDSoKLDEwMDc5MjA2OUgBUAM%3D

اسے آپ ابھی دیکھ سکتے ہیں کہ یہودی لوگ مسجد اقصی کے بالکل ساتھ ہی وسٹرن وال پر عبادت کرتے ہیں جبکہ عیسائی حضرات ایسٹرن وال پر ان کے چرچ موجود ہیں بلکہ اپنے بزرگوں کے نام پر مزارات بھی یروشلم میں بنائے ہوئے ہیں۔ ان کی تاریخ میں آپ پڑھ سکتے ہیں کہ عیسائی اور یہودی آپس میں ایک دوسرے سے جنگیں کرتے رہے ہیں۔یہی حرکتیں مسلمانوں کے مختلف فرقوں نے بھی ایجاد کر دی ہیں۔ ہدایت یہی ہے کہ قرآن مجید کا مطالعہ کریں تو وہ فرقہ واریت سے بچ سکتے ہیں۔ مسجد اقصی حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام نے بنائی تھی اور اس کا رخ مکہ مکرمہ کی طرف ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کا رویہ۔۔۔مذہبی تعصب

وَقَالَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ لَوْلَا يُكَلِّمُنَا اللَّهُ أَوْ تَأْتِينَا آيَةٌ ۗ كَذَٰلِكَ قَالَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۘ تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ ۗ قَدْ بَيَّنَّا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ. (118)	اسی طرح ان ان پڑھ لوگوں نے بھی کہا کہ اللہ تعالی ہم سے (براہ راست) کیوں گفتگو نہیں کرتا یا ہمارے پاس کوئی واضح معجزہ کیوں نہیں آتا؟ بالکل اسی طرح پرانے زمانے کے لوگ گزرے ہیں تو انہوں نے بھی ایسا ہی مطالبہ کیا تھا۔ ان سب کے دل ایک سے ملتے جلتے ہیں۔ہم نے اپنے (سائنسی) ثبوت، ہر لحاظ سے لاجیکل لوگوں کے لیے واضح کر دیے ہیں۔ (لہٰذا آپ کو معجزے کی ضرورت نہیں ہے۔)
إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا ۖ وَلَا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ. (119)	(اے رسول!) ہم نے آپ کو حق کے ساتھ اس لیے بھیجا ہے تاکہ ویلکم کامیابی اور ناکامی کی وارننگ کر سکیں۔ آپ سے ان جہنم والوں کے بارے میں ہر گز کوئی ذمہ داری نہیں ہو گی۔
وَلَنْ تَرْضَىٰ عَنْكَ الْيَهُودُ وَلَا النَّصَارَىٰ حَتَّىٰ تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۗ قُلْ إِنَّ هُدَى اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ ۗ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ بَعْدَ الَّذِي جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ. (120)	یہ یہود و نصاریٰ آپ سے ہر گز راضی نہیں ہوں گے، جب تک آپ ان کا مذہب اختیار نہ کر لیں۔ (لہٰذا) آپ فرما دیجیے کہ اللہ تعالی کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔ جو علم آپ کے پاس آ چکا ہے، اس کے بعد اگر آپ انہی کی خواہشوں کی پیروی کریں گے تو پھر اللہ تعالی کے مقابلے میں آپ کا کوئی دوست اور مددگار نہیں ہو گا۔
الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ. (121)	وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی اور ان کا معاملہ یہ رہا کہ وہ اس کی تلاوت کا حق (نیک عمل) ادا کرتے رہے، وہی اس (ہدایت) پر ایمان لائیں گے اور جو لوگ اس کے منکر ہوں گے تو وہی اصل میں نقصان اٹھانے والے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- ❑ آیات 1-39: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔عہد رسالت سے متعلق
- ❑ آیات 40-123: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب بنی اسرائیل) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعوت۔۔۔بنی اسرائیل کی تاریخ اور اس میں جزا و سزا کا قانون
- ❑ آیات 124-163: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ (Appointment Letter) اور بنی اسرائیل کی تنسیخ (Termination)
- ❑ آیات 163-286: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (Policies, Procedures & Job Description)
  - ✓ اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت، ایمان اور اس کے نتائج
  - ✓ بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب
  - ✓ خورونوش کا قانون اور تعمیر شخصیت کی بنیاد
  - ✓ قصاص اور خون بہا، وصیت، قبضہ، فراڈ اور کرپشن
  - ✓ عبادت کا طریقہ کار۔۔۔عمرہ، حج اور جہاد اور بدعتوں سے بچاؤ
  - ✓ سوشل اسٹڈیز سے متعلق احکامات۔۔۔خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون
  - ✓ دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی احکامات
  - ✓ سورۃ البقرۃ کا اختتام
- ❑ سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران (1,2,3) کا مکمل موضوع

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

ورۃ البقرۃ2: بنی اسرائیل کی ذمہ داری کی جاب ٹرمی نیشن(Job Termination)اور وجوہات

يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اذْكُرُوا نِعْمَتِيَ الَّتِي أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ. (122)	اے بنی اسرائیل! میری اس نعمت کو یاد کر لیجیے جو میں نے آپ پر کی تھی کہ میں نے آپ کو دنیا والوں پر (دعوت کی ذمہ داری کی) فضیلت دی تھی۔
وَاتَّقُوا يَوْمًا لَا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئًا وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ. (123)	چنانچہ (آپ کی پرفارمنس والے رزلٹ کے) اس دن سے ڈریں، جب کوئی کسی کے کچھ بھی کام نہ آ سکے گا، نہ اس سے کوئی بدلہ قبول کیا جائے گا، نہ اسے کوئی سفارش نفع دے گی اور نہ لوگوں کو کوئی مدد ہی مل سکے گی۔
وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي قَالَ لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ. (124)	یاد کیجیے، جب ابراہیم کو ان کے رب نے چند امتحانات میں آزمایا تو انہوں نے کامیابی سے مکمل کر لیا۔ تب انہیں فرمایا: "میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ لوگوں کا دینی عالم بناؤں گا۔" عرض کیا: "کیا میری اولاد میں سے بھی ہو گا؟" تو فرمایا: "میرا یہ معاہدہ ان میں سے ظالموں سے متعلق نہیں ہے۔"

اہل کتاب کے تمام لوگ بالخصوص یہودی، عیسائی اور مسلمان حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امت ہے۔ سب لوگ اپنے آپ کو جنت کا مالک سمجھتے ہیں لیکن اللہ تعالی نے فائنل وارننگ میں بتا دیا کہ دین کی دعوت کے ذمہ دار وہی لوگ ہیں جو تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان لائیں اور قرآن مجید کی پیروی کرتے ہوئے دعوت پہنچا سکیں۔ باقی جب جعلی مذہبی لیڈر ہوں گے۔ ان کی کوئی دینی حیثیت نہیں ہے بلکہ صرف اور صرف انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہی کی اہمیت ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہو گئی۔ اب جو بھی عالم ہیں تو وہ صرف ریسرچرز کی حیثیت رکھتے ہیں ورنہ دین میں کسی کو کوئی اسپیشل حیثیت نہیں ہے۔

سورة البقرة 2: بنی اسرائیل کی ذمہ داری کی جاب ٹرمی نیشن (Job Termination) اور وجوہات

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ۖ وَعَهِدْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ أَن طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِينَ وَالْعَاكِفِينَ وَالرُّكَّعِ السُّجُودِ. (125)	یاد کیجیے، جب ہم نے (سرزمین عرب میں) اس بیت الحرام کو لوگوں کی اسپیشل لوکیشن اور ان کے لیے پناہ کی جگہ قرار دیا تو حکم دیا کہ ابراہیم کے اس قیام گاہ میں نماز کی ایک جگہ طے کر لیجیے۔ ابراہیم و اسماعیل کو پابند کر دیا کہ میرے اس گھر کو ان لوگوں کے لیے پاک رکھیے جو (اس میں) طواف، اعتکاف اور رکوع وسجدہ کرنے کے لیے آیا کریں۔
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا بَلَدًا آمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ مَنْ آمَنَ مِنْهُم بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ قَالَ وَمَن كَفَرَ فَأُمَتِّعُهُ قَلِيلًا ثُمَّ أَضْطَرُّهُ إِلَىٰ عَذَابِ النَّارِ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ. (126)	یاد کیجیے، جب ابراہیم نے دعا کی: "اے میرے رب! اِس شہر (مکہ مکرمہ) کو امن کا شہر بنا دیجیے اور اس کے مخلص لوگوں میں سے جو اللہ اور قیامت کو ماننے والے ہوں، انہیں پیداوار کا رزق عطا فرمادیجیے۔" (اللہ تعالی نے) فرمایا: "یقیناً عنایت کر رہا ہوں بلکہ جو منکر ہیں، چند روز کے لیے فائدہ اٹھانے کی مہلت تو میں انہیں بھی دوں گا، پھر انہیں جہنم کے عذاب میں پکڑ لوں گا کیونکہ وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔"

بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دونوں ہی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی نسل سے ہیں اور ان کی دعوت جن لوگوں تک پہنچی ہے تو وہ سب امت مسلمہ میں رہے ہیں۔ جو لوگ بھی تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی پیروی کرتے ہیں تو وہ ہدایت پر ہیں لیکن جو کسی ایک نبی کا انکار کریں تو وہ گمراہی میں آچکے ہیں۔ ابھی آپ دیکھیے کہ بنی اسرائیل کے نبی حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام نے جو مسجد اقصی یروشلم میں بنائی تو اس کا قبلہ بھی مکہ مکرمہ کی طرف ہے۔

ورة البقرة 2: بنی اسرائیل کی ذمہ داری کی جاب ٹرمی نیشن (Job Termination) اور وجوہات

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ۖ إِنَّكَ أَنتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ.(127)	یاد کیجیے،جب ابراہیم اور اسماعیل اس گھر (کعبہ) کی بنیادیں (Around 2000BC Construction) اٹھا رہے تھے۔ (اس وقت ان کے لبوں پر التجا تھی کہ) ”اے رب! آپ ہماری طرف سے یہ دعا قبول فرمالیجیے۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ ہی سننے اور جاننے والے ہیں۔“
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۖ إِنَّكَ أَنتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ.(128)	”اے ہمارے رب! ہم دونوں کو تو اپنا فرمانبردار بنادیجیے، ہماری اولاد سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت اٹھا دیجیے، ہمیں ہماری عبادت کے طریقے بتا دیجیے اور ہم پر عنایت فرما دیجیے۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ ہی بڑے عنایت کرنے والے اور رحم فرمانے والے ہیں۔“
رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ۚ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.(129)	”اے ہمارے رب! انہی میں سے تو ان کے اندر ایک رسول اٹھا دیجیے گا جو آپ کی آیات انہیں سنائیں، انہیں شریعت اور حکمت سکھالیں اور اس طرح انہیں پاکیزہ بنالیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ ہی بڑے زبردست اور بڑی حکمت کے مالک ہیں۔“
وَمَن يَرْغَبُ عَن مِّلَّةِ إِبْرَاهِيمَ إِلَّا مَن سَفِهَ نَفْسَهُ ۚ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنَاهُ فِي الدُّنْيَا ۖ وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ الصَّالِحِينَ. (130)	ابراہیم کے دین سے کون ہے جو انحراف کرے؟ ہاں، وہی جو اپنے آپ کو حماقت ہی میں مبتلا کر لے۔ہم نے اس دنیا میں بھی اپنے لیے سپیشلسٹ کیا تھا، اور قیامت میں بھی وہ نیک ترین میں سے ہوں گے۔

تصویر1CE

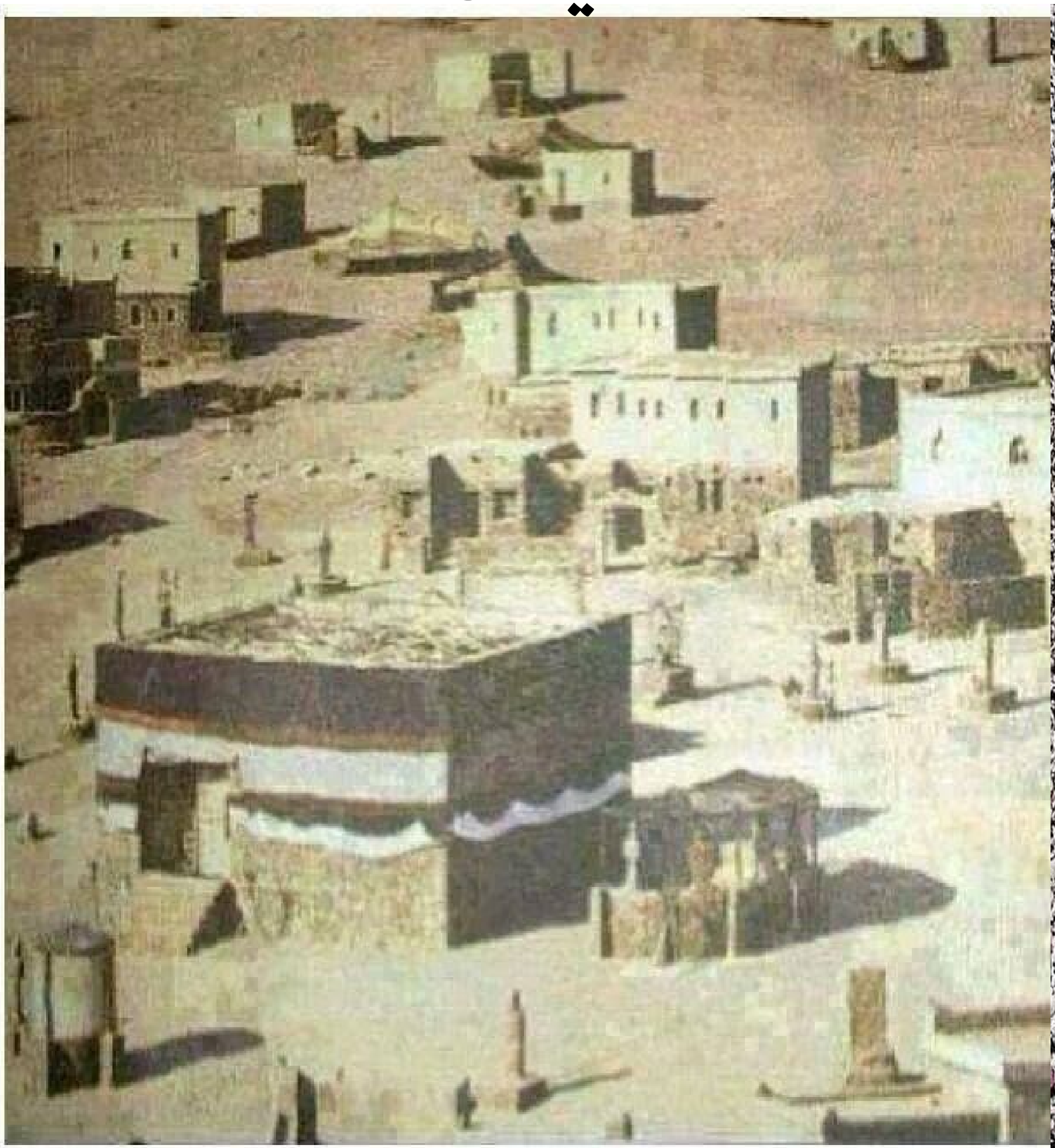

تصویر 2024CE

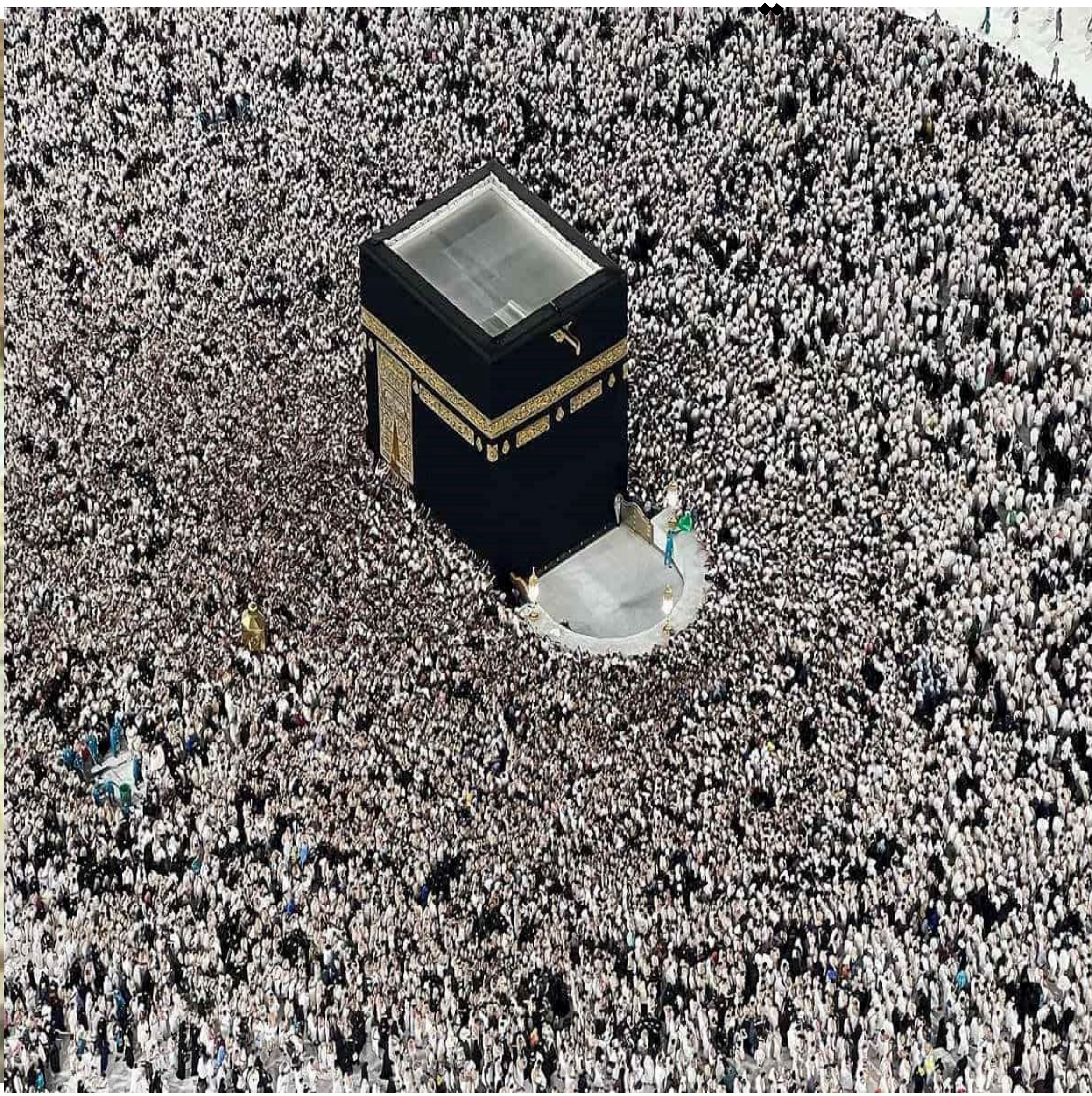

ورة البقرة2: بنی اسرائیل کی ذمہ داری کی جاب ٹرمی نیشن (Job Termination) اور وجوہات

إِذْ قَالَ لَهُ رَبُّهُ أَسْلِمْ ۖ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ. (131)	(وہی ابراہیم کہ) جب ان کے رب نے انہیں حکم دیا کہ "اپنے آپ کو اللہ کے حضور سرنڈر کر دیجیے۔" انہوں نے فوراً عرض کیا: "میں نے اپنے آپ کو رب عالم کے حضور سرنڈر کر دیا ہے۔"
وَوَصَّىٰ بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. (132)	اسی دین کی نصیحت ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو دی تھی اور بالکل یہی نصیحت یعقوب (اسرائیل) نے بھی کی تھی۔ (انہوں نے فرمایا:) "میری اولاد! اللہ تعالی نے یہی دین آپ کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ اس لیے اب موت کے وقت تک آپ ہر حال میں مسلمان (اللہ تعالی کے حضور سرنڈر) ہی رہنا ہے۔"
أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ مَا تَعْبُدُونَ مِنْ بَعْدِي قَالُوا نَعْبُدُ إِلَٰهَكَ وَإِلَٰهَ آبَائِكَ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ إِلَٰهًا وَاحِدًا وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ. (133)	پھر کیا آپ لوگ اس وقت موجود تھے، جب یعقوب اس دنیا سے رخصت ہو رہے تھے تو اس وقت جب انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا: "آپ میرے بعد کس کی عبادت کریں گے؟" انہوں نے جواب دیا: "ہم اسی ایک خدا کی عبادت کریں گے جو آپ کا رب ہے اور آپ کے باپ دادوں ابراہیم، اسمٰعیل اور اسحٰق کا رب ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔"

لفظ مسلمان کا معنی ہے کہ اللہ تعالی کے حضور سرنڈر کر دے۔ بالکل یہی لفظ عبرانی زبان میں اسرائیل ہے جو معنی اللہ تعالی کے حضور سرنڈر کرنے والا۔ یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کا ٹائٹل یہی اسرائیل تھا، تو ان کی اولاد اور امت نے اپنا نام بنی اسرائیل طے کر دیا۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو ذمہ داری دی گئی کہ وہ عرب ممالک میں اللہ تعالی کا پیغام پہنچائیں۔ آپ کا تعلق عراق سے تھا لیکن جب ان کے دونوں بیٹے اسحاق اور اسماعیل علیہما الصلوۃ والسلام نبی ہوئے تو پھر وہی ذمہ داری جاری رہی۔ حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام نے عرب قبائل میں اللہ تعالی کا پیغام پہنچایا اور وہ سب کعبہ میں جا کر عبادت کرتے رہے۔ حضرت اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام کی ذمہ داری فلسطین میں اللہ تعالی کا پیغام پہنچائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان کے بیٹے یعقوب اور پھر ان کے بیٹے یوسف علیہما الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالی کا پیغام فلسطین سے مصر اور دیگر افریقہ میں پہنچاتے رہے۔ اس کے ساتھ یہی پیغام عراق، ترکی، ایران اور انڈیا تک پھیلتا رہا۔ اسی کو ہم ابراہیمی ملینیم (2000-1000BC) کہتے ہیں جس میں اللہ تعالی کا پیغام تمام انسانوں تک پہنچ گیا۔ جب بنی اسرائیل سپر پاور بنے تو انہوں نے یہی پیغام ہر طرف پہنچاتے رہے۔ اس کے بعد بنی اسماعیل کو ذمہ داری رہی کہ وہ دیگر انسانوں تک ایمان اور نیکی کی دعوت دیگر انسانوں تک پہنچاتے رہیں۔

ابراہیمی ملینیم (2000-1000BC)

ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امت کی تاریخ(2000BC-632CE)

- حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت : عراقی بادشاہ نمرود پر فائنل وارننگ۔۔۔۔۔ جزاوسزا کے سلسلے کا آغاز اور نمرود پر موت کی سزا
- امت مسلمہ سے متعلق اسی دنیا میں جزاوسزا کا قانون۔۔۔ قوم کی حیثیت سے نیکی پر سپر پاور ہونے کا اجر یا پھر گمراہیوں پر مغلوبیت اور آپس میں ہی ایک دوسرے کو مارنے کی سزا جاری رہی ہے۔

1. **بنی اسرائیل** = کنعان یعنی فلسطین کی طرف دعوت
   - حضرت اسحاق اور حضرت یعقوب علیہما الصلوۃ والسلام۔۔۔ 2000-1900BC
   - مصر کی طرف دعوت۔۔۔ حضرت یوسف، موسی اور ہارون علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت(1900-1200BC)
   - بنی اسرائیل کے لیے جزا کا عروج۔۔ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کی حکومت اور دعوت(1000-600BC)
   - بنی اسرائیل کے لیے سزا اور زوال۔۔۔ حضرت عزیر، زکریا، یحیی اور عیسی علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت اور وارننگ(600BC-70CE)
2. **بنی اسماعیل** = جزیرہ نما عرب کی طرف دعوت۔۔۔ سعودی عرب، عمان، یمن، عرب امارات، کویت، اردن اور عراق کا علاقہ
   - حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت(2000-1900BC)
     - ✓ بیت اللہ حرم شریف میں حج و عمرہ(2000BC to Now)
     - ✓ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرآن مجید کے ذریعے مکہ مکرمہ میں دعوت(609-622CE)
     - ✓ مدینہ منورہ میں ہجرت اور دعوت(622-632CE)
     - ✓ بنی اسرائیل کے لیے مسلسل سزا اور ان پر حضرت عیسی اور محمد رسول اللہ علیہما الصلوۃ والسلام کے ذریعے آخری وارننگ (70-632CE)
     - ✓ بنی اسماعیل کے لیے جزاوسزا کی تاریخ(632CE-Now)جو ان کے اپنے اسکالرز کی کتابوں کا خلاصہ

History: Humanity to Today
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1qBg8D6KnsutiyG16lwLLEePpNqgd_Pbh

ورۃ البقرۃ 2: بنی اسرائیل کی ذمہ داری کی جاب ٹرمی نیشن (Job Termination) اور وجوہات

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ.(134)	یہ ایک گروپ تھا جو گزر گیا۔ ان (کی وہی ذمہ داری) ہے جو انہوں نے کی اور آپ کی (ذمہ داری) ہے جو آپ کر رہے ہیں۔ آپ سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ وہ پرانے لوگ کیا کرتے تھے؟
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ وَقَالُوا كُونُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ تَهْتَدُوا ۗ قُلْ بَلْ مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ. (135)	قدیم امت تو گزر گئی لیکن موجودہ لوگوں کا اصرار ہے کہ صرف یہودی یا عیسائی بنو تو ہدایت پاؤ گے۔ ان سے فرما دیجیے: "بلکہ آپ ابراہیم کا دین اختیار کر لیجیے جو (اپنے رب کے لیے) بالکل یکسو تھے اور وہ مشرکین میں سے نہیں تھے۔"
قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ. (136)	(اہل ایمان !) ان سے کہہ دیجیے کہ ہم اللہ تعالی اور اللہ کی کتاب پر ایمان لائے جو ہماری طرف نازل کی گئی۔ جو کتابیں ابراہیم، اسماعیل، اسحق ،یعقوب، ان کی اولاد، موسیٰ، عیسیٰ اور دیگر تمام انبیاء کرام کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھیں، ہم ان میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں سمجھتے ہیں۔ (یہ سب اللہ کے انبیاء ہیں) اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔
فَإِنْ آمَنُوا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهِ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا هُمْ فِي شِقَاقٍ ۖ فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. (137)	پھر اگر وہ اس طرح مان لیں، جس طرح آپ نے مانا ہے تو سیدھی راہ پر آگئے اور اگر منہ پھیر لیں تو وہی ضد پر ہیں۔ چنانچہ اِن کے مقابلے میں (اے رسول!) اللہ تعالی آپ کے لیے کافی ہے کیونکہ وہی سننے اور علم کا مالک ہے۔

ورۃ البقرۃ2: بنی اسرائیل کی ذمہ داری کی جاب ٹرمی نیشن(Job Termination)اور وجوہات

صِبْغَةَ اللَّهِ ۖ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنَ اللَّهِ صِبْغَةً ۖ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ. (138)	(اے رسول! آپ فرما دیجیے کہ) اللہ تعالی کا یہ رنگ اختیار کر لیجیے۔ اللہ کے رنگ سے کس کا رنگ بہتر ہے اور (کہہ دیجیے کہ) ہم تو (ہر حال میں) اسی رب کی عبادت کرتے ہیں۔
قُلْ أَتُحَاجُّونَنَا فِي اللَّهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُخْلِصُونَ. (139)	کہہ دیجیے: "کیا آپ اللہ تعالی کے بارے میں ہم سے بحث کرتے ہیں، حالانکہ وہی رب ہمارا بھی ہے اور آپ کا بھی!!! ہمارے لیے ہمارے عمل ہیں تو آپ کے لیے آپ کے عمل اور ہم تو خالص اسی رب کے بندے ہیں۔"
أَمْ تَقُولُونَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطَ كَانُوا هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللَّهُ ۗ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهُ مِنَ اللَّهِ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (140)	(اے بنی اسرائیل!) کیا آپ کہتے ہیں کہ "ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور اُن کی اولاد کے لوگ یہودی یا عیسائی تھے؟" آپ ان سے پوچھ لیجیے کہ "آپ زیادہ جانتے ہیں یا اللہ تعالی؟" ان لوگوں سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جن کے پاس اللہ تعالی کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپا کر رکھیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی اس سے بے خبر نہیں ہے جو آپ کر رہے ہیں۔
تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۖ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ ۖ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ. (141)	یہ ایک گروپ تھا جو گزر گیا، اُن کی (جزا و سزا) ہے جو انہوں نے کیا اور آپ کی (جزا و سزا) ہے جو آپ لوگ کر رہے ہیں۔ آپ سے یہ نہ پوچھا جائے گا کہ وہ کیا کرتے تھے؟

یہودی اور عیسائی حضرات نے اپنے رنگ اختیار کر لیے اور مسلمانوں سے بھی دعوت کرتے رہے۔ اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ تمام رنگ اللہ تعالی ہی کے ہیں اور اسی کی اہمیت ہے۔ اس لیے آپ فرقہ واریت نہ کریں۔ ابھی یہودی، عیسائی اور مسلمان سب ہی ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی امت ہیں اور ہدایت پر وہی ہیں جو تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی پیروی کر رہے ہیں۔ ہر ایک کا رزلٹ آخرت میں ہوگا۔

مدینہ منورہ میں بنی اسرائیل کی صورتحال

- ❑ مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور بنی اسرائیل کے ساتھ معاہدہ
  - بنی اسرائیل کا بنی اسماعیل کے خلاف تعصب۔۔۔لیڈرشپ اور جنت صرف ہماری ہے
  - اکثر یہود کی سازش اور جلاوطن
- ❑ جنگ خیبر (7H/629CE)۔۔۔بنی اسرائیل پر مغلوبیت کی مسلسل سزا
- ❑ نیک بنی اسرائیل کا ایمان۔۔۔چند مثالیں
  - عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ۔۔۔۔سردار کے بیٹے اور سب سے بڑے عالم
  - سیدہ صفیہ بنت حیّ بن اخطب رضی اللہ عنہا۔۔۔سردار کی بیٹی لیکن جب ایمان لائیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کر کے امت مسلمہ کی "ام المومنین" کا اسٹیٹس حاصل کر چکیں۔
  - ڈاکٹر محمد اسد Leopold Weiss۔۔۔آسٹریا (1900-1992) کے اسکالر جو ایمان لائے اور قرآن مجید کا ترجمہ کر کے یورپ میں دعوت پہنچاتے رہے۔
- ❑ بنی اسرائیل کی لیڈرشپ پر قیامت تک کے لیے مغلوبیت کی سزا کی تاریخ 70CE---Now
- ❑ مسلمانوں کی لیڈرشپ پر بھی مغلوبیت کی سزا کی تاریخ 1258CE-Now

یہ ثبوت کافی ہے کہ ہر انسان کو ذاتی طور پر جزا یا سزا کا سلسلہ ہو گا۔

سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَنْ قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا ۚ قُلْ لِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۚ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. (142)	(اے رسول! ابراہیم کی بنائی ہوئی مسجد کعبہ کو ہم نے آپ کے لیے قبلہ طے کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے جس کے نتیجے میں تعصب کرنے والے) ان لوگوں میں سے جو احمق ہیں، وہ کہیں گے: "انہیں کس چیز نے ان کے قبلے سے تبدیل کر دیا جس پر یہ پہلے تھے؟"
وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۗ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ ۚ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ رَحِيمٌ. (143)	اِن سے فرما دیجیے: مشرق و مغرب، سب اللہ ہی کے ہیں، وہ جسے چاہتا ہے، (اِن تعصبات سے نکال کر) سیدھی راہ دکھا دیتا ہے۔ اسی طرح ہم نے آپ کو بھی ایک **درمیانی امت** بنا دیا ہے تاکہ آپ دنیا کے سب لوگوں پر (حق کی دعوت و تربیت کے ذریعے) شہادت دینے والے بن سکیں جبکہ رسول اللہ آپ پر یہ (تعلیم و دعوت کی) شہادت دیتے رہے ہیں۔ (اے رسول!) اِس سے پہلے جس قبلہ (مسجد اقصی) کی طرف آپ (چند ماہ کے لیے نماز پڑھ رہے) تھے، اسے ہم نے صرف یہ امتحان کے لیے طے کیا تھا تاکہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون (تعصب کی بنیاد پر) تبدیلی کا انکار کر رہا ہو۔ اس میں شبہ نہیں کہ یہ ایک سخت امتحان تھا، لیکن ان کے لیے مشکل نہیں تھا جنہیں اللہ ہدایت عنایت فرما دے۔ اللہ تعالی ایسا نہیں ہے کہ (آزمائش کر کے) آپ لوگوں کے ایمان کو ضائع کرنا چاہے کیونکہ اللہ تعالی تو لوگوں کے لیے بڑا مہربان ہے اور یقیناً رحم کا مالک ہے۔

بنی اسرائیل اور بنی اسماعیل دونوں میں قوم پرستی کا تعصب موجود تھا۔ بنی اسماعیل کا قبلہ کعبہ ہی تھا جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے لے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نماز کا قبلہ یہی تھا۔ بنی اسرائیل کا قبلہ بھی یہی کعبہ تھا اور اس مسجد اقصی کا رخ مکہ مکرمہ کی طرف ہے۔ بعد میں انہوں نے تعصب کے ساتھ مسجد اقصیٰ کا قبلہ طے کر لیا تھا اور اس میں بھی یہودیوں نے وسٹرن وال اور عیسائیوں نے ایسٹرن وال کو قبلہ بنا دیا۔ کچھ مہینے کے لیے اللہ تعالی نے حکم دیا کہ مسلمان مسجد اقصی کا قبلہ بنا لیں تاکہ عرب اہل مکہ و مدینہ والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں تعصب ختم ہو جائے کہ ان میں جاہلیت کی عادت تھی۔ ان کی اصلاح کے بعد دوبارہ کعبہ کا قبلہ بنا دیا تاکہ بنی اسرائیل کے تعصب کا امتحان آ جائے۔ یہی علامت بنی کہ نئی امت مسلمہ ہی ذمہ داری بن گئی کہ انہوں نے دین کا پیغام تمام اقوام تک پہنچانا ہے۔ مخلص بنی اسرائیل جیسے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بھی ایمان لائے اور تعصب سے بچ گئے۔

سورۃ البقرۃ 2: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ۔۔۔علامت قبلہ

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ ۖ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ. (144)	(اے رسول!) آپ کے چہرے کو بار بار آسمان کی طرف اٹھنا تو ہم دیکھتے ہی رہے ہیں۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کر لیا کہ آپ کو اس قبلے کی طرف طے کر دیں جسے آپ پسند کرتے ہیں۔ لہذا اب اپنا رخ مسجد الحرام کی طرف تبدیل کر دیجیے اور جہاں کہیں بھی ہوں، (نماز میں) اپنا رخ اسی کی طرف کر لیجیے۔ یہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی تھی، وہ تو جانتے ہیں کہ ان کے رب کے (احکامات لیکن اس کے باوجود) جو کچھ یہ کر رہے ہیں، اللہ تعالی اس سے بے خبر نہیں ہے۔
وَلَئِنْ أَتَيْتَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ آيَةٍ مَا تَبِعُوا قِبْلَتَكَ ۚ وَمَا أَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَمَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ قِبْلَةَ بَعْضٍ ۚ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ إِنَّكَ إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ. (145)	(اے رسول!) اِن اہل کتاب کے سامنے آپ اگر ہر طرح کے ثبوت بھی پیش کر دیں تو یہ آپ کے قبلے کی پیروی ہر گز نہ کریں گے۔ (اِس کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ جو علم آپ کے پاس آ چکا ہے، اِس کی بنا پر) آپ بھی ان کے قبلے کی مزید پیروی نہیں کیجیے گا۔ (اِن کی یہ ضد صرف آپ کے خلاف نہیں ہے، حقیقت یہ ہے کہ) ان میں سے کوئی گروہ بھی دوسرے کا قبلہ ماننے کے لیے تیار نہیں ہے۔ (لہٰذا وہ لوگ مطمئن تب ہی ہو سکتے ہیں جب آپ ان کے قبلے کی پیروی کریں) لیکن اس علم کے باوجود جو آپ کے پاس آ چکا ہے، آپ اگر ان کی خواہشوں کی پیروی کریں گے تو آپ بھی یقیناً اُنہی ظالموں میں سے ہو جائیں گے۔

قوم پرستی کے تعصب کا امتحان جب ہوا تو بنی اسرائیل کے مخلص لوگ ایمان لائے لیکن اکثر لوگ اللہ تعالی کے احکامات کا انکار کر دیا۔ اس کے برعکس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی قوم پرستی والے تعصب کو چھوڑ کر اللہ تعالی کی پیروی کرتے رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی طرح عمل کرتے رہے لیکن انہیں یہی خطرہ تھا کہ کوئی صحابی اپنی پرانی عادت پر تعصب نہ کر بیٹھیں۔ اس لیے آپ آسمان کی طرف دعا کرتے تھے کہ اللہ تعالی اس امتحان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایمان پر قائم رہیں۔ چنانچہ یہی ہوا کہ چند ماہ بعد قوم پرستی کی بیماری ختم ہو گئی کہ وہ اب مکہ کے قبلے کو چھوڑ کر یروشلم کی طرف عبادت کرتے رہے۔ اہل ایمان کو ویلکم کرتے ہوئے بتا دیا کہ اب آپ کعبہ کی طرف نماز پڑھیں اور آپ ہی اپنی امت مسلمہ بن چکے ہیں۔ پہلے بنی اسرائیل پر ہدایت کی دعوت و تربیت کی ذمہ داری ختم ہوئی اور آپ اب ذمہ داری ہیں۔

مسجد اقصی---یروشلم شمال

مدینہ منورہ میں یہ مسجد القبلتین ہے۔پہلے یہ مسجد نہیں تھی بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک قبیلے کے محلے میں تقریباً 6-5 کلو میٹر تشریف لائے تھے۔

نماز کا ٹائم آیا تو اس کھلے میدان میں پر مسجد اقصی کی طرف نماز پڑھانے لگے۔ نماز کے اندر ہی وحی نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبلے کو تبدیل کر دیا۔بہت عرصے بعد لوگوں نے اسی میدان میں مسجد القبلتین بنادی۔

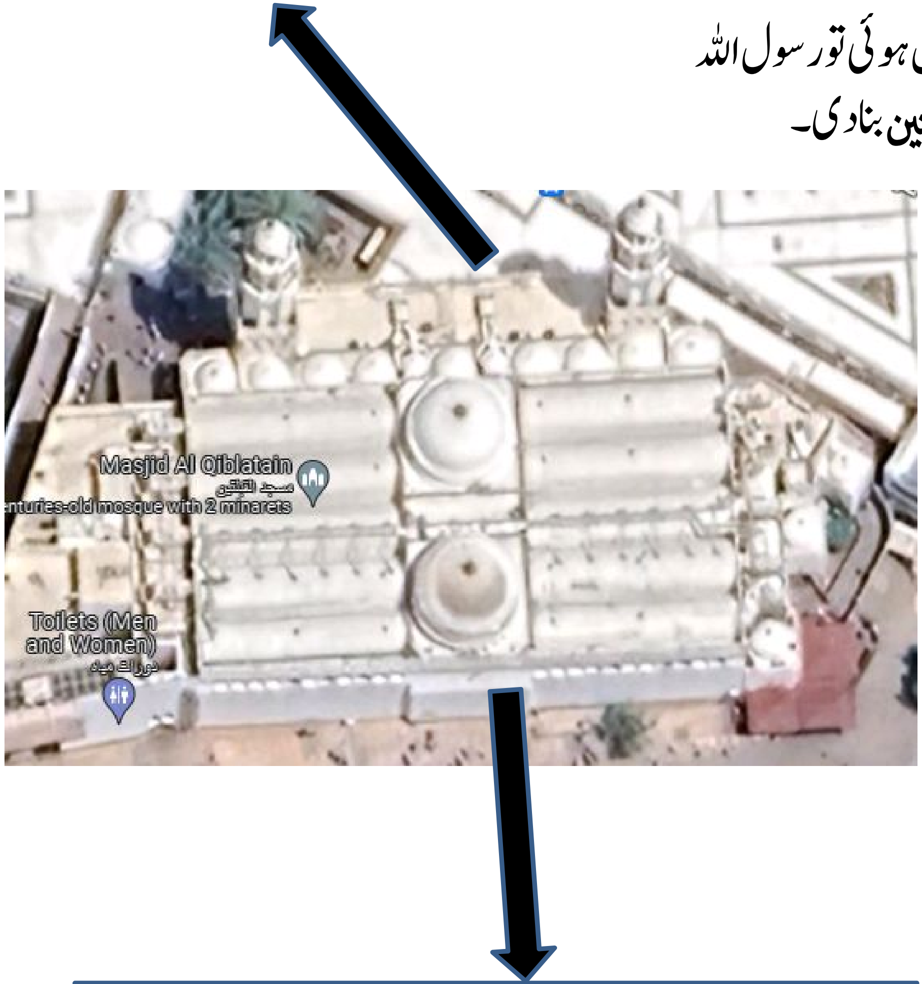

مسجد الحرام---مکہ مکرمہ جنوب

سورۃ البقرۃ 2: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ۔۔۔علامت قبلہ

الَّذِينَ آتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ ۖ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (146) الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۖ فَلَا تَكُونَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِينَ. (147)	جنہیں ہم نے کتاب (تورات اور انجیل) دی ہے، وہ اسے اچھی طرح پہچانتے ہیں جیسے بالکل وہ اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں۔ ان میں یہ ایک ایسا گروپ ہے جو جانتے بوجھتے حق کو چھپاتے رہتے ہیں۔ آپ کے رب کی طرف سے یہی حق ہے، لہٰذا (اس سے متعلق) آپ کو ہرگز کسی شک میں نہیں پڑنا چاہیے۔
وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا ۖ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ ۚ أَيْنَ مَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (148)	ان میں سے ہر ایک گروپس نے (اپنے لیے قبلے کی) ایک لوکیشن مقرر کر رکھی ہے چنانچہ وہ اسی کا رخ کر لیتے ہیں۔ (اہل ایمان! آپ لوگ انہی اہل کتاب کو چھوڑ دیجیے) بلکہ نیکیوں کی راہ میں آگے بڑھنے کی کوشش کر لیجیے۔ آپ جہاں بھی ہوں گے، اللہ تعالیٰ آپ سب کو (فیصلے کے لیے قیامت میں) اکٹھا کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔
وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (149)	(اے رسول! آپ انہیں چھوڑ دیجیے اور جب سفر میں بھی ہمیشہ) جہاں سے نکلیں، اپنا رخ مسجد الحرام ہی کی طرف (نماز کے لیے) کر دیجیے گا۔ اس میں شبہ نہیں کہ آپ کے رب کی طرف سے یہی حق ہے جبکہ جو کچھ آپ لوگ کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے بے خبر نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر: خداوند نے مجھ سے کہا: "وہ جو چاہتے ہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری طرح کا ایک نبی ان کے لیے بھیج دوں گا وہ نبی تمہارے بھائیوں (یعنی بنی اسماعیل) کے درمیان میں کوئی ایک ہو گا۔ میں اسے وہ سب بتاؤں گا جو اسے کہنا ہو گا اور وہ لوگوں سے وہی کہے گا جو میرا حکم ہو گا۔" (بائبل استثنا 18:18)

تینوں مذاہب یہودی، عیسائی اور مسلمانوں میں اختلاف کی بنیاد نسلی تعصب ہی ہے۔ اس کی بنیاد یہ تھی کہ بنی اسرائیل میں بنی اسماعیل کے خلاف تعصب تھا۔ جب آخری کتاب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو بنی اسرائیل میں تعصب ہوا کہ آخری رسول تو ہماری نسل میں ہونا چاہیے تھا تو یہ دوسری نسل میں کیوں ہوئے۔ حالانکہ نسل کی حیثیت نہیں ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے کزن ہی ہیں کہ حضرت اسحاق اور اسماعیل علیہما الصلوۃ والسلام ہی حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ۔۔۔علامت قبلہ

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۖ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ إِلَّا الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِي وَلِأُتِمَّ نِعْمَتِي عَلَيْكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. (150)	جہاں سے نکلیں، (اہل ایمان! ایک مرتبہ پھر سن لیجیے کہ سفر میں بھی ہمیشہ نماز کے لیے) اپنا رخ مسجد الحرام ہی کی طرف کر دیجیے گا۔ (عام حالات میں بھی) آپ لوگ جہاں کہیں موجود ہوں، اپنے رخ اسی (مسجد الحرام) کی طرف کر لیجیے۔ اس لیے کہ ان لوگوں کو آپ کے خلاف کوئی ثبوت نہ مل سکے۔ ان میں سے جو ظالم ہیں، ان کی زبان تو کوئی چیز بھی بند نہیں کر سکتی، چنانچہ آپ اُن سے بالکل نہ ڈریئے، بلکہ مجھ سے خبردار رہیے۔ کیونکہ میں آپ پر اپنی **<u>نعمت مکمل</u>** کردوں اور آپ صحیح ہدایت پاتے رہیں گے۔
كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ. (151)	(یہی مقصد ہے کہ) ہم نے ایک رسول آپ ہی میں سے آپ کے اندر بھیجا ہے جو ہماری آیات آپ پر سناتے ہیں، آپ کی تعمیر شخصیت کرتے ہیں اور اس کے لیے آپ کو قانون (شریعت) اور حکمت (ایمان اور اخلاقی احکامات) کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس طرح وہ سب ہدایت آپ کو سکھاتے لیتے ہیں جو آپ نہیں جانتے تھے۔
فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ. (152)	لہٰذا آپ مجھے یاد رکھیے، میں آپ کو یاد رکھوں گا اور میرے شکر گزار بن کر رہیے گا اور میری ناشکری ہر گز نہیں کیجیے گا۔

پورے عرب ممالک کی اکثریت ان پڑھ لوگ تھے۔ بنی اسرائیل کے چند ہی لوگ تعلیم یافتہ تھے، چنانچہ وہ بڑے فخر سے خود کو ''امی'' کہتے تھے یعنی ہم ان پڑھ ہیں۔ اس کے برعکس اہل کتاب ہی کی اکثریت پڑھے لکھے تھے اور وہ ان کا علمی رعب موجود تھا۔ اب بنی اسرائیل کی حیثیت ایسی ہی تھی جیسا کہ دیہاتی ان پڑھ لوگ تعلیم یافتہ لوگوں سے متاثر ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہی ان پڑھ لوگوں میں آخری رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ہی کو تعلیم دی اور پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعلیم کرتے رہے۔ اس کا رزلٹ یہی ہوا کہ دینی معاملات صحابہ کرام ہی نے اگلی جنریشنز کو پڑھاتے رہے اور آج تک دین سے متعلق موجود ہے۔

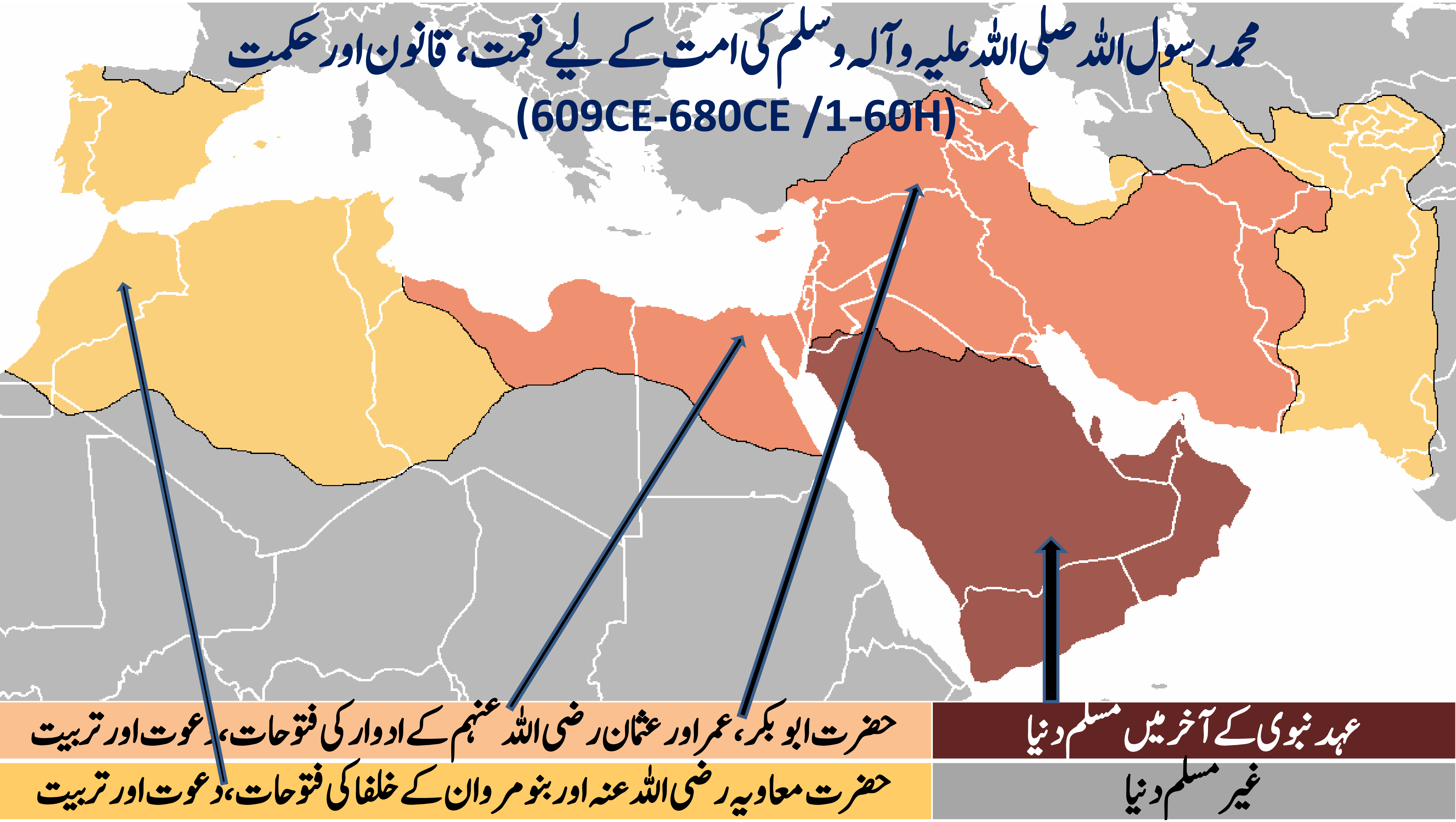
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے لیے نعمت، قانون اور حکمت
(609CE-680CE /1-60H)
عہد نبوی کے آخر میں مسلم دنیا
حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار کی فتوحات، دعوت اور تربیت
غیر مسلم دنیا
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنو مروان کے خلفا کی فتوحات، دعوت اور تربیت

سورۃ البقرۃ 2: نئی امت مسلمہ کی تربیت۔۔ثابت قدمی، نماز، جہاد اور آزمائش

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ ۚ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ. (153) وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِنْ لَا تَشْعُرُونَ. (154)	اہل ایمان! (یہ نعمت آپ کو عطا ہوئی ہے تو اب آپ کے مخالفین کی طرف سے جو مشکلات بھی پیش آئیں، ان میں) ثابت قدمی اور نماز سے مدد لے لیجیے۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ہے جو (مشکلات کے مقابلے میں) ثابت قدم رہنے والے ہوں۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے اس معاملے میں شہید ہو جائیں، انہیں ہرگز نہیں سمجھیے گا کہ یہ تو محض مر کھپ گئے ہیں۔ ہرگز نہیں، وہ مردہ نہیں بلکہ حقیقتاً زندہ ہیں، لیکن آپ (ان شہداء کی زندگی کی حقیقت کو) نہیں سمجھ سکتے ہیں۔
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ. (155) الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ. (156) أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ. (157)	(اس کاوش میں) یقیناً آپ کو کچھ خوف، بھوک، جان و مال اور کچھ پھلوں کے نقصانات سے آزمائیں گے۔ اس میں جو لوگ بھی ثابت قدم ہوں گے، انہیں (اے رسول! دنیا اور آخرت، دونوں میں کامیابی کی) بشارت دے دیجیے۔ جنہیں کوئی مصیبت پہنچے گی تو کہیں کہ یقیناً ہم اللہ تعالیٰ ہی کے بندے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف واپس جانا ہی جانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہیں ان کے رب کی عنایتیں اور رحمت ہو گی۔ یہی وہ لوگ ہیں جو اس رب کی ہدایت ہی حاصل کرنے والے ہیں۔

یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بن گئے۔ اہل مکہ میں جو ایمان لائے، انہی کو سابقون الاولون کہا جاتا ہے کہ تیزی سے ایمان کی طرف پہنچ گئے۔ ان کی مثال ابوبکر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، ابوعبیدہ، سیدہ خدیجہ، بلال، عمار، یاسر، سعد بن وقاص، حمزہ اور عمر رضی اللہ عنہم کی تھی۔ ان پر تکالیف جلدی شروع ہوئیں۔ پھر جب دعوت پہنچنے لگی تو مکہ مکرمہ سے باہر قبائل کے لوگ جیسے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایمان لائے اور ان کی مشکلات شروع ہوئیں۔ اہل مدینہ کے لوگ جیسے سعد بن عبادہ، سعد بن معاذ اور ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہم جیسے ایمان لائے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مہاجرین مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ اب انصار کی مشکلات شروع ہوئیں۔ اس کے بعد عہد رسالت اور اس کے بعد بھی مشکلات جاری ہوتی رہیں جن تک وہ موجودہ زندگی میں رہے۔ جو شہید ہوتے رہے تو اللہ تعالیٰ کا اجر ان کے لیے رہا۔ اس زمانے میں ایران اور رومی سپر پاورز کو ختم کر کے انسانوں کو آزاد کر دیا تاکہ وہ اپنی زندگی سے سکون میں رہیں۔

نئی امت مسلمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تربیت شامل ہو چکی تھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر مشکلات کا زمانہ آنا شروع ہوا جس میں خوف، بھوک اور جان و مال کا امتحان جاری ہوا۔

مدینہ منورہ پر اہل مکہ منکرین کے حملے آنے شروع ہوئے۔ اس کے آثار قدیمہ آج تک موجود ہیں جس میں آپ جنگ بدر، احد، خندق اور جنگ خیبر کے علاقے دیکھ سکتے ہیں۔ ہمارے زمانے میں بھی اس سے ملتے جلتے امتحانات جاری ہوتے رہتے ہیں۔

سورة البقرة 2: نئی امت مسلمہ کی تربیت۔۔مذہبی لیڈرز کی سازش سے بچانے کا طریقہ کار

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ ۖ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَن يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَن تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ. (158)	(بیت الحرام ہی کی طرح صفا و مروہ کی حقیقت بھی ان یہودیوں نے ہمیشہ چھپانے کی کوشش کی ہے۔لہٰذا تحویل قبلہ کے اِس موقع پر یہ بات بھی واضح ہونی چاہیے کہ)صفا اور مروہ یقیناًاللہ کے انڈیکیٹرز میں سے ہیں۔ چنانچہ وہ لوگ جو اِس گھر کا حج یا عمرہ کرنے کے لیے آئیں،اُن پر کوئی حرج نہیں کہ وہ ان دونوں پہاڑیوں میں طواف (سعی) بھی کریں۔ جس نے اپنے شوق سے نیکی کا کوئی کام کیا، تو اللہ تعالی اُسے قبول کرنے والا ہے اور اسے پوری طرح باخبر ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِن بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ ۙ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ. (159)	(اس معاملے میں) جو حقائق ہم نے نازل کیے اور جو ہدایت بھیجی تھی، اسے جو لوگ چھپاتے ہیں، اس کے باوجود کہ ان لوگوں کے لیے اپنی کتاب میں ہم نے اسے واضح طور پر بیان کر دیا تھا۔یقیناً یہ وہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالی ہی لعنت (یعنی ان پر عنایت سے محروم) کر دیتا ہے جبکہ لعنت کرنے والے بھی ان پر لعنت کرتے رہیں گے۔
إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ. (160)	ان میں سے، البتہ جو لوگ توبہ کر کے اصلاح کر لیں اور (جو کچھ انفارمیشن چھپاتے تھے، اسے) صاف صاف بیان کر دیں تو ان کی توبہ میں اپنی شفقت سے قبول کر لوں گا۔کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ میں بڑا توبہ قبول کرنے والا ہوں جبکہ میری شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

صفا و مروہ کے لیے یہودیوں نے پراپیگنڈا کیا تھا کہ اس کا ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ان کے اثرات مدینہ منورہ پر ہوئی اور انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کیا کہ حج اور عمرہ کے دوران صفا و مروہ کی سعی حلال ہے یا حرام؟ اللہ تعالی نے جواب دے دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعی کی سنت بتا دیا۔ بائبل کے اندر تاریخ بھی موجود ہے کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے اسی مقام پر اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی قربانی کی کوشش کی تھی لیکن بنی اسرائیل نے تعصب کی بنیاد پر اسے تاریخی تبدیلی کر دی تا کہ اسماعیل کی بجائے اسحاق علیہما الصلوۃ والسلام کا نام آ جائے اور مکہ مکرمہ سے راستہ ہی نہ رہے۔

سورۃ البقرۃ 2: نئی امت مسلمہ کی تربیت۔۔مذہبی لیڈرز کی سازش سے بچانے کا طریقہ کار

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (161) خَالِدِينَ فِيهَا ۖ لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنظَرُونَ. (162)	ان اہل ایمان کے برخلاف جو لوگ اپنے انکار پر قائم رہے اور مرے تو اسی طرح کہ وہ منکر ہی تھے۔ یقیناً وہی ہیں جن پر اللہ تعالی، اس کے فرشتوں اور سب انسانوں کی لعنت ہے۔ وہ اس جہنم میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان پر سزا کم نہیں ہوسکے گی اور نہ انہیں کوئی مہلت بھی ملے گی۔
وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ. (163)	(اہل ایمان! انہی منکرین کے خلاف سزا کے فیصلے کا انتظار کر لیجیے ور آپ یاد رکھیے کہ) آپ کا خدا ایک ہی خدا ہے۔ اس رب کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ اس اکیلے رب کی رحمت باقی ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

بنی اسرائیل نے تاریخ میں توڑ مروڑ کر اس طرح تبدیلی کر دی تھی تاکہ اپنی نسل کا رعب نظر آئے اور دوسری نسل کی ویلیو کم ہو جائے۔ سرخ رنگ میں دیکھ لیجیے۔

جب ہاجرہ نے ابراہام کے بیٹے اِسماعیل کو جنم دیا تو ابراہام 86 سال کے تھے۔ (16:16) ابراہام اُس وقت 100 سال کے تھے جب اُن کے بیٹے اِضحاق پیدا ہوئے۔ (21:6) اس کے بعد سچے خدا نے ابراہام کا اِمتحان لیا۔ اُس نے اُن سے کہا: ”ابراہام!“ ابراہام نے جواب دیا: ”جی مالک۔“ پھر خدا نے کہا: ”مہربانی سے اپنے **اِکلوتے بیٹے اِضحاق** کو جس سے تم بے حد پیار کرتے ہو، ساتھ لے کر **موریاہ** کے علاقے میں جاؤ اور وہاں اُسے ایک پہاڑ پر جو میں تمہیں دِکھاؤں گا، بھسم ہونے والی قربانی کے طور پر پیش کرو۔“ اِس لیے ابراہام صبح سویرے اُٹھے، اپنے گدھے پر زِین کسی اور اپنے دو نوکروں اور اپنے بیٹے اِضحاق کو ساتھ لیا۔ اُنہوں نے بھسم ہونے والی قربانی کے لیے لکڑیاں چیریں اور پھر اُس جگہ کے لیے روانہ ہوئے جو سچے خدا نے اُنہیں بتائی تھی۔ تیسرے دن ابراہام نے نظریں اُٹھا کر دیکھا اور اُنہیں دُور سے وہ جگہ نظر آئی۔ تب ابراہام نے اپنے نوکروں سے کہا: ”آپ یہاں گدھے کے پاس رُکو۔ میں اور میرا بیٹا وہاں جا کر خدا کی عبادت کریں گے اور پھر آپ کے پاس لوٹ آئیں گے۔“ (بائبل، پیدائش 5-22:1)

https://www.jw.org/ur/%D9%84%D8%A7%D8%A6%D8%A8%D8%B1%DB%8C%D8%B1%DB%8C/%D8%A8%D8%A7%D8%A6%D8%A8%D9%84/nwt/%DA%A9%D8%AA%D8%A7%D8%A8%DB%8C%DA%BA/%D9%BE%DB%8C%D8%AF%D8%A7%D8%A6%D8%B4/21/#v1021005

اس سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ صفا و مروہ کے درمیان ہی واقعہ ہوا تھا۔ قربانی کی کوشش **موریاہ** یعنی **مروہ** کی جگہ ہوئی۔ اسی کاوش کو اللہ تعالی نے سعی کے طور پر حج اور عمرہ میں سنت بنا دی تاکہ اگلی جنریشنز میں یاد رہے۔ ابھی ہم لوگ جو صفا مروہ کی سعی کرتے ہیں تو اس کا مقصد اس قربانی کی یاد میں ہم اللہ تعالی کے حضور سرنڈر کر رہے ہیں۔ بنی اسرائیل نے دشمنی کر دی تو اللہ تعالی نے سزا یہ دی کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے سامنے مغلوب کر دیا۔

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔عہد رسالت سے متعلق
- آیات 40-123: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب بنی اسرائیل) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعوت۔۔۔بنی اسرائیل کی تاریخ اور اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 124-163: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ (Appointment Letter) اور بنی اسرائیل کی تنسیخ (Termination)
- آیات 163-286: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (Policies, Procedures & Job Description)
  - ✓ اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت، ایمان اور اس کے نتائج
  - ✓ بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب
  - ✓ خور و نوش کا قانون اور تعمیر شخصیت کی بنیاد
  - ✓ قصاص اور خون بہا، وصیت، قبضہ، فراڈ اور کرپشن
  - ✓ عبادت کا طریقہ کار۔۔۔عمرہ، حج اور جہاد اور بدعتوں سے بچاؤ
  - ✓ سوشل سائنس سے متعلق احکامات۔۔۔خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون
  - ✓ دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی احکامات
  - ✓ سورۃ البقرۃ کا اختتام
- سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران (1,2,3) کا مکمل موضوع

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ البقرۃ 2: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت (Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

وَإِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ لَّا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَٰنُ الرَّحِيمُ. (163)	آپ کا خدا ایک ہی خدا ہے۔ اس رب کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے اور اس اکیلے رب کی رحمت باقی ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِي تَجْرِي فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنفَعُ النَّاسَ وَمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مِن مَّاءٍ فَأَحْيَا بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيهَا مِن كُلِّ دَابَّةٍ وَتَصْرِيفِ الرِّيَاحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. (164)	(اللہ تعالی کا ثبوت یہ ہے کہ) ▪ یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق، ▪ رات اور دن کی تبدیلیاں، ▪ لوگوں کے لیے دریا (اور سمندر) میں فائدہ منداشیاء لے کر چلتی ہوئی کشتیاں (اور سمندری جہاز) ▪ بلکہ اس پانی میں جو کچھ اللہ تعالی نے آسمان سے اتارا ہے تاکہ مردہ زمین کو زندہ کر دیتا ہے اور اس میں ہر قسم کے جاندار پھیلاتا رہتا ہے۔ ▪ اسی طرح ہواؤں کو اڑانے اور آسمان وزمین کے درمیان اللہ تعالی کے کنڑول میں بادل وغیرہ ان عقلمند (مخلص) لوگوں کے لیے بہت سے ثبوت موجود ہیں۔

بہت سے ملحدین کہتے ہیں کہ کوئی خدا نہیں ہے حالانکہ وہی لاجیکل لوگ سمجھتے ہیں کہ کنڑول کیے بغیر زندگی نہیں رہ سکتی کیونکہ گاڑیاں اور انسان ٹوٹ جاتے ہیں۔ اب آپ لاجیکل طریقے سے سوچ سکتے ہیں کہ آٹومیٹک طریقے سے واٹر موومنٹ، گلیشیئرز اور زندگی کسی خدا کے کنڑول کے بغیر ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اس سے آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ اہل ایمان لاجیکل ہیں یا خدا کے منکرین؟

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت (Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

Sky

اِس میں شبہ نہیں کہ آسمانوں اور زمین کے بنانے میں، اور شب و روز کی تبدیلیاں کرتے ہوئے

Galaxies

https://mubashirnazir.org/2023/01/12/the-revelation-and-the-intellect/

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت(Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

Water Cycle

https://mubashirnazir.org/2023/01/12/the-revelation-and-the-intellect/

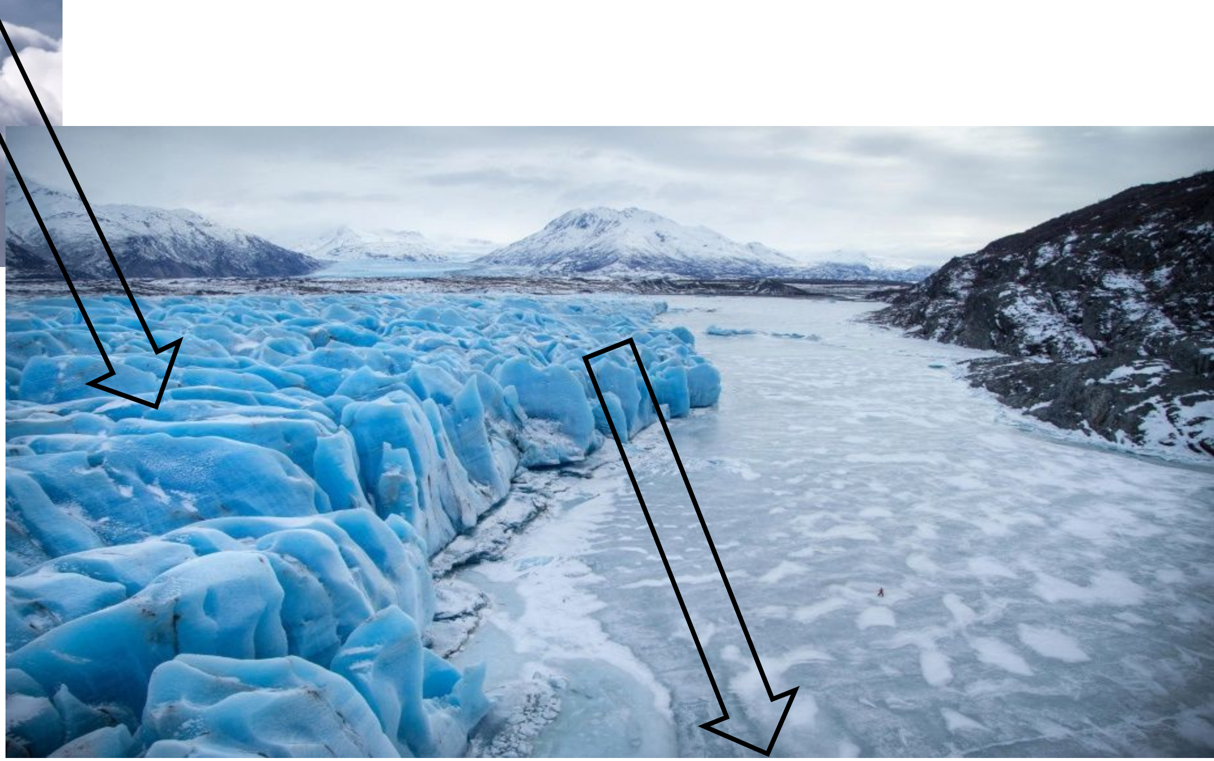

- یقیناً آسمانوں اور زمین کی تخلیق،
- شب و روز کی تبدیلیاں،
- لوگوں کے لیے دریا (اور سمندر) میں فائدہ مند اشیاء لے کر چلتی ہوئی کشتیوں (سمندری جہاد)
- بلکہ اس پانی میں جو اللہ تعالی نے آسمان سے اتارا ہے تاکہ مردہ زمین کو کیا ہے اور اُس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں۔
- اسی طرح ہواؤں کو اڑانے، اور آسمان و زمین کے درمیان اللہ تعالی کے کنٹرول میں بادل وغیرہ

اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت(Scientific Evidence)، ایمان اور اس کے نتائج

1. Water Management
2. Animals
3. Agriculture

اس پانی میں جو اللہ تعالی نے آسمان سے اتارا ہے تا کہ مردہ زمین کو کیا ہے اور اُس میں ہر قسم کے جاندار پھیلائے ہیں۔
https://mubashirnazir.org/2022/11/30/intuitive-and-intellectual-evidence-for/

1. Logistics
2. Economics

- لوگوں کے لیے دریا (اور سمندر) میں فائدہ مند اشیاء لے کر چلتی ہوئی کشتیاں (سمندری جہاز)

سورۃ البقرۃ 2: اللہ تعالیٰ کے سائنسی ثبوت(Scientific Evidence) ایمان اور اس کے نتائج

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ. (165)	(زمین و آسمان کے ان ثبوت کے باوجود) لوگوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی اور انسان (یا کسی اور چیز) کو اللہ تعالی کے برابر سمجھ لیتے ہیں اور ان سب سے اسی طرح محبت کرنے لگتے ہیں، جس طرح اللہ تعالی سے ہی محبت ککرنی چاہیے۔ حالانکہ اس کے برعکس اہل ایمان تو سب سے بڑھ کر محبت صرف اور صرف اللہ تعالی تک ہی رہتی ہے۔ اگر یہ ظالم اس وقت پر غور کریں کہ جب یہ عذاب وہ دیکھیں گے (تو ان پر یہ حقیقت واضح ہو جائے گی) کہ زور و اختیار صرف اور صرف اللہ تعالی ہی کا ہے چنانچہ اللہ تعالی بڑا ہی سخت عذاب (ان مشرکین کو) دینے والا ہے۔
إِذْ تَبَرَّأَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا وَرَأَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ. (166) وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّأَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا ۗ كَذَٰلِكَ يُرِيهِمُ اللَّهُ أَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ ۖ وَمَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ. (167)	وہ انسان جن کی پیروی کی گئی تھی، اس وقت اپنے فالوئیرز سے بے تعلقی ظاہر کر دیں گے۔ اب یہ پیروکار لوگ عذاب سے دوچار ہوں گے اور ان کے تعلقات فوراً ٹوٹ جائیں گے۔ اب وہ لوگ اپنے لیڈرز کو کہیں گے کہ اے کاش! ہمیں ایک مرتبہ پھر دنیا میں جانے کا موقع مل جائے تو ہم بھی ان سے بے تعلقی کر لیں گے جس طرح انہوں نے ہم سے بے تعلقی ظاہر کی ہے۔ اس طرح اللہ تعالی ان کے اعمال کو انہیں ان کے لیے سراسر حسرت بنا کر دکھائے گا اور جہنم سے نکل جانے کے لیے وہ کوئی راستہ نہ پاسکیں گے۔

شرک کی وجہ تھی کہ ان کے ہاں قدیم زمانے میں لوگ شرک کے طور پر اپنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام، نیک انسان، اپنے لیڈرز، صوفیاء یا جنات یا فرشتوں کی پوجا شروع کر لیتے تھے کہ ان کے ہاں "اوتار" کا تصور تھا کہ خدا انسان کی شکل میں آگیا ہے۔ وہ ان سب کو مخلوق سمجھنے کی بجائے اللہ تعالی کا پارٹنر بنا دیتے تھے۔ جب مشرکانہ مذاہب کے لوگ مسلمانوں کے ساتھ شامل ہوئے تو ان میں سے بعض لوگوں نے اپنی پرانی مشرکانہ عادتوں کو جاری رکھا۔ اب انہوں نے اپنے نبی یا نیک انسان یا اپنے لیڈر کا مجسمہ تو نہیں بنایا بلکہ انہوں نے قبروں پر مزارات بنا دیے۔ ان پڑھ لوگوں نے مزارات میں سجدہ کر لیتے لیکن پڑھے لکھے لوگ انہی وفات شدہ بزرگوں سے دعائیں مانگتے ہیں۔ دور جدید میں شرک کی یہ شکل بھی بن گئی ہے کہ پوری کائنات کو آٹو میٹک سمجھ لیا اور اس طرح الحاد پیدا کر لیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ کوئی خدا نہیں ہے بلکہ یہ کائنات ہی خدا ہے۔ اب آپ خود فیصلہ کر لیجیے کہ درست کیا ہے؟

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔عہد رسالت سے متعلق
- آیات 40-123: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب بنی اسرائیل) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعوت۔۔۔بنی اسرائیل کی تاریخ اور اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 124-162: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ (Appointment Letter) اور بنی اسرائیل کی تنسیخ (Termination)
- آیات 163-286: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (Policies, Procedures & Job Description)
  - ✓ اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت، ایمان اور اس کے نتائج
  - ✓ بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب
  - ✓ تعمیر شخصیت کی بنیاد
  - ✓ قصاص اور خون بہا، وصیت، روزہ، قبضہ، فراڈ اور کرپشن
  - ✓ عبادت کا طریقہ کار۔۔۔عمرہ، حج اور جہاد اور بدعتوں سے بچاؤ
  - ✓ سوشل اسٹڈیز سے متعلق احکامات۔۔۔خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون
  - ✓ دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی احکامات
  - ✓ سورۃ البقرۃ کا اختتام
- سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران (1,2,3) کا مکمل موضوع

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ البقرۃ 2: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس، شریعت
Personality Development & Best Practices
بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ. (168)	تمام انسان! (اپنے انہی لیڈرز نے توہم پرستی کے تحت آپ نے جو حلال و حرام ایجاد کیے ہوئے ہیں، ان کی کوئی حیثیت نہیں۔ اس لیے) زمین کی چیزوں میں سے جو حلال و پاکیزہ ہے، انہیں کھائیے اور شیطان کی پیروی نہ کیجیے گا کیونکہ وہ آپ کا کھلا دشمن ہے۔
إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ. (169)	وہ تو یہی کرے گا کہ آپ کو برائی اور بے حیائی کی ماٹیویشن کردے اور اس کی ترغیب دے کہ آپ وہ جعلی باتیں (بدعت)، اللہ تعالی کے نام پر گھڑ لیں جو آپ نہیں جانتے ہیں۔
وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا ۗ أَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ. (170)	جب انہیں دعوت دی جاتی ہے کہ (اپنی ان جعلی باتوں کو چھوڑ کر) اس شریعت کی پیروی کریں جو اللہ تعالی نے نازل کی ہے تو کہتے ہیں کہ نہیں جی۔ بلکہ ہم تو اسی راستے پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادوں [جو مذہبی اور سیاسی لیڈرز تھے] کو چلتے پایا ہے۔ کیا اس صورت میں بھی کہ اگر ان کے باپ دادوں [اور مذہبی لیڈرز] نے نہ تو اپنی عقل سے کچھ کام لیا ہو اور نہ ہی ہدایت پا سکے ہوں؟

توہم پرستی کا مقصد یہی تھا کہ لوگ اپنے مذہبی لیڈرز کی پیروی کرتے رہیں اور ان کے نفسیاتی غلام بن کر رہیں اور اسی طرح فرقے بناتے رہے ہیں۔ موجودہ زمانے میں بھی یہی طریقہ کار موجود ہے اور اس کے لیے جعلی کہانیاں ایجاد کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لے کر اپنی تقریریں کرتے ہیں۔ اللہ تعالی نے یہ بتا دیا ہے کہ آپ نے قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے لاجیکل طریقے سے سوچیے اور جعلی کہانیوں سے بچتے رہیے تاکہ ان لیڈرز کی نفسیاتی غلامی سے بچ سکیں۔ محدثین نے جان پڑتال کا طریقہ سمجھا دیا ہے کہ آپ تاریخ میں جعلی کہانیوں اور قابل اعتماد احادیث کی ریسرچ کر سکیں۔ https://mubashirnazir.org/2022/11/21/%d8%a7%d8%b5%d9%88%d9%84-%d8%a7%d9%84%d8%ad%d8%af%db%8c%d8%ab/

https://mubashirnazir.org/2022/11/28/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d8%ad%d8%af%db%8c%d8%ab-%d8%a7%db%8c%da%a9-%d8%aa%d8%b9%d8%a7%d8%b1%d9%81-2/

سورۃ البقرۃ 2: بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب

وَمَثَلُ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمَثَلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دُعَاءً وَنِدَاءً ۚ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ. (171)	حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جنہوں نے (اللہ تعالی کے بتائے ہوئے طریقے پر چلنے سے) انکار کر دیا ہے، ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص ان مجسموں (یا قبروں) کو پکارے جو پکارنے اور چلانے کے سوا کچھ نہیں سن سکتی ہے۔ یہ بہرے، گونگے، اندھے ہیں، اِس لیے یہ کچھ نہیں سمجھتے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ. (172)	اہل ایمان! (یہ اگر اپنی ان بدعتوں کو نہیں چھوڑتے تو انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیجیے اور) جو پاکیزہ اشیاء ہم نے آپ کو عطا فرمائی ہیں، انہیں (بغیر کسی تردد کے) کھائیں اور اللہ تعالی ہی کے شکر گزار بنیں، اگر آپ اسی رب کی عبادت کرنے والے ہیں۔
إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۖ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (173)	اللہ تعالی نے تو آپ کے لیے صرف مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور اللہ تعالی کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا ہوا گوشت حرام قرار دیا ہے۔ اس پر بھی کسی انسان کو مجبوری آ جائے تو اس پر گناہ نہیں ہے بشرطیکہ وہ نہ چاہنے والا ہو اور نہ حد سے بڑھنے والا۔ اللہ تعالی یقیناً بخشنے والا ہے کیونکہ وہ رب سراسر رحمت والا ہے۔

عہد رسالت میں بنی اسرائیل حضرات نے فتوی کر دیا تھا کہ اونٹ کا گوشت حرام ہے جو ان کی بدعت تھی۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ ان کی بدعتوں سے اہل ایمان کو بچنا ہے۔ بعد میں مسلمانوں میں جو لوگ توہم پرست ہوئے تو انہوں نے صوفی ازم اختیار کر لیا۔ انہوں نے بہت سی پابندیاں ایجاد کر دیں تاکہ لوگ ان کے لیڈرز کی پیروکاری کرتے رہیں۔ انہوں نے یہ گمراہی کی کہ لوگوں کو قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے روک دیا اور کہا کہ بس عربی میں تلاوت کرو لیکن اس کا ترجمہ نہ پڑھنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ ایسی کھلی عربی زبان میں نازل کیا کہ کسی بھی ملک کے لوگ آسانی سے ترجمہ سمجھ سکتے ہیں اور وہ اس نفسیاتی غلامی سے جان چھڑانے کے لیے قرآن مجید کی ہدایت حاصل کر سکیں۔ اللہ تعالی نے بتا دیا کہ لاجیکل طریقے سے سوچ لیں کہ کونسے جانور کا گوشت حلال ہے اور کونسا حرام۔ سبزی کھانے والے تمام جانوروں کا گوشت حلال ہے جبکہ شکاری جانوروں جیسے کتا، شیر وغیرہ کا گوشت حرام ہے۔ باقی تمام فقہاء نے اپنے حساب سے فتوے دیے تھے لیکن آپ کو جس جانور پر کنفیوژن ہو تو پھر آپ اس جانور کے کھانے کے ذریعے چیک کر سکتے ہیں کہ اس کا گوشت حلال ہے یا حرام۔

سورۃ البقرۃ 2: بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب

إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْكِتَابِ وَيَشْتَرُونَ بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۙ أُولَٰئِكَ مَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ إِلَّا النَّارَ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (174)	حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اس شریعت کو چھپاتے ہیں جو اللہ تعالی نے نازل کیا ہے اور اُس کے بدلے میں (دنیا کی) بہت تھوڑی قیمت قبول کر لیتے ہیں تو پھر وہ صرف جہنم کی آگ ہی اپنے پیٹ میں بھرتے ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالی نہ ان سے گفتگو کرے گا، نہ انہیں پاکیزہ بنائے گا اور ان کے لیے وہاں ایک دردناک عذاب مقرر ہے۔
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَا أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ. (175)	یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے ہدایت کی بجائے گمراہی یعنی مغفرت کی بجائے عذاب کا انتخاب کر دیا ہے، چنانچہ یہ ان حضرات میں کتنی طاقت ہے کہ وہ جہنم کو برداشت کر سکیں؟
ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ ۗ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِي الْكِتَابِ لَفِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ. (176)	یہ اس لیے ہو گا کہ اللہ تعالی نے اپنی یہ کتاب آخری فیصلے (Final Decision) کے ساتھ نازل کی ہے مگر یہ لوگ جنھوں نے اس کتاب کے معاملے میں اختلاف کیا ہے، یہ اپنی ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

ہمارے لیے یہی فیصلہ کرنا ہے کہ ہم توہم پرستی اور نفسیاتی غلامی کا انتخاب کر لیں یا پھر اللہ تعالی کی کتاب قرآن مجید کا مطالعہ کریں اور اس کے مطابق ہی شریعت پر عمل کر سکیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بس دو ہی چیزیں ہیں، ایک کلام اور دوسری چیز طریقہ، تو سب سے بہتر کلام اللہ کا کلام (قرآن مجید) ہے، اور سب سے بہتر طریقہ (سنت) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے، سنو! تم اپنے آپ کو دین میں نئی چیزوں سے بچانا، اس لیے کہ دین میں سب سے بری چیز «محدثات» (نئی چیزیں) ہیں، اور ہر «محدث» (نئی چیز) بدعت ہے، اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ سنو! کہیں شیطان تمہارے دلوں میں زیادہ زندہ رہنے اور جینے کا وسوسہ نہ ڈال دے، اور تمہارے دل سخت ہو جائیں۔ خبردار! آنے والی چیز قریب ہے، دور تو وہ چیز ہے جو آنے والی نہیں۔ خبردار! بدبخت تو وہی ہے جو اپنی ماں کے پیٹ میں بدبخت لکھ دیا گیا، اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرے۔ آگاہ رہو! مومن سے جنگ و جدال اور لڑائی جھگڑا کرنا کفر ہے، اور اسے گالی دینا فسق (نافرمانی) ہے، کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ ترک تعلق کرے۔ سنو! تم اپنے آپ کو جھوٹ سے بچانا، اس لیے کہ جھوٹ سنجیدگی یا ہنسی مذاق (مزاح) میں کسی بھی صورت میں درست نہیں ہے، کوئی شخص اپنے بچے سے ایسا وعدہ نہ کرے جسے پورا نہ کرے، جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے، اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے، اور سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے، اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، چنانچہ سچے آدمی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے سچ کہا اور نیک و کار ہوا، اور جھوٹے آدمی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے جھوٹ کہا اور گناہ گار ہوا۔ سنو! بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس کذاب (جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے"۔ [سنن ابن ماجہ/کتاب السنۃ/حدیث: 46]

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔عہد رسالت سے متعلق
- آیات 40-123: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب بنی اسرائیل) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعوت۔۔۔بنی اسرائیل کی تاریخ اور اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 124-162: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ (Appointment Letter) اور بنی اسرائیل کی تنسیخ (Termination)
- آیات 163-286: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (Policies, Procedures & Job Description)
  - ✓ اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت، ایمان اور اس کے نتائج
  - ✓ بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب
  - ✓ تعمیر شخصیت کی بنیاد
  - ✓ قصاص اور خون بہا، وصیت، روزہ، قبضہ، فراڈ اور کرپشن
  - ✓ عبادت کا طریقہ کار۔۔۔عمرہ، حج اور جہاد اور بدعتوں سے بچاؤ
  - ✓ سوشل اسٹڈیز سے متعلق احکامات۔۔۔خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون
  - ✓ دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی احکامات
  - ✓ سورۃ البقرۃ کا اختتام
- سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران (1,2,3) کا مکمل موضوع

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ البقرۃ 2: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس۔۔۔ تعمیر شخصیت

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ
وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ
حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ
وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ
وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ
وَآتَى الزَّكَاةَ وَالْمُوفُونَ بِعَهْدِهِمْ إِذَا
عَاهَدُوا ۖ وَالصَّابِرِينَ فِي الْبَأْسَاءِ
وَالضَّرَّاءِ وَحِينَ الْبَأْسِ ۗ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
صَدَقُوا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ۔ (177)

(یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالی سے وفاداری کا حق محض چند رسمیں پوری کر دینے سے ادا ہو جاتی ہیں۔انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ تعالی کے ساتھ وفاداری صرف یہ نہیں کہ آپ اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کر لیا، بلکہ وفاداری تو صرف انہی لوگوں کی وفاداری ہے جو:

1. پورے دل سے اللہ تعالی پر ایمان لائیں۔
2. قیامت کے دن پر یقین کر لیں۔
3. اللہ تعالی کے فرشتوں، اس رب کی کتابوں اور اس کے انبیاء کرام پر یقینی طور پر ایمان لائیں۔
4. مال کی محبت کے باوجود اپنے رشتے دار، یتیم، مسکین، مسافر، مشکلات میں مبتلا لوگ، اور غلاموں کی آزادی میں خرچ کریں۔
5. نماز کا اہتمام کریں۔
6. زکوۃ ادا کرتے رہیں۔
7. اور وفاداری تو صرف انہی لوگوں کی ہے کہ
   - جب معاہدہ کر لیں تو اپنے اس عہد کو پورا کرنے والے ہوں۔
   - اور خاص کر ان کی جو تنگی، بیماری اور جہاد کے موقع پر ثابت قدم رہنے والے ہوں۔

یہی وہ لوگ ہیں جو سچے اور متقی ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ قتل اور قصاص

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ۖ الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَىٰ بِالْأُنْثَىٰ ۚ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ۗ ذَٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ۗ فَمَنِ اعْتَدَىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ.(178)	اہل ایمان! جو لوگ قتل کر دیے جائیں، اُن کے [عدالت کے] مقدموں میں قصاص آپ پر فرض کیا گیا ہے۔ اس طرح کہ قاتل آزاد ہو تو اسی آزاد کو قتل کیا جائے۔ غلام قاتل ہو تو اسی قاتل غلام کو قتل کیا جائے۔ اسی طرح قاتل عورت ہو اسی قاتل عورت کو قتل کیا جائے۔ پھر جس کے لیے اس مقتول کے بھائی رشتے دار کی طرف سے کچھ رعایت کی جائے (تو اسے آپ قبول کر سکتے ہیں) تو حکومتی قانون کے مطابق اس کی پیروی کی جائے گی اور جو کچھ بھی دیت (Blood Money) ہو، وہ خوبی کے ساتھ اسے ادا کر دیا جائے۔ یہ آپ کے رب کی طرف سے ایک قسم کی رحمت آپ پر عنایت کے طور پر ہے۔ پھر بھی اس کے بعد جو زیادتی کرے تو اس کے لیے دردناک سزا ہے۔
وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. (179)	آپ کے لیے قصاص میں زندگی ہے۔ اہل عقل! آپ اللہ تعالی کی شریعت پر پابندی کرتے رہیے گا۔

جاہلیت کے انحرافات ہمارے ہاں ابھی تک موجود ہیں۔ کوئی آزاد چوہدری ہوتا تو وہ کسی کو قتل کر دیتا اور جب یہ معاملہ عدالت میں چلا جاتا تو وہ اپنے غلام یا ملازم کو قاتل کہہ کر اسی کو قتل کروالیا جاتا تھا۔ اسی طرح ایک جاگیر دار عورت کسی کو قتل کرتی تو بدلے میں اپنی ملازمہ کو عدالت میں مجرم بنوا کر اپنی جان چھڑا دیتی تھی۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ موجودہ زمانے میں دیت کے طور پر غلط استعمال اس طرح کیا جاتا ہے کہ مقتول کے فیملی ممبر زپر جبراً بڑی رقم ادا کر کے قاتل کو بچا دیا جاتا ہے۔ ایسے موقع پر حکومت کو چاہیے کہ وہ خود چیک کریں کہ فیملی ممبر زپر جبراً دیت ہے تو اسے قبل نہ کریں اور قاتل کو قتل کیا جائے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔وصیت سے متعلق قانون

كُتِبَ عَلَيْكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِن تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. (180)	آپ پر فرض کیا گیا ہے کہ آپ میں سے جب کسی کی موت کا وقت آ پہنچے اور وہ کچھ مال چھوڑ رہا ہو تو اپنے والدین اور رشتے داروں کے لیے (شریعت کے مطابق) وصیت کر دیں۔ اللہ تعالی کے ساتھ خلوص رہنے والوں پر یہی ذمہ داری ہے۔
فَمَن بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (181)	پھر جو اس وصیت کو اسے سننے کے بعد تبدیل کر بیٹھے تو اس کا گناہ اس تبدیلی کرنے والوں ہی پر ہو گا۔ اللہ تعالی سب کچھ سنتا اور جانتا ہے (اور وہی جزا و سزا کا فیصلہ کرے گا۔)
فَمَنْ خَافَ مِن مُّوصٍ جَنَفًا أَوْ إِثْمًا فَأَصْلَحَ بَيْنَهُمْ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. (182)	البتہ کسی وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا حق تلفی کا اندیشہ ہو اور کوئی شخص ان کے درمیان صلح کروا دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ بے شک، اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

اللہ تعالی نے وراثت کا قانون سورۃ النساء کے شروع میں سنا دی ہے۔ وصیت کے لیے انسان کو اجازت ہے کہ وہ مرنے سے پہلے قانونی وصیت کر سکتا ہے لیکن اس میں بھی اپنی فیملی میں کوئی حق تلفی حرام ہے۔ اگر کوئی انسان ایسی حق تلفی کرنا چاہ رہا ہو تو پھر اپنے دوست اور رشتہ دار کو فیملی کورٹ میں حق تلفی کے لیے مقدمہ پہنچا سکتا ہے بلکہ اگر اس انسان کے مرنے سے پہلے معلوم ہو جائے تو تب بھی اسی انسان کو زندگی میں اصلاح کے لیے مشورہ دینا چاہیے۔ اس کی مثال ہے جیسے ایک آدمی کے چار بیٹے ہیں اور تین بیٹے تو اچھی رقم کما رہے ہیں لیکن چھوٹا بیٹا ابھی تعلیم کر رہا ہے۔ اب باپ اگر وصیت میں کچھ رقم چھوٹے بیٹے کو دے تا کہ اس کے مرنے کے بعد بھی اپنی تعلیم مکمل کر سکے تو پھر بڑے بھائیوں کو چھوٹے بھائی کے لیے وصیت دینی چاہیے۔ اگر باپ نے کسی وجہ سے نہیں بلکہ محض محبت میں کسی ایک بیٹے کو دے دیا ہے تو پھر اصلاح کرنا چاہیے کہ وراثت کے قانون کے مطابق سب بیٹوں کو برابر ہی حصہ ملے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔عبادت یعنی روزہ سے متعلق پروسیجر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ. (183)	اہل ایمان! آپ پر روزہ فرض کیا گیا ہے، جس طرح آپ سے پہلے انسانوں پر بھی فرض کیا گیا تھا تاکہ آپ اللہ تعالی سے خبردار ہونے والے بن سکیں۔
أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۚ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۚ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ ۖ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ ۚ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ. (184)	(رمضان کا روزہ تو) یہ گنتی کے چند دن ہی تو ہیں۔ اس موقع پر بھی اگر آپ میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ کسی دوسرے دنوں میں بھی یہ ٹائم پورا کر سکتے ہیں۔ جو اتنی طاقت رکھتے ہوں کہ ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں تو ان پر ہر روزے کا بدلہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔ پھر جو شوق سے کوئی مزید نیکی کرے تو یہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ آپ روزہ ہی رکھ لیجیے تو یہ آپ کے لیے زیادہ اچھا ہے، اگر آپ لوگ سمجھ رکھتے ہیں۔

اللہ تعالی نے اس کی اجازت دے دی ہے کہ اگر بیماری یا سفر یا پھر کوئی اور مشکلات ہوں تو آپ رمضان کے علاوہ کسی اور پیریڈ میں بھی روزہ پورا کر سکتے ہیں۔ عہد رسالت کے شروع میں یہ اجازت تھی کہ کوئی انسان اپنے روزے کا بدلہ کسی غریب شخص کو رقم ادا کر دے تو وہ روزے کا اجر لے سکتا ہے۔ پھر اگلی آیت میں اسے بھی منع کر دیا ہے لیکن یہ آپشن ان لوگوں کے لیے ہے کہ اس کی بیماری یا کوئی اور مشکلات ہمیشہ کے لیے ہوں اور صحت کی امید نہ ہو۔ اس کی مثال ہے کہ جو مریض ڈائیبٹک ہے اور وہ انسولین استعمال کر رہا ہے تو پھر وہ روزہ ادا نہیں کر سکتا ہے۔ اس صورتحال میں پھر اجازت ہے کہ ہر روزے کے بدلے کسی غریب آدمی کو کھانا ادا کرے۔ کھانے کی کوالٹی ایسی ہونی چاہیے جیسا کہ وہ شخص خود کھانا کھاتا ہے۔

جب کوئی غیر مسلم، ایمان لائے تو انہیں بھی بتا دینا چاہیے۔ اس سے انہیں اندازہ ہو گا کہ اللہ تعالی سختی نہیں کرتا ہے بلکہ زندگی کو آسان کرنا چاہتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں یہ آپشن رکھ دی لیکن پھر اللہ تعالی نے بتا دیا کہ اللہ تعالی کو پسند یہی ہے کہ وہ روزہ ہی ادا کری اگر ممکن ہو۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔عبادت روزہ سے متعلق پروسیجر

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ وَمَن كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ أَيَّامٍ أُخَرَ ۗ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللَّهَ عَلَىٰ مَا هَدَاكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (185)	رمضان کا مہینا ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا تھا تاکہ لوگوں کے لیے سراسر ہدایت پہنچ جائے۔ نہایت واضح دلائل کے ساتھ یہ رہنمائی بھی ہیں اور حق و باطل کا فیصلہ بھی قرآن مجید میں ہے۔ چنانچہ آپ میں سے جو شخص اس مہینے میں زندہ ہو تو اسے چاہیے کہ اسی ماہ میں روزے رکھے۔ ہاں جو لوگ بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے پیریڈ میں اتنی تعداد میں روزے ادا کر لے۔ اللہ تعالی آپ کے لیے آسانی چاہتا ہے اور سختی نہیں چاہتا ہے۔ اس لیے آپ روزوں کی تعداد پوری کر لیا کریں۔ اللہ تعالی نے جو ہدایت آپ کو عنایت دی ہے تو آپ کو چاہیے کہ اللہ تعالی کی تکبیر کرتے رہیں تاکہ آپ اس رب کے شکر گزار بن کر رہیں۔
وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۖ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ. (186)	(اے رسول!) جب میرے بندے آپ سے کوئی سوال کریں تو آپ بتا دیجیے کہ میں ان سے قریب ہی ہوں۔ پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے تو میں اسے پکار کا جواب دیتا ہوں۔ لہٰذا انہیں چاہیے کہ وہ میرا حکم مان لیں، اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ وہ صحیح راستے پر رہتے رہیں۔

فجر اور روزہ کا ٹائم اس وقت شروع ہوتا ہے جب آسمان سے ہلکی روشنی سامنے آتی ہے۔ آپ زمین کے کسی بھی شہر یا گاؤں میں نماز اور روزہ کے ٹائم کو اس ویب سائٹ میں معلوم کر سکتے ہیں۔
www.Islamicfinder.org

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔عبادت روزہ سے متعلق پروسیجر

أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ نِسَائِكُمْ ۚ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۗ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ ۖ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ ۚ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۖ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ۚ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ. (187)	(آپ لوگوں کا سوال ہے تو ہم بتادیتے ہیں کہ) 1. روزوں کی رات میں (ازدواجی تعلق کے لیے) اپنی بیویوں کے پاس جانا آپ کے لیے جائز کیا گیاہے کیونکہ آپ دونوں ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ 2. اللہ تعالی نے دیکھا کہ آپ اپنے آپ سے (ازدواجی تعلق کو حرام سمجھ کر غلط فہمی سے) خیانت کررہے تھے تو اس رب نے آپ پر عنایت فرمائی اور معاف کردیا۔ 3. چنانچہ اب (بغیر کسی تردد کے) اپنی بیویوں کے پاس جائیں اور (اس کا رزلٹ) اللہ تعالی نے آپ کے لیے طے کیاہے۔ آپ کھائیں پیئیں، یہاں تک کہ رات کے سیاہ رنگ سے فجر کی سفید روشنی (True Light) آپ کے لیے بالکل نمایاں ہو جائے۔ اس ٹائم سے لے کر رات تک اپنا روزہ مکمل کرلیا کریں۔ 4. ہاں آپ لوگ اگر مسجدوں میں اعتکاف کر رہے ہوں تو پھر رات میں بھی ازدواجی تعلق نہ کیجیے گا۔ یہ اللہ تعالی کا مقرر کردہ طریقہ کار ہے چنانچہ اس کے قریب نہ جایئے گا۔ اللہ تعالی اسی طرح لوگوں کے لیے واضح کردیتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اختیار کرسکیں۔
وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ. (188)	آپس میں ناحق ایک دوسرے کے مال (Cash, Property & all Assets) پر قبضہ نہ کیجیے گا۔ اس حکومتی ملازمین تک رشوت نہ دیجیے کہ اس طرح لوگوں کے مال کا کوئی حصہ اُن کی حق تلفی کرکے حاصل کرسکیں۔ حالانکہ آپ لوگ (حق تلفی کو گناہ کے طور پر) اچھی طرف جانتے ہیں۔

بنی اسرائیل سے سمجھ کر بعض اہل ایمان یہ سمجھتے تھے کہ روزہ میں ازدواجی تعلق دن اور رات میں حرام ہے۔ پھر غلطی سے رات میں ازدواجی تعلق کرلیا تو پھر افسوس کرنے لگے تو اللہ تعالی نے بتادیا کہ رات میں تعلق جائز ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: حج و عمرہ، جہاد اور بدعت سے متعلق سوالات اور اللہ تعالیٰ کے جوابات

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَهِلَّةِ ۖ قُلْ هِيَ مَوَاقِيتُ لِلنَّاسِ وَالْحَجِّ ۗ وَلَيْسَ الْبِرُّ بِأَنْ تَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ ظُهُورِهَا وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ أَبْوَابِهَا ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.(189)	(اے رسول!) آپ سے حرام مہینوں کے بارے میں سوال کر رہے ہیں۔ آپ فرما دیجیے : "یہ لوگوں کے فائدے اور حج کی ٹائم لائن ہے۔ یہ ہر گز کوئی نیکی نہیں ہے کہ (احرام کی حالت میں اور حج سے واپسی پر) آپ گھروں کے پیچھے سے داخل ہوتے ہیں۔ بلکہ نیکی تو اصل میں اس شخص کی ہے جو شریعت پر عمل ادا کرے۔ اس لیے اب گھروں میں صحیح دروازوں ہی سے آیئے اور اللہ تعالیٰ سے خبردار رہیے تاکہ آپ کو فلاح مل جائے۔"
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ.(190)	اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں (قریش کے منکرین جو رسول اللہ اور صحابہ کرام کے ساتھ مذہبی جبر کر رہے تھے اور حج کا راستہ روکتے تھے تو پھر) سے جہاد کیجیے۔ جو کچھ آپ سے جنگ کریں لیکن آپ **کوئی زیادتی ہر گز نہیں** کیجیے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے 2000BC میں مکہ مکرمہ میں حج شروع ہوا۔ اس وقت آپ کو سمجھا دیا تھا کہ حج کے چار مہینے (ذوالقاعدہ 11، ذوالحج 12، محرم 1 اور رجب 7) حرام ہیں یعنی اس میں کوئی جنگ بھی حرام ہو گی۔ اس کا مقصد یہی تھا کہ مختلف قبائل کے لوگ آسانی سے حج کر سکیں اور ایک ماہ رجب کو عمرے کے لیے خاص کر دیا گیا تھا۔ جب تمام عرب ممالک میں حضرت ابراہیم، اسماعیل اور اسحاق علیہم الصلوۃ والسلام کی دعوت پہنچی تو لوگ ایمان لائے اور حج و عمرہ کرنے لگے۔ تاریخ میں مختلف قبائل آپس میں جنگیں کرتے رہے لیکن ان چار مہینوں میں جنگ چھوڑ دیتے تھے۔ اس کا فائدہ تمام انسانوں کو ہوا کہ جب چار مہینے تک جنگ نہ ہوتی تو پھر بزنس ہو جاتا تھا۔

دو ہزار سال بعد تقریباً 300CE کے زمانے میں عربوں میں توہم پرستی عام ہوئی اور شرک پر عمل کرنے لگے۔ اس وقت انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی کہ حج کے بعد اپنے گھر میں دروازے سے داخل ہونا حرام ہے چنانچہ یہ لوگ پیچھے سے دیوار میں چھلانگ لگا کر داخل ہونے لگے۔ جب یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعوت پر ایمان لائے تو سوالات پیدا ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے جوابات دیے ہیں۔ اہل مکہ منکرین اب مدینہ منورہ پر حملے کی پلاننگ کر رہے تھے تو اس وقت سوال پیدا ہوا کہ ان حرام مہینوں میں کیا کریں کہ اس میں تو جنگ حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ آپ نے جنگ شروع نہیں کرنی ہے لیکن اگر حملہ ہوا تو پھر آپ دفاع کے طور پر جہاد کریں گے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِندَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّىٰ يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ ۖ فَإِن قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ ۗ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ.(191) فَإِنِ انتَهَوْا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ.(192)	ان جنگ کرنے والوں کو جہاں پائیں، قتل کر دیجیے اور انہیں وہاں سے نکالیں، جہاں سے انہوں نے آپ کو (مکہ) نکالا تھا کیونکہ مذہبی جبر کا فتنہ [Oppression & Persecution] قتل سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔ مسجد الحرام کے پاس آپ ان سے خود جنگ نہ کیجیے گا، جب تک یہ آپ سے جنگ نہ شروع کریں۔ پھر اگر یہ جنگ چھیڑ دیں تو انہیں (بغیر کسی تردد کے) قتل کر دیجیے۔ اس طرح کے منکروں کی یہی سزا ہے۔ لیکن اگر وہ باز آ جائیں تو اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ.(193)	یہ جنگ آپ لوگ ان سے برابر کرتے جائیے گا جب تک کہ مذہبی جبر (Oppression & Persecution) باقی نہ رہ جائے اور دین اس سر زمین میں اللہ تعالی ہی کا ہو کر رہ جائے۔ تاہم وہ باز آ جائیں تو پھر جہاد صرف ان ظالموں کے خلاف ہی جائز ہے۔
الشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَالْحُرُمَاتُ قِصَاصٌ ۚ فَمَنِ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ.(194)	امن کے مہینوں کا بدلہ وہی امن مہینہ ہی تو ہے جبکہ اسی طرح دوسرے حرام عمل کا بدلہ قصاص ہے (کہ قاتل کو قتل کیا جائے۔) لہٰذا جو آپ پر زیادتی کریں، انہیں اپنے اوپر اس زیادتی کے برابر ہی جواب دے سکتے ہیں لیکن اللہ تعالی سے وارننگ سمجھ لیجیے اور جان لیجیے کہ اللہ تعالی ان کے ساتھ ہے جو اس رب کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مکہ مکرمہ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ہجرت کر کے مدینہ جانا ہوا تو اس وقت اہل مکہ مشرکین نے انہیں مکہ مکرمہ کے راستے کو بند کر دیا۔ انصار مدینہ پر یہ پابندی نہیں تھی تو ان کے ذہن میں سوالات پیدا ہوئے تو اللہ تعالی نے جواب انہیں دے دیا۔ جنگ بدر، احد اور خندق کے بعد عمرہ کرنا ممکن ہوا تو پھر جب مکہ فتح ہوا تو پھر حج و عمرہ آسان ہو گیا اور شرک کا خاتمہ ہو گیا۔

حج کے مناسک (Procedures – SOPs)

1. نیت اور حدود میقات میں احرام باندھنا
2. تلبیہ ۔۔لبيك اللهم لبيك. لبيك اللهم لبيك. لبيك لا شريك لك لبيك. ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك. ''اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں۔آپ کا کوئی شریک نہیں ہے، یقیناً سب تعریف آپ ہی کے لیے ہے، ساری نعمتیں آپ ہی کی ہیں، اور ساری حکومت آپ ہی کی ہے۔آپ کا کوئی شریک نہیں۔''
3. احرام کی پابندیاں: گالی گلوچ، غیر اخلاقی عمل، فحش گفتگو، شکار، بال اور ناخن کاٹنا، خوشبو، سلے ہوئے کپڑے پہننا، مردوں کے لیے سر ڈھانپنا، درخت توڑنا
4. الحرم کا طواف اور صفا و مروۃ کی سعی
5. اگر عمرہ کی نیت ہو تو پھر بال مونڈ یا کاٹ کر احرام ہٹادیں تو پابندی ختم ہو جاتی ہے۔اگر صرف حج ہی کرنا ہو تو پھر ویسے ہی احرام باندھے رکھیں اور وہی پابندیوں پر عمل کریں۔
6. 8ذوالحج میں احرام باندھنا اور منیٰ میں اکٹھا ہونا
7. 9ذوالحج میں عرفات میں توبہ، دعائیں اور عبادت
8. رات میں مزدلفہ میں رات رہنا
9. 10ذوالحج میں منیٰ میں واپسی۔۔۔قربانی، سر منڈوانا یا کاٹنا اور بڑے شیطان کے جمرہ میں کنکریاں مارنا۔۔۔یہ علامت ہے کہ شیطان کے خلاف ہم جہاد کر رہے ہیں۔
10. الحرم میں طواف افادہ اور منیٰ میں رہائش کرنا
11. 11-12 اور چاہیں تو 13 تک منیٰ میں تین جمرات (بڑا شیطان، درمیانہ شیطان اور چھوٹے شیطان کی علامت) پر کنکریاں مارنا
12. الوداعی طواف اور واپسی

میقات

میقات وہ باؤنڈری ہے جس میں احرام باندھے جاتے ہیں اور پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ ہوائی جہاز میں ہم ایئرپورٹ پر ہی احرام باندھ لیتے ہیں لیکن ابھی پابندی نہیں آتی ہے۔

جب ہم میقات پر پہنچتے ہیں تو پائلٹ اعلان کر دیتے ہیں اور اس وقت ہم حج یا عمرہ کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور پابندیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

بداية الصفا
SAFA START

المروة

عرفات
قربانی
Arafat
ميدان عرفات
MINA
منى
منیٰ
مزدلفہ
AZIZIYAH
العزيزية
الحرم
AL HARAM
Umm Al Qura
University /
Girls Campus
جامعة أم القرى /
شطر الطالبات
Umm Al Qura
University
جامعة أم القرى
Mecca
مكة
Google
3D
Map

منیٰ

- قربانی
- جمرات

سورة البقرة 2: تعمیر شخصیت۔۔۔شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات

وَأَنفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ وَأَحْسِنُوا ۛ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (195)	اللہ تعالی کی راہ میں انفاق (غربت کے خلاف معاشی جہاد) کیجیے لیکن اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈال دیجیے گا۔آپ خوبی کے ساتھ عمل کیجیے گا کیونکہ اللہ تعالی خوبی کے ساتھ کام کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ۚ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۖ وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ۚ فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ ۚ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَمَن تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَن لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ ۗ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ۗ ذَٰلِكَ لِمَن لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (196)	حج و عمرہ (کی راہ اگر آپ کے لیے کھول دی جائے تو ان کے تمام احکامات) اللہ تعالی ہی کے لیے مکمل کر لیجیے گا۔پھر اگر راستے میں روکا جائے تو جو قربانی بھی میسر ہو، اسی جگہ پیش کر دیجیے گا لیکن اپنے سر اس وقت تک نہ مونڈیے گا جب تک قربانی اپنی جگہ [یعنی مکہ مکرمہ] نہ پہنچ جائے۔ پھر اگر آپ میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو (اور وہ قربانی سے پہلے ہی سر منڈانے پر مجبور ہو جائے) تو اسے چاہیے کہ روزوں یا صدقے یا قربانی کی صورت میں اس کا فدیہ ادا کر دیجیے گا۔ پھر جب آپ کے لیے امن کی حالت پیدا ہو جائے تو جو شخص اس سفر سے یہ فائدہ اٹھائے کہ حج کا زمانہ آنے تک عمرہ بھی کر لے تو اُسے قربانی کرنا ہو گی، جیسی بھی میسر ہو جاسکے۔اگر قربانی میسر نہ ہو تو روزے رکھنا ہوں گے ۔۔۔ 3 دن حج کے زمانے میں اور 7 دن جب (حج سے نکل کر گھر) واپس آ پہنچیں۔اس طرح یہ پورے 10 دن کے روزے ادا کریں۔ (ایک ہی سفر میں حج و عمرہ کی رعایت) صرف ان لوگوں کے لیے ہے جن کے گھر مسجد الحرام کے قریب نہ ہوں۔ اللہ تعالی سے وارننگ کر لیجیے اور خوب جان لیجیے کہ اللہ تعالیٰ (منکرین کو) سخت سزا دینے والا ہے۔

موجودہ زمانے میں اکثر لوگ حج و عمرہ اکٹھا کرنے کے لیے قربانی کرواتے ہیں۔ قدیم زمانے میں لوگ اپنے جانور لے کر قربانی کرواتے تھے جیسا کہ ہم عید کے دن ادا کرتے ہیں۔ آج کل لوگ وہی حج و عمرہ اکٹھا کرنے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں قربانی کرتے ہیں۔ اگر کوئی صرف حج ہی کر رہا ہو تو پھر قربانی نہیں کرتے ہیں لیکن انہیں وہی عید والی قربانی کرنی چاہیے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات

الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَىٰ ۚ وَاتَّقُونِ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ.(197)	حج کے طے شدہ مہینے ہیں چنانچہ ان میں جو شخص بھی حج کا ارادہ کر لے تو اسے پھر حج کے اس زمانے میں نہ کوئی فحش گفتگو، نہ خدا کی نافرمانی اور نہ لڑائی جھگڑے کی کوئی بات اس سے سرزد ہونی چاہیے۔ جو نیکی بھی آپ کریں گے تو اللہ تعالیٰ اسے اچھی طرح جانتا ہے۔ (حج کے اس سفر میں نیکی کی) زادِ راہ لے کر نکلیے، اِس لیے کہ بہترین زادِ راہ یہی تقویٰ کا سامان ہے۔ اہل عقل! مجھ سے خبردار رہیے گا۔
لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ ۚ فَإِذَا أَفَضْتُمْ مِنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۖ وَاذْكُرُوهُ كَمَا هَدَاكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ مِنْ قَبْلِهِ لَمِنَ الضَّالِّينَ.(198)	آپ پر کوئی حرج نہیں کہ اپنے رب کا فضل [یعنی معاش Finance] تلاش کر سکتے ہیں۔ لیکن جب عرفات سے چلیں تو مشعر حرام [یعنی مزدلفہ] کے پاس اللہ تعالیٰ کو یاد کر لیجیے گا اور اسی طرح یاد کیجیے گا، جس طرح اس رب نے آپ کو ہدایت فرمائی ہے۔ اس سے پہلے تو یقیناً آپ لوگ گمراہوں میں شامل تھے۔
ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ.(199)	جہاں سے اور سب لوگ [عرفات سے واپس] پلٹتے ہیں، آپ بھی (اہل قریش! جنہوں نے عرفات کو چھوڑ دیا تھا، وہی عرفات جا کر وہاں] سے واپس چلیں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کیا کریں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

جاہلیت میں لوگ حج کے دوران ہی مزدلفہ میں اپنا بزنس کرتے تھے کیونکہ اہل مکہ یہاں تک رہتے تھے۔ جاہلیت ہی میں اہل مکہ نے بدعت کی تھی کہ وہ حج کے لیے عرفات تک نہیں جاتے تھے بلکہ حرم شریف کی باؤنڈری تک ہی رہتے تھے تاکہ لوگوں پر رعب ڈال سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس بدعت کو روک دیا اور فرمایا کہ آپ تمام علاقوں تک حج کو مکمل کریں۔ حرم شریف کی باؤنڈری مزدلفہ تک ہے جبکہ عرفات مکہ سے باہر ہے۔

جاہلیت میں حج کے مہینوں میں بزنس چلتا تھا۔ طائف کے قریب عقاظ میلہ اور مختلف علاقوں پر حج سے پہلے اور حج کے بعد بھی بزنس کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی اجازت دے دی لیکن بتا دیا کہ آپ حج کی نیت اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے پر رکھنی چاہیے اور اس سفر کو بزنس کا اصل مقصد نہ سمجھیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔شریعت سے متعلق سوالات کے جوابات

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا ۗ فَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ. (200)	اس کے بعد جب اپنے حج کے مناسک پورے کر لیں تو جس طرح پہلے اپنے باپ دادا کو یاد کرتے رہے تھے، اب اللہ تعالی کو اس سے زیادہ اچھی کوالٹی میں یاد کیجیے گا۔ (یہ اللہ تعالی سے مانگنے کا موقع ہے) مگر لوگوں میں ایسے بھی ہیں کہ وہ یہی کہتے ہیں کہ اے رب! ہمیں (جو کچھ دینا ہے، اسی موجودہ) زندگی میں ہی دے دیجیے مگر آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں رہتا۔
وَمِنْهُم مَّن يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (201)	لیکن ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں: "اے رب! ہمیں اس زندگی میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی لیکن ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لیجیے۔"
أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّمَّا كَسَبُوا ۚ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ. (202)	یہی ہیں جو اپنی آمدنی کا حصہ پا لیں گے کیونکہ اللہ تعالی جلدی سے رزلٹ دے دیتا ہے۔
وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ اتَّقَىٰ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ. (203)	چندطے شدہ دنوں (13-9 ذوالحج) میں اللہ تعالی کو یاد کیجیے۔ پھر جس نے جلدی کی اور 2 دن ہی واپس چلے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے اور جو دیر سے واپس گیا تو اسے بھی کوئی گناہ نہیں۔ جو لوگ اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرے تو انہیں یاد رہنا چاہیے کہ آپ اسی رب کے حضور میں اکٹھے کیے جائیں گے۔

جاہلیت میں منیٰ میں تین دن میں لوگ یہ حرکت کرتے تھے کہ اپنے باپ دادا اور سیاسی لیڈرز کے بارے میں تقریریں کرتے تھے تاکہ ان کے قبیلے کا سٹیٹس زیادہ بڑھے کیونکہ ان زمانے میں سیاست یہی تھی۔ اللہ تعالی نے انہیں سمجھا دیا کہ ایسی حرکتوں کی بجائے اللہ تعالی کو یاد کریں اور اللہ تعالی کی شریعت پر عمل کریں۔ اپنا دل اللہ تعالی کے لیے ہی فوکس کر کے رکھیں۔

سورۃ البقرۃ 2: منکرین کے ساتھ جہاد کی وجوہات اور اس سے متعلق سوالات کا جوابات

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ. (204)	لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ جن کی باتیں تو دنیا کی موجودہ زندگی میں آپ کو اچھا اسٹیٹس محسوس ہوتا ہے۔ وہ لوگ اپنے دل کے ارادوں پر اللہ تعالی کو بھی گواہ بنا دیتے ہیں، لیکن وہی بدترین دشمن ہوتے ہیں۔
وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ. (205) وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ ۚ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ ۚ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ.(206)	(آپ کے سامنے وہ حج میں یہی کرتے ہیں) لیکن جب وہاں سے ہٹتے ہیں تو ان کی ساری کوشش کا مقصد یہ ہوتا کہ وہ زمین میں فساد کریں، کھیتوں (Economy) کو غارت کریں اور نسلیں تباہ و برباد کرتے رہیں۔ اللہ تعالی فساد کو کبھی پسند نہیں کرتا ہے۔ جب اُن سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالی سے خبردار رہیں تو گناہ پر آمادگی کے ساتھ اُن کا تکبر ان میں پھنسا رہتا ہے۔ چنانچہ ان کے لیے جہنم کافی ہے جبکہ وہی بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ.(207)	انہی لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں کہ اللہ تعالی کی رضاجوئی کے لیے اپنی جان کھپا دینے کے لیے تیار ہیں۔ اس طرح کے بندوں پر اللہ تعالی بہت مہربان ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ ۚ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ.(208)	اہل ایمان ! (ایمان کے ساتھ یہ دو رویے نہیں ہو سکتے ، اِس لیے)آپ سب اللہ تعالی کی اطاعت میں داخل ہو جائیے اور شیطان کے نقش قدم کی پیروی ہر گز نہ کیجیے گا کیونکہ وہ آپ کا کھلا دشمن ہے۔

حج کا مقصد یہ ہے کہ ہم زندگی میں ایک بار شیطان کے خلاف جہاد کریں۔ اس طرح یہ تربیت ہے کہ ہم نے پوری زندگی تک شیطان کے دشمن رہنا ہے اور اللہ تعالی کے ساتھ فوکس رکھیں۔ عہد رسالت میں مشرکین لیڈرز جیسے ابولہب، ابوجہل وغیرہ فساد کرتے تھے کہ وہ اہل ایمان پر مذہبی جبر نافذ کرتے تھے۔ اللہ تعالی نے اسی کا تبصرہ فرمایا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔جہاد سے متعلق رویہ

فَإِنْ زَلَلْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْكُمُ الْبَيِّنَاتُ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (209)	ان کھلی ہوئی وارننگ کے بعد بھی اگر آپ لغزش کرنا چاہیں ہیں تو جان لیجیے کہ اللہ تعالی زبردست ہے اور وہ بڑی وزڈم کا مالک ہے۔
هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضِيَ الْأَمْرُ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ. (210)	کیا یہ اسی کے منتظر ہیں کہ اللہ تعالی اور اُس کے فرشتے بادلوں کے سایے میں ان پر نمودار ہو جائیں اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جائے؟ (لیکن یہ اللہ تعالی کا طریقہ کار نہیں ہے) اور اس طرح کے معاملات تو اللہ تعالی ہی کے حوالے ہیں۔
سَلْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَمْ آتَيْنَاهُمْ مِنْ آيَةٍ بَيِّنَةٍ ۗ وَمَنْ يُبَدِّلْ نِعْمَةَ اللَّهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُ فَإِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (211)	بنی اسرائیل سے پوچھ لیجیے کہ ہم نے انہیں کتنے واضح ثبوت دیے تھے (لیکن اس سے کیا فائدہ انہیں حاصل ہوا؟) حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالی کی (ہدایت جیسی) نعمت کو پالینے کے بعد اسے (گمراہی سے) تبدیل کر لیتے ہیں تو وہ اللہ تعالی کی گرفت سے نہیں بچ سکتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالی سخت مواخذہ کرنے والا ہے۔
زُيِّنَ لِلَّذِينَ كَفَرُوا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَيَسْخَرُونَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا ۘ وَالَّذِينَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (212)	دنیا کی یہ زندگی ان منکرین کے لیے بڑی دل پسند بنا دی گئی ہے۔ (اِس کے انجام سے انہیں آگاہ کیا جائے تو نہیں سنتے ہیں) اور اہل ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالی سے خبردار رہنے والے اہل ایمان قیامت کے دن، ان منکرین کے مقابلے میں عالی مقام ہوں گے۔ (یہ اُن کے لیے اللہ تعالی کا فضل ہے) اور اللہ جسے چاہے گا، اپنا فضل بے حساب عطا فرمادے گا۔

مدینہ منورہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت بن گئی اور اللہ تعالی نے حکم دیا کہ وہ مذہبی جبر کا خاتمہ کرنے کے لیے جہاد کریں۔ اب منافقین نے پروپیگنڈا کے ذریعے مذاق کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے موریل کے ختم کرنے کی کوشش کی۔ اللہ تعالی نے انہی آیات میں اہل ایمان کے موریل کو عمدہ کر دیا اور عہد رسالت میں توان لیڈرز کو شکست دے کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھوں قتل ہوئے۔ یہی نتیجہ ہمارے زمانے کے منکرین کا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔منافقین کے جہاد سے متعلق سوالات کے جوابات

كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللَّهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ ۚ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۖ فَهَدَى اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ ۗ وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. (213)

(اپنی منافقت کے لیے یہ اختلافات کو بہانہ بناتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ)لوگ ایک ہی امت تھے۔ پھر (ان میں اختلاف پیدا ہوا تو) اللہ تعالی نے انبیاء کو ذمہ داری دی کہ وہ (نیکی کے رزلٹ کی) بشارت دیتے اور (گناہوں کے رزلٹ کی) وارننگ کرتے رہے۔
ان کے ساتھ کنفرم ہدایت کی صورت میں اپنی کتاب نازل کی تاکہ لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات کا فیصلہ کر دے (کہ کیا درست ہے اور کیا غلط۔) یہ ہدایت جن لوگوں کو دی گئی تھی تو اس میں اختلاف بھی انہی لوگوں نے کر دیا۔ اگرچہ نہایت واضح دلائل کے سامنے آ جانے کے بعد، محض آپس کے ضد کی وجہ سے (انہوں نے اختلافات پیدا کیے اور فرقے ایجاد کیے تھے۔)
پھر یہ جو لوگ (قرآن مجید پر) ایمان لائے ہیں تو اللہ تعالی نے اپنی طاقت سے اس حق کے بارے میں ان کی رہنمائی کی جس میں یہ (منافقین) اختلافات کر رہے تھے۔ اللہ تعالی جسے چاہتا ہے، (ان کی نیت کے لحاظ سے)سیدھی راہ کی ہدایت عطا فرماتا ہے۔

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جہاد میں مشکلات جیسے شہادت اور معاشی مشکلات تو منافقین پراپیگنڈا کے ذریعے ان نئے اہل ایمان کے موریل کو گرانے کے لیے کہا کہ اگر یہ سچ رسول ہوتے تو پھر انہیں مشکلات نہ آتیں۔ اس کا جواب اللہ تعالی نے دیا کہ یہ مشکلات اس امتحان کا حصہ ہے جس سے اہل ایمان کو فتح حاصل ہو گی۔ خاص طور پر پراپیگنڈا اس معاشی فنڈز پر اعتراض کر رہے تھے کہ زکوۃ وغیرہ آپ سے کیوں لی جا رہی ہے تو اللہ تعالی نے اس کا جواب بھی دیا۔ اللہ تعالی نے ان جوابات کو قرآن مجید میں اس لیے ہمارے لیے رکھا تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو جائے کہ نیکی کے ساتھ جو مشکلات آتی ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی ہمارے لیے صبر اور شکر دونوں کا امتحان آتا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت ۔۔۔ منافقین کے جہاد سے متعلق سوالات کے جواب

أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ۖ مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتَّىٰ يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ مَتَىٰ نَصْرُ اللَّهِ ۗ أَلَا إِنَّ نَصْرَ اللَّهِ قَرِيبٌ. (214)	(یہ منافق سمجھتے ہیں کہ اِن پر کوئی ذمہ داری ڈالے بغیر ہی اس ہدایت میں سب مشکلیں اللہ تعالی کی مدد سے دور ہو جانی چاہییں تو) آپ کا خیال ہے کہ آپ جنت میں داخل ہو جائیں گے، حالانکہ آپ پر وہ حالات ابھی پیش ہی نہیں آئے جیسے (رسولوں کے زمانے میں) ان لوگوں کو پیش آئے تھے جو آپ سے پہلے گزرے ہیں؟ ان پر آفتیں، مصیبتیں آئیں اور وہ ہلا کر مارے گئے تھے۔ یہاں تک کہ رسول اور ان کے ساتھ اہل ایمان سب پکار اٹھے تھے کہ اللہ تعالی کی مدد کب آئے گی؟ (اس وقت بشارت دی گئی کہ) سن لیجیے کہ اللہ تعالی کی مدد قریب ہی آ رہی ہے۔
يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ ۖ قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ۗ وَمَا تَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ. (215)	(اے رسول!) وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ اچھا، پھر کیا خرچ کریں؟ جواب دے دیجیے کہ جتنا مال بھی خرچ کریں گے، وہ آپ کے والدین، رشتے دار، یتیم، مساکین اور مسافروں کے لیے ہے ۔ (اِس لیے جتنی ہمت ہے، خرچ کر لیجیے اور مطمئن رہیے کہ) جو نیکی بھی آپ کریں گے، وہ ہرگز ضائع نہ ہو گی، کیونکہ اللہ تعالی اس سے پوری طرح واقف ہے۔
كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۖ وَعَسَىٰ أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (216)	آپ پر جنگ فرض کی گئی اور (اللہ کی راہ میں اخراجات کی طرح) وہ بھی آپ کے لیے ناگوار لگ رہا ہے، حالانکہ یہ بالکل ممکن ہے کہ آپ کسی چیز کو ناپسند کریں جبکہ آپ کے لیے وہی بہتر ہو۔ بالکل ممکن ہے کہ آپ کسی چیز کو پسند کریں جبکہ وہ آپ کے لیے ناگوار ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ہی جانتا ہے جبکہ (رزلٹ) آپ لوگ نہیں جانتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: سوال جواب۔۔۔ حرام مہینوں میں قریش کے ساتھ جہاد سے متعلق سوال کا جواب

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّىٰ يَرُدُّوكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنِ اسْتَطَاعُوا ۚ وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَأُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (217)	(اے رسول!) وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ حرام مہینے میں جنگ کا کیا حکم ہے؟ آپ فرما دیجیے کہ اس میں جنگ کرنا ایک سنگین گناہ ہے۔ لیکن اللہ تعالی کی راہ سے روکنا، ایمان پر کفر کرنا، بیت الحرام کا راستہ لوگوں پر بند کرنا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے جلا وطن کرنا اللہ تعالی کے نزدیک اس سے بھی زیادہ سنگین گناہ ہے۔ ظلم و جبر کے ذریعے لوگوں کو مذہبی جبر کرنا تو قتل سے بھی سنگین بڑا گناہ ہے۔ (آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ جن لوگوں سے جہاد کا حکم آپ کو دیا گیا ہے تو ان مجرمین نے ہی طے کر لیا ہے کہ) وہ آپ سے برابر جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے لیے ممکن ہوا تو آپ کو اپنے دین کو تبدیل کرنا جائیں گے۔ آپ میں سے جو کوئی اپنے دین سے تبدیل ہو گا تو پھر اگر اسی کفر کی حالت میں مر جائے گا تو پھر ایسے لوگ ہوں گے جن کے عمل دنیا اور آخرت میں ضائع ہو جائیں گے چنانچہ وہ جہنم میں گریں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ يَرْجُونَ رَحْمَتَ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (218)	اس کے برخلاف جو لوگ ایمان پر قائم رہے ہیں، پھر ہجرت کی اور اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کیا ہے تو وہی لوگ اللہ تعالی کی رحمت کے امیدوار ہیں چنانچہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

منافقین نے پراپیگنڈا کے ذریعے ان نئے اہل ایمان کے موریل کو گرانے کے لیے یہ کوشش کی کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے حج کے مہینوں میں جنگ کرنا بہت بڑا گناہ ہے، اس لیے یہ سچے رسول نہیں ہوں گے۔ اس کا جواب اللہ تعالی نے دیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر جو مذہبی جبر کر کے جلاوطن کیا تو وہ زیادہ بڑا گناہ ہے۔ پھر جنگ وہی مشرکین کرنا چاہتے ہیں تا کہ مدینہ منورہ میں قبضہ کر کے اہل ایمان جو جبراً شرک اختیار کریں۔

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔ عہد رسالت سے متعلق
- آیات 40-123: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب بنی اسرائیل) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعوت۔۔۔ بنی اسرائیل کی تاریخ اور اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 124-162: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ (Appointment Letter) اور بنی اسرائیل کی تنسیخ (Termination)
- آیات 163-286: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (Policies, Procedures & Job Description)
  - ✓ اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت، ایمان اور اس کے نتائج
  - ✓ بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب
  - ✓ تعمیر شخصیت کی بنیاد
  - ✓ قصاص اور خون بہا، وصیت، روزہ، قبضہ، فراڈ اور کرپشن
  - ✓ عبادت کا طریقہ کار۔۔۔ عمرہ، حج اور جہاد اور بدعتوں سے بچاؤ
  - ✓ **سوشل اسٹڈیز سے متعلق احکامات۔۔۔ خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون**
  - ✓ دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی احکامات
  - ✓ سورۃ البقرۃ کا اختتام
- سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران (1,2,3) کا مکمل موضوع

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ البقرۃ 2: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس اور سوشل شریعت

خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون اور سوال جواب

يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلۡخَمۡرِ وَٱلۡمَيۡسِرِۖ قُلۡ فِيهِمَآ إِثۡمٞ كَبِيرٞ وَمَنَٰفِعُ لِلنَّاسِ وَإِثۡمُهُمَآ أَكۡبَرُ مِن نَّفۡعِهِمَاۗ وَيَسۡـَٔلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ قُلِ ٱلۡعَفۡوَۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ ٱللَّهُ لَكُمُ ٱلۡأٓيَٰتِ لَعَلَّكُمۡ تَتَفَكَّرُونَ۔ (219)	[گناہ کے ذریعے غریبوں کی خدمت] 1۔ (اے رسول!) وہ آپ سے جوئے اور شراب کے بارے میں سوال کرتے ہیں (کیونکہ عرب امیر لوگ جوا کھیل کر جو جیتتے تو وہ غریبوں کو گوشت دیتے تھے اور اسے نیکی سمجھتے تھے۔) آپ فرما دیجیے کہ ان دونوں عمل (جوا اور غریبوں کی خدمت) میں گناہ زیادہ بڑا ہے (اگرچہ غریب) لوگوں کے لیے اِن میں کچھ فائدے بھی ہیں، لیکن اس (جوئے اور شراب) کا گناہ ان کے فوائد سے کہیں بڑھ کر ہے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ (اچھا، یہ تو واضح کر لیجیے کہ) کتنا خرچ کریں؟ آپ فرما دیجیے کہ وہی جو ضرورت سے زیادہ ہے۔ اللہ تعالی اِسی طرح آپ کے لیے اپنی آیات کی وضاحت کر دیتا ہے تاکہ آپ دنیا اور آخرت، دونوں کے معاملات میں غور کرتے رہیں۔

جب نئے لوگ ایمان لائے تو ان میں دینی احکامات پر بہت سے سوالات پیدا ہوئے۔ اللہ تعالی نے انہیں سوال جواب کے فارمیٹ میں شریعت کے احکامات دیے ہیں۔ جیسا کہ آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ایمان، روزہ، حج اور جہاد سے متعلق جو سوالات تھے، ان کا جواب مل گیا ہے۔ پھر سوشل اسٹڈیز سے متعلق دینی احکامات سامنے آئے ہیں۔ جیسے یہ سوال پیدا ہوا کہ جوا اور شراب حرام ہے جبکہ ہم اس کے ذریعے ہی غریبوں کی خدمت کرتے ہیں تو اللہ تعالی نے واضح کر دیا کہ اس میں گناہ زیادہ ہے، اس لیے ایسا نہ کریں بلکہ آپ اپنی ضرورت سے زیادہ جو بھی آمدنی ملے تو اسے غریبوں میں پہنچا دیں۔ ہم لوگ تو محض کوریئر کی طرح ان لوگوں کو دیتے ہیں اور اس میں ہمارا کمال نہیں ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔یتیموں کی مدد اور مشرکین سے نکاح کی حرمت

فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۗ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْيَتَامَىٰ ۖ قُلْ إِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ ۖ وَإِنْ تُخَالِطُوهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَأَعْنَتَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (220)	2۔ وہ آپ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ (جنگ ہوئی اور لوگ مارے گئے تو اُن کے) یتیموں کے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے؟ آپ فرمادیجیے: • جس میں ان یتیموں کے فوائد ہی بہتر ہے۔ • اگر آپ (ان یتیموں کی ماؤں سے نکاح کر کے) انہیں اپنے ساتھ شامل کر لیں تو وہ آپ کے رشتے دار بن جائیں۔ اللہ تعالی جانتا ہے کہ کون بگاڑنے والا ہے اور کون اصلاح کرنے والا۔ اگر اللہ تعالی چاہتا تو (اس کی اجازت نہ دے کر) آپ کو مشکل کر دیتا لیکن یقیناً اللہ تعالی زبردست اور بڑی وزڈم کا مالک ہے۔
وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتَّىٰ يُؤْمِنَّ ۚ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ وَلَوْ أَعْجَبَتْكُمْ ۗ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِينَ حَتَّىٰ يُؤْمِنُوا ۚ وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ وَلَوْ أَعْجَبَكُمْ ۗ أُولَٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَاللَّهُ يَدْعُو إِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِإِذْنِهِ ۖ وَيُبَيِّنُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ. (221)	3۔ (یتیموں کی بہبود کے مقصد سے بھی) مشرک خواتین سے اس وقت تک نکاح نہ کیجیے گا، جب تک وہ ایمان نہ لے آئیں۔ ایک مسلمان غلام خاتون کسی مشرک شریف زادی سے بہتر ہے، اگرچہ وہ آپ کو پسند ہی ہو۔ 4۔ اہل ایمان خواتین بھی کبھی مشرکین سے نکاح نہ کریں، جب تک وہ مرد ایمان نہ لے آئیں۔ ایک اہل ایمان غلام کسی مشرک شریف زادے سے بہتر ہے، اگرچہ وہ آپ کو پسند ہی ہو۔ (مشرکین آپ کو) جہنم کی طرف بلاتے ہیں جبکہ اللہ تعالی اپنی عنایت سے جنت اور مغفرت کی طرف دعوت دیتا ہے تاکہ ان لوگوں کو اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے تاکہ وہ ریمائنڈر حاصل کر سکیں۔

مدینہ منورہ میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حکومت قائم ہوئی اور جہاد کا حکم دیا تو اس وقت مدینہ کی آبادی میں تقریباً 1000 فیملی ایمان لائی تھیں لیکن ان کے رشتے دار ابھی مشرک تھے۔ اس لیے یہ سوال پیدا ہوا۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ازدواجی تعلقات (Sex) کا طریقہ کار

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ ۖ قُلْ هُوَ أَذًى
فَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ ۖ وَلَا
تَقْرَبُوهُنَّ حَتَّىٰ يَطْهُرْنَ ۖ فَإِذَا تَطَهَّرْنَ
فَأْتُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَمَرَكُمُ اللَّهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ
التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ. (222)
نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ
شِئْتُمْ ۖ وَقَدِّمُوا لِأَنْفُسِكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ
وَاعْلَمُوا أَنَّكُمْ مُلَاقُوهُ ۗ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ.
(223)

5۔ (اے رسول! نکاح کا ذکر ہوا ہے تو) وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (خواتین کے) پیریڈز کا کیا حکم ہے؟
آپ جواب دیجیے: "یہ ایک طرح کی نجاست ہے۔ چنانچہ پیریڈ کی حالت میں خواتین سے [ازدواجی تعلقات سے] الگ رہیے۔ جب تک وہ خاتون خون سے پاک نہ ہو جائیں تو اس وقت تک آپ قریب نہ ہو جایئے گا۔ پھر جب وہ نہا کر پاکیزگی ہو جائیں تو آپ ان سے [ازدواجی تعلقات سے] ملاقات اس جگہ سے کیجیے گا جہاں سے اللہ تعالی نے آپ کو (نیچر میں اس کا) حکم دیا ہے۔ یقیناً اللہ تعالی انہی لوگوں کو پسند کرتا ہے جو توبہ کرنے والے اور جو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہوں۔"
6۔ آپ کی ان خواتین (کے ساتھ ازدواجی تعلق کرنا) آپ کے لیے کھیت کی طرح ہے۔ لہٰذا آپ اپنی اس کھیت میں جس طرح چاہیں آئیں لیکن (آسانی اور احتیاط سے دنیا اور آخرت، دونوں میں) اپنے لیے آگے کی پلاننگ کریں۔ اللہ تعالی سے خبردار رہیے اور خوب جان لیجیے کہ آپ کو لازماً اس رب سے ملنا ہی ہے۔ (اے رسول! اِس ملاقات کے موقع پر فلاح وسعادت کی) اہل ایمان! خوشخبری سنا دیجیے۔

جن نئے لوگ ایمان لائے تو ان کے ذہن میں ازدواجی تعلق کے بارے میں سوالات پیدا ہوئے۔ سوال یہ آیا کہ بنی اسرائیل یہود حضرات تو اپنی بیوی سے پیریڈز کے دوران اتنی سختی کرتے تھے کہ وہ خاتون کو ایک کمرے میں بند کر دیتے اور اسے اپنی شکل دیکھنے کو بھی حرام سمجھتے تھے۔ مدینہ منورہ کے لوگ بنی اسرائیل سے ہی دین کو سیکھ چکے تھے، اس لیے یہ پوچھا کہ میاں بیوی کا آپس میں سیکس کے تعلق میں کیا لمٹ ہے۔ اللہ تعالی نے اس کا جواب دیا کہ پیریڈز کے اندر سیکس حرام ہے لیکن اس کے علاوہ کوئی پابندی نہیں ہے جو یہود نے خوامخواہ سختیاں ایجاد کی تھیں جو بدعت تھی۔ پیریڈز کے اندر سیکس نہ کریں لیکن محبت کے ساتھ ان سے ملیں اور گفتگو کریں۔
جب پیریڈز ختم ہوں تو خاتون کو چاہیے کہ وہ نہا کر پاکیزہ ہو جائیں۔ اس کے بعد میاں بیوی آپس میں سیکس کریں لیکن خاتون کے جسم کے اس حصے میں استعمال کریں جو نیچرز طریقہ ہے اور جس سے بچے پیدا ہو سکتے ہیں۔ فطرت سے ہٹ کر سیکس بالکل نہ کریں جیسے اورل سیکس، اینل سیکس وغیرہ فطرت اور صحت کے خلاف ہے اور اپنی بیگاڑ ہے جو لوگ ایسی حرکت کرتے ہیں۔ سیکس کا اصل طریقہ بتا دیا کہ جس کے نتیجے میں دنیا اور آخرت کا رزلٹ ممکن ہو یعنی اپنی اولاد پیدا ہوتی ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ میاں بیوی کی علیحدگی سے متعلق سوالات

وَلَا تَجْعَلُوا اللَّهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (224)	اپنی قسموں کے لیے اللہ تعالیٰ کے نام کو دوسروں سے رکاوٹ نہ بنا دیجیے گا بلکہ حسن سلوک، شریعت کے احکامات پر عمل اور لوگوں کے مابین صلح کرانے میں استعمال کیجیے گا۔ (یاد رکھیے گا کہ) اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے۔
لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوبُكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ حَلِيمٌ.(225)	اللہ تعالیٰ آپ کی ان قسموں پر تو آپ کو نہیں پکڑے گا جو آپ بے ارادہ کہہ دیتے ہیں [جیسے عرب بے ارادہ قسم "واللہ" کہہ دیتے ہیں جس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔] لیکن وہ قسمیں جو آپ اپنے دل کے ارادے سے کہتے ہیں، اُن پر لازماً آپ کا مواخذہ کرے گا۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور غلطیوں کو معاف کرنے والا ہے۔
لِلَّذِينَ يُؤْلُونَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ ۖ فَإِنْ فَاءُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (226)	(اس لیے) جو لوگ اپنی بیویوں سے نہ ملنے کی قسم کھا بیٹھیں تو پھر ان کے لیے 4 مہینے کی مہلت ہے۔ پھر وہ اس قسم کو کینسل کر لیں تو بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔

جاہلیت میں عرب کلچر میں یہ رویہ تھا کہ میاں بیوی میں اختلاف ہو جاتا تو جذباتی طور پر شوہر کہہ دیتا: "اللہ تعالیٰ کی قسم! میں اس خاتون سے کوئی ازدواجی تعلق نہیں کروں گا بلکہ اسے اپنی ماں کے طور پر ہی رکھوں گا۔" اللہ تعالیٰ نے اسی اصلاح کو بتایا کہ ایسی حرکتیں کبھی نہ کریں۔ اگر ایسی قسم کہہ بیٹھے ہیں تو اس قسم کو کینسل کریں اور پھر ان پر پینلٹی بھی ادا کریں جو سورۃ المجادلہ 58 میں احکامات ہیں کہ آپ ایک غلام آزاد کریں، یا مسلسل 60 دن کے روزے رکھیں یا پھر 60 غریب لوگوں کو کھانا پہنچا دیں۔ اگر کینسل نہیں کرنا چاہتے تو پھر لاجیکل طریقے سے حکومت سورۃ الطلاق 65 کے مطابق عمدہ طریقے سے علیحدگی کریں۔

جب کوئی غیر مسلم، مسلمان ہوتا ہے تو اس کے ذہن میں ایسے سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہی اہم ترین سوالات کا جواب دے دیا ہے۔ اسی بنیاد پر یہ بتا دیا ہے کہ اپنی جاہلیت جیسی حرکتیں چھوڑ کر صحیح رویہ اختیار کریں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔طلاق اور عدت (Judgment Period) کا قانون

وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ۚ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَٰلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا ۚ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (228)

جن خواتین کو طلاق دی گئی ہو، وہ اپنے آپ کو 3 پیریڈز (Menses Period) تک انتظار کریں۔

- اگر وہ اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں ہے کہ جو کچھ اللہ تعالی نے ان کے پیٹ میں بچہ پیدا کر دیا ہو تو وہ اسے چھپا کر بیٹھیں۔
- ان کے شوہر اگر معاملات کی اصلاح کرنا چاہیں تو اس (عدت کے) دوران میں زیادہ حقدار ہیں کہ (طلاق کو) کینسل کر سکیں۔
- (یہ اس لیے ہے کہ اس میں تو شبہ نہیں کہ) ان خواتین کے لیے بھی اسی طرح قانونی حقوق ہیں، جس طرح دستور (یعنی مخلص شرفاء کا طریقہ کار) کے مطابق ان پر (شوہروں کے) حقوق ہیں۔
- لیکن مردوں کے لیے (شوہر کی حیثیت سے) اُن پر ایک درجہ (قانونی) ترجیح کا ہے (کیونکہ فیملی کی معاشی ذمہ داری شوہر پر عائد ہے۔)

(یاد رکھیے گا کہ) اللہ تعالی زبردست اور بڑی وزڈم کا مالک ہے، (اس لیے اسی پر عمل کیجیے۔)

گھر کی تمام معاشی ذمہ داری شوہر پر عائد کی گئی ہے۔ اس لیے طلاق کا اعلان وہ کر سکتے ہیں لیکن پھر عدت کے تقریباً 3 ماہ یا بچہ ہو تو اس کی ڈیلوری تک شوہر پر معاشی ذمہ داری ہے۔ اس پیریڈ کے دوران شوہر طلاق کو کینسل کر سکتے ہیں جسے قانونی طور پر فیملی کورٹ میں اعلان کرے۔ اس صورت میں اگر بیگم ہی طلاق چاہتی ہیں تو پھر انہیں بھی برابر حق حاصل ہے کہ وہ بھی عقل کے ساتھ سوچ سمجھ کر فیملی کورٹ کے مطابق طلاق لے سکتی ہیں۔ یہ اس لیے وزڈم دی گئی ہے کہ شوہر یا بیوی محض جذباتی طور پر لڑائی میں طلاق نہ دیں بلکہ سوچ سمجھ کر لاجیکل طریقے سے علیحدگی کا فیصلہ کریں تاکہ بچوں پر نفسیاتی اثرات نہ ہو سکیں۔

شادی سے پہلے ہی لڑکا اور لڑکی کو چاہیے کہ وہ جذباتی نہیں بلکہ لاجیکل طریقے سے سوچیں کہ ان کی شخصیت ایک دوسرے سے میچ کر سکتی ہے یا نہیں؟ تاکہ اگر دونوں کی شخصیت میچ نہیں کر سکتے تو پھر شادی ہی نہ کریں تاکہ طلاق کی نوبت نہ آئے۔ شادی یا طلاق دونوں صورت میں جذباتی طور پر فیصلہ نہیں کرنا چاہیے بلکہ لاجیکل طریقے سے ہی سوچ سمجھ کر فیصلہ کریں۔ قرآن مجید میں جو لفظ ''المعروف یعنی دستور'' آتا ہے تو اس کا معنی ہے کہ لاجیکل طریقے سے مخلص لوگ فیصلہ کرتے ہیں۔ محض تعصب اور جذبات کے ساتھ فیصلہ ایک احمقانہ حرکت ہے جو جس سے ہمیں بچنا چاہیے۔ دیت اس لیے کر دی تاکہ شوہر اور بیوی تین ماہ تک اپنے بچوں کے ساتھ فیصلہ کر سکیں کہ کس طرح ہمیں زندگی گزارنی ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔طلاق کے موقع پر معاشی قانون

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ۖ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ
تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ۗ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ
تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ
يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ
أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ فَلَا جُنَاحَ
عَلَيْهِمَا فِيمَا افْتَدَتْ بِهِ ۗ تِلْكَ حُدُودُ
اللَّهِ فَلَا تَعْتَدُوهَا ۚ وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ
اللَّهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ. (229)

(اے شوہر! ایک رشتہ نکاح میں) طلاق صرف 2 مرتبہ ہی دی جاسکتی ہے۔اِس کے بعد پھر بھلے طریقے سے رکھناہے یاخوبی کے ساتھ رخصت کردیناہے۔

- رخصت کر دینے کا فیصلہ ہو تو آپ کے لیے جائز نہیں ہے کہ **جو کچھ** (Assets) آپ نے ان خواتین کو دے دیا تھاتواس میں سے کچھ بھی اِس موقع پر واپس للیناچاہیں۔
- یہ صورت، البتہ **مستثنیٰ** (Exception) ہے کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالی کی شریعت پر قائم نہ رہ سکیں گے۔
- پھر اگر آپ پر بھی اندیشہ ہو کہ وہ اللہ تعالی کی شریعت پر قائم نہیں رہ سکتے تو (شوہر کی دی ہوئی) اُن **اشیاء** (Assets) کے معاملے میں ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے جو خاتون فدیے میں دے کر طلاق حاصل کر لے ۔ یہ اللہ تعالی کے مقرر کردہ طریقہ کار ہیں چنانچہ ان سے آگے نہ بڑھیے گا کیونکہ جو لوگ اللہ تعالی کی شریعت سے آگے بڑھتے ہیں تو وہی ظالم لوگ ہیں۔

یہاں پر اللہ تعالی نے طریقہ کار بتادیا ہے کہ شوہر بھی اپنے رشتے میں صرف اور صرف 2 مرتبہ ہی سوچ سمجھ کر طلاق دینے کا ارادہ کر سکتا ہے۔اس سے زیادہ کوئی عمل حرام ہے۔رومانٹک زمانے میں اپنی بیوی کو شوہر بڑی پراپرٹی جیسے گھر، گاڑی، بینکنگ فنڈز، زیورات وغیرہ دے چکے ہیں اور اب طلاق کرنے لگے ہیں تو پھر وہ اس بڑی رقم کو واپس نہیں لے سکتے ہیں۔

یہاں لفظ "**جو کچھ مستثنیٰ**" ہے تو اس سے مراد وہ پراپرٹی یا بڑی رقم جو شوہر رومانٹک عرصے میں اپنی بیوی کو پہلے دے چکا تھا ۔خاتون خود طلاق لینا چاہتی ہوں لیکن اتنی بڑی پراپرٹی یا جیولری یا گاڑی وغیرہ دے چکا ہے اور اس وجہ سے طلاق نہیں کر رہا ہے تو پھر ایسے موقع پر اللہ تعالی نے اجازت دے دی ہے کہ خاتون ان ایسٹس کو واپس دے کر طلاق لے سکتی ہیں۔یہ اس وجہ سے ہے کہ بہت سے ایسے کیس ہوئے ہیں کہ خاتون بری نیت پر شادی صرف اس لیے کرتی ہیں کہ اتنی بڑی پراپرٹی پر قبضہ کر لیں اور پھر طلاق لے لیں۔ رہے گھر کے اخراجات جیسے کھانا، گھر کا کرایہ، نارمل لباس وغیرہ تو وہ کسی صورت میں بھی شوہر واپس نہیں لے سکتا ہے کیونکہ گھر کے اخراجات اس وقت تک جاری رہے گا جب تک شادی ہوئی اور عدت گزر گئی تب جا کر اخراجات ختم ہوں گے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ طلاق کی تعداد کی حد

فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ ۗ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ ۗ وَتِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ۔ (230)	(اِسی رشتۂ نکاح میں صرف اور صرف 2مرتبہ طلاق کینسل کرنے کے بعد) شوہر نے پھر اگر بیوی کو (تیسری مرتبہ) طلاق دے دی ہو تو اب وہ (کینسل) کبھی جائز نہیں ہو گی۔ سوائے اس کے کہ وہ خاتون کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کر چکی ہو۔ پھر اگر اتفاق سے (دوسرے شوہر اگر کسی پلاننگ کے بغیر) اسی خاتون کو اتفاق سے طلاق دے چکے ہوں تو پھر پہلے میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف رجوع کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ اگر یہ توقع رکھتے ہوں کہ اب وہ اللہ تعالی کے احکامات پر قائم رہ سکیں گے۔ یہ اللہ تعالی کی مقرر کردہ لمٹ ہیں جنہیں وہ ان لوگوں کے لیے واضح کر رہا ہے جو علم حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے شوہر پر لمٹ کر دی کہ وہ صرف سوچ سمجھ کر طلاق دیں اور پھر کینسل کر دے۔ پھر دوسری مرتبہ سوچ سمجھ کر طلاق دی تو تب بھی کینسل کر سکتے ہیں لیکن اس سے آگے نہیں۔ کیونکہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیگم کو تنگ کرنے کے لیے ہزار مرتبہ طلاق دے کر کینسل کر دیتے تھے۔ اللہ تعالی نے اس لیے لمٹ کر دی کہ اگر مزید تیسری مرتبہ طلاق دی تو ہمیشہ کے لیے تعلق ختم ہو گیا۔ اتنی اجازت دے دی کہ وہ خاتون اپنی مرضی سے دوسری شادی کسی اور مرد سے کریں اور پھر کئی عرصے بعد اتفاق سے طلاق ہو گئی یا دوسرا شوہر فوت ہو گیا تو تب اجازت ہے کہ وہ پہلے پرانے شوہر سے شادی کر سکتی ہیں۔

ہمارے ہاں، اس کے الٹ جاہلیت والی حرکتیں شروع ہو گئیں کہ وہ قرآن مجید کے خلاف غلط استعمال کرنے لگے۔ مثلاً مرد یہ حرکت کرتے ہیں کہ غصے میں تین طلاق کا لفظ کہہ دیتے ہیں اور پھر عقل آتی ہے کہ بچوں کا کیا کریں تو پھر ایک ذلیل حرکت کرتے ہیں جسے ''حلالہ'' کہتے ہیں۔ اب شوہر اپنے دوست سے کہتا کہ تم اس خاتون سے شادی کرو اور پھر کچھ منٹ یا گھنٹے بعد طلاق دے دینا تاکہ میں اسی خاتون سے دوسری شادی کر سکوں۔ یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ مذہبی لیڈرز نے سیکس کرنے کا طریقہ اختیار کرنے لگے تاکہ قانونی طور پر بدکاری بھی نہ ہو لیکن اندر سے بدکاری ہی کرتے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سختی سے روک دیا۔ نارمل لوگ تو جو گناہ کرتے ہیں، لیکن مذہبی لیڈرز جب ایسی حرکت کریں تو ان پر زیادہ سخت سزا کے لیے تیار رہیں۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں آپ کو کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا: ''جی ضرور، یارسول اللہ۔'' فرمایا: ''وہ حلالہ کروانے والا کرائے کا سانڈ ہے۔ اللہ نے حلالہ کرنے والے اور اس شخص پر بھی لعنت فرمائی ہے، جس کے لیے حلالہ کیا جائے۔'' (ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث 1936)

عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی: ''[دھوکہ دینے کے لیے] جسم پر ٹیٹو بنانے والیاں، میک اپ، نقلی بال لگانے اور دوسروں پر لگوانے والیاں، سود کھانے اور کھلانے والے لوگ، حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر لعنت ہے۔" (نسائی، کتاب الطلاق، حدیث 3416)

حلالہ

- عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان لوگوں پر لعنت فرمائی: (جسم پر) ٹیٹو بنانے والیوں اور بنوانے والیوں پر، [دھوکہ دینے کے لیے] نقلی بال لگانے والیوں اور لگوانے والیون پر، سود کھانے والے اور کھلانے والے پر، حلالہ کرنے والے اور کروانے والے پر۔ (نسائی، کتاب الطلاق، حدیث 3416)
- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اگر میں تمہیں کرائے کے سانڈ کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ نے عرض کیا: ''جی ضرور، یارسول اللہ۔'' فرمایا: ''وہ حلالہ کروانے والا ہے۔اللہ نے حلالہ کرنے والے اور اس شخص پر لعنت فرمائی ہے، جس کے لیے حلالہ کیا جائے۔'' (ابن ماجہ، کتاب النکاح، حدیث 1936)

ہمارے کلچر میں یہ سب سے بڑی جاہلیت والی حرکتیں کرتے ہیں کہ شوہر سوچے سمجھے بغیر تعصب اور جذبات میں طلاق کا لفظ کہہ سیتے ہیں۔ پھر غصے میں تیسری طلاق بھی دے دیتے ہیں۔ کئی دنوں بعد عقل آتی ہے اور اب بچوں کا کیا کریں؟ اس کے لیے وہ مذہبی لیڈرز کے پاس جا کر فتوی لیتے ہیں کہ وہ حلالہ کریں۔اس سے آپ خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ جاہلیت کی یہ حرکتیں جو مذہبی لوگ کریں گے تو ان پر کیسی سزا ہو گی؟

جو لوگ نئے ایمان لائے تھے، تو وہ جذبات میں لفظ طلاق کہتے تھے تو اس کی حیثیت محض بکواس کے اور کچھ نہیں تھی۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس طلاق کو قبول ہی نہیں کرتے تھے۔ صرف لاجیکل طریقے سے جس نے طلاق دی تو اسے قبول کرتے تھے۔ جب عمر رضی اللہ عنہ کی حکومت میں ایسے کیس ہوئے تو پھر انہوں نے وارننگ دی کہ کسی نے ایسی بکواس کہی تو پھر میں قانونی طور پر قبول کروں گا۔ اس لیے آئندہ کوئی ایسی بکواس نہ کریں۔ چنانچہ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں نے اس بکواس کو ختم کر دیا لیکن انڈیا پاکستان میں لوگ ایسی حرکتیں کرتے رہے اور پھر حلالہ جیسی لعنت بھی کرتے رہے ہیں۔ یہ حرکتیں عوام ہی نہیں بلکہ مذہبی لیڈرز بھی یہ حرکتیں کرتے رہے ہیں اور خود حلالہ کر کے سیکس سکینڈل کرتے رہے ہیں۔

حلالہ۔۔۔ایک مرد اور خاتون جو سازش کر کے چند گھنٹوں کے لیے شادی کر لیں اور پھر طلاق کر لیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سب پر لعنت فرمائی ہے جو حلالہ کریں یا کروائیں، اسی طرح سود کھانے اور کھلانے والے لوگ اور اسی طرح خواتین جو مردوں پر فراڈ کریں۔ ہمارے کلچر میں یہ لعنتیں ہمارے کلچر میں عام ہیں۔ عربی زبان میں لعنت سے مراد محض گالی نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ عنایت ختم کر دے۔ بعض مذہبی لیڈرز مولوی حضرات نے حلالہ اس طرح سے جائز کہہ دیا تاکہ وہ اپنا سیکس جائز کر سکیں۔ اس کے لیے انہوں نے بہانہ یہ ایجاد کیا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تیسری طلاق کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا تھا۔ حالانکہ مذہبی لیڈرز نے عمر رضی اللہ عنہ نے قانون کو غلط استعمال کرنے پر حلالہ شروع کیا جو ان کا جرم ہے۔۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال تک تین طلاقوں کو ایک ہی سمجھا جاتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "لوگوں نے اس معاملے میں جلدی مچا رکھی ہے، جس میں انہیں اللہ تعالیٰ نے مہلت دی ہوئی تھی۔ بہتر ہوگا کہ ہم اسے ان پر نافذ کر ہی دیں تاکہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے۔" پھر انہوں نے اسے [تین طلاق الفاظ کو تین طلاق] نافذ کر دیا۔ (مسلم، کتاب الطلاق، حدیث 1472)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبد یزید، جو کہ رکانہ اور ان کے بھائیوں کے والد تھے، نے [اپنی بیوی] ام رکانہ کو طلاق دے کر قبیلہ مزینہ کی ایک خاتون سے شادی کر لی۔ وہ [دوسری بیوی] نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہنے لگیں: "یہ صاحب تو میرے کسی کام کے نہیں ہیں۔ یہ ایسے ہی ہیں جیسے ایک بال دوسرے بال کے لیے [یعنی مرد کے قابل نہیں ہیں۔]" یہ کہہ کر انہوں نے اپنے سر کا بال پکڑ لیا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور آپ نے رکانہ اور ان کے بھائیوں کو بلا لیا۔ پھر آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا: "کیا آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ ان کا یہ بچہ دوسرے بچے سے کتنا مشابہ ہے اور یہ اپنے والد سے کس قدر مشابہ ہے؟" وہ بولے: "جی ہاں۔" [یعنی یہ اس کا ثبوت ہے کہ عبد یزید سچ مچ مرد ہیں۔]

پھر آپ نے عبد یزید سے فرمایا: "انہیں طلاق دے دیجیے۔" انہوں نے طلاق دے دی تو آپ نے حکم دیا: "اپنی اہلیہ ام رکانہ سے شادی کر لیجیے۔" وہ بولے: "یا رسول اللہ! میں تو انہیں تین مرتبہ طلاق دی ہے۔" آپ نے فرمایا: "میں جانتا ہوں۔ آپ اسے کینسل کر لیجیے۔" پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "اے نبی! [اہل ایمان سے کہیے کہ] جب آپ خواتین کو طلاق دیں تو عدت کی مدت پوری کریں۔ رکانہ نے اپنی بیوی کو دائمی طلاق دی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کینسل فرما دیا۔ یہی بات زیادہ صحیح ہے کیونکہ کسی شخص کے معاملے کو اس کی اولاد اور گھر والے ہی بہتر جانتے ہیں۔ رکانہ نے اپنی بیوی کو دائمی [تین مرتبہ] طلاق دی تھی جسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک طلاق ہی قرار دیا۔ (ابوداؤد، کتاب الطلاق، حدیث 2196)

اس سے یہ واضح ہوا کہ لوگ غصے میں تین طلاق یا اس سے زیادہ کہہ دیتے تھے۔ حقیقت میں یہ ایک ہی طلاق سمجھی جاتی تھی۔ جب ایسے زیادہ واقعات ہونے لگے تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آئندہ اگر ایسی حرکت کی تو میں پھر اس رشتے کو ہمیشہ ختم کر دوں گا۔ ان کا مقصد یہی تھا کہ آئندہ کوئی ایسی حرکت نہ کرے اور واقعی لوگوں نے یہ حرکت چھوڑ دی۔ ہمارے ہاں اس کے الٹ عمل ہی مجرموں نے شروع کر دیا کہ انہوں نے حلالہ کرنا شروع کر دیا تاکہ وہ سیکس کو جائز قرار دیں۔ اس طرح انہوں نے قرآن مجید کی آیات کے خلاف غلط استعمال کرنا شروع کیا۔ اسے ہم سوچ سکتے ہیں کہ اس کا رزلٹ کیا ہوگا؟ اگلی آیات میں ہم رزلٹ پڑھ سکتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت ۔۔۔عدت (Judgment Period) کا خاتمہ

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ ۚ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ۚ وَلَا تَتَّخِذُوا آيَاتِ اللَّهِ هُزُوًا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَمَا أَنزَلَ عَلَيْكُم مِّنَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُم بِهِ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (231)	جب آپ خاتون کو طلاق دے دیں اور اُن کی عدت ختم ہونے کو آجائے تو انہیں عمدہ طریقے سے (طلاق کینسل کر کے) روک سکتے ہیں یا عمدہ طریقے سے رخصت کر سکتے ہیں۔ لیکن انہیں نقصان پہنچانے کے ارادے سے ہر گز نہ کیجیے گا کیونکہ طرح ان پر ان زیادتی کر سکیں۔ جو شخص ایسا کرے گا تو پھر وہ اپنی ہی جان پر ظلم ڈھائے گا۔ اللہ تعالی کی آیات کو مذاق نہ بنایئے گا اور اپنے اوپر اللہ تعالی کی عنایت کو یاد رکھیے گا۔ اس شریعت اور وزڈم کو یاد رکھیے گا جو اس رب نے آپ پر نازل کی ہے، جسے وہ آپ کو نصیحت کرتا ہے۔ اللہ تعالی سے وارننگ سن کر خوب جان لیجیے گا کیونکہ اللہ تعالی ہر معاملے سے واقف ہے۔
وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ ذَٰلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَن كَانَ مِنكُمْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۗ ذَٰلِكُمْ أَزْكَىٰ لَكُمْ وَأَطْهَرُ ۗ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (232)	جب آپ خاتون کو طلاق دے دیں اور وہ اپنی عدت ختم ہو جائے تو اب اس میں حرج نہیں ہے کہ وہ اپنے ہونے والے [پرانے] شوہر سے [دوبارہ] نکاح کر لیں۔ شرط یہ ہے کہ جب وہ دستور [یعنی مخلص شرفاء کی طرح] آپس میں معاملہ کرنے کے لیے اتفاق کر لیں۔ یہ نصیحت آپ میں سے ان لوگوں کو سنا رہے ہیں جو اللہ تعالی اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہی آپ کے لیے زیادہ شائستہ اور زیادہ پاکیزہ طریقہ کار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی جانتا ہے جبکہ آپ لوگ نہیں جانتے ہیں۔

اس سے یہ واضح ہے کہ پہلی مرتبہ طلاق دی اور عدت بھی ختم ہو گئی تو تب بھی دوبارہ شادی کر سکتے ہیں۔ دوسری مرتبہ طلاق تو تب بھی دوبارہ شادی کر سکتے ہیں لیکن تیسری مرتبہ طلاق میں یہ شادی نہیں کر سکتے ہیں۔
طلاق جب بھی کرنی ہے تو آہستہ آہستہ سوچ سمجھ کر لاجیکل طریقے سے کرنی چاہیے۔ جذباتی طور پر غصے میں طلاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے بلکہ محض تنگ کرنے کے لیے جاہلیت کے لوگ کرتے تھے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ طلاق کے بعد بچوں کا دودھ پلانا

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ ۖ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ ۚ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۚ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ ۚ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ ۗ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ۗ وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (233)

(طلاق کے بعد بھی) ان لوگوں کے لیے جو دودھ کی ٹائم لائن پوری کرنا چاہتے ہوں، تو مائیں اپنے بچوں کو پورے 2 سال دودھ پلائیں گی اور بچے کے باپ کو دستور [یعنی مخلص شرفاء کی طرح] ان کا کھانا اور کپڑا (Expenses) دینا ہوگا۔ کسی شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔ نہ کسی ماں کو اس کے بچے کی وجہ سے نقصان دیا جائے گا اور نہ کسی باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے کوئی نقصان دیا جائے گا۔ اسی طرح کی ذمہ داری اسکے وارث [جیسے سسر اور دیگر رشتے دار] پر بھی ہے۔ پھر اگر دونوں باہمی رضامندی اور آپس کے مشورے سے دودھ ختم کرنا چاہیں تو دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

اگر آپ اپنے بچوں کو کسی اور خاتون سے دودھ پلوانا چاہیں تو اس میں بھی آپ کے لیے کوئی حرام نہیں ہے، بشرطیکہ ان خاتون سے آپ نے رقم ادا کرنے کا معاہدہ کر لیا ہو۔ وہ دستور [یعنی مخلص شرفاء کی طرح] اس خاتون کو رقم ادا کریں۔ اللہ تعالی سے وارننگ سن کر جان لیجیے گا کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اُسے دیکھ رہا ہے (چنانچہ آپ کے عمل کو ریکارڈ کر رہا ہے۔)

ان آیات میں مسلسل لفظ "معروف یعنی دستور" استعمال ہوا ہے۔ اس کا معنی یہ ہے کہ اس کلچر کے شریف اور مخلص لوگ جو استعمال کرتے ہیں۔ اسی خلوص عمل کی بنیاد پر کسی ملک میں قانون سازی کی جاتی ہے۔ اگر ایسا نہ ہو، تب بھی خلوص لوگوں سے پوچھ کر ہی فیصلہ کرنا چاہیے۔ کسی بھی بدتمیز اور بدمعاش لوگوں کے عمل سے بچنا چاہیے خواہ شوہر، سسر، ساس یا کسی اور رشتے دار کی بدتمیزی سے بچنا چاہیے۔

ماں کو اکثر خواہش ہوتی ہے کہ وہ بچے کو دودھ پلائیں تو اسی کو زیادہ حق حاصل ہے چنانچہ اس بچے کے باپ پر معاشی ذمہ داری ادا کرنی ہو گی۔ عربوں کے کلچر میں یہ عام تھا کہ وہ کسی اور دیہاتی خاتون کو بچہ دیتے تھے تاکہ وہ کھلے ماحول میں بچے کی پرورش ہو، اس لیے حکم یہ دیا کہ ان خاتون کو بھی رقم باپ ادا کرے گا۔ عرب خواتین نارمل بھی اپنے بچے کو دیہاتی خاتون کو دیتی تھیں کہ یہ ان کا کلچر تھا۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔بیوہ خاتون کی عدت (Judgment Period)

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ۖ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (234)	آپ میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور اپنے پیچھے بیویاں زندہ ہوں تو وہ بھی اپنے آپ کو چار مہینے دس دن (130 Days) انتظار کریں۔ پھر جب ان کی عدت پوری ہو جائے تو اپنے حق میں دستور [یعنی مخلص شرفاء کی طرح] جو کچھ بھی وہ کریں، اس کا آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (لیکن یاد رکھیے گا کہ) جو کچھ آپ کر رہے ہیں ہیں تو پھر اللہ تعالی اسے خوب جانتا ہے۔
وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ أَوْ أَكْنَنتُمْ فِي أَنفُسِكُمْ ۚ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلَٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا ۚ وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتَّىٰ يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي أَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ (235)	آپ کے لیے اس میں بھی کوئی گناہ نہیں جو آپ اشارے کنایے میں نکاح کا پیغام ان بیوہ خاتون کو دیں یا اسے اپنے دل میں چھپائے رکھیں۔ اللہ تعالی کو معلوم ہے کہ آپ یہ بات تو کر ہی لیں گے۔ چنانچہ آپ کریں لیکن کوئی وعدہ ان سے چھپ کر نہ کیجیے گا بلکہ دستور [یعنی مخلص شرفاء کی طرح کار] کوئی معقول بات کہہ سکتے ہیں۔ نکاح کا معاہدہ اس وقت تک نہ کیجیے گا، جب تک قانون اپنی ٹائم لائن [130 days] مکمل ہو جائے۔ جان رکھیے گا کہ اللہ تعالی جانتا ہے جو کچھ آپ کے دلوں میں ہے۔ اِس لیے آپ وارننگ سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالی بخشنے والا اور بڑا معاف کرنے والا ہے۔

بیوہ خواتین کے لیے عدت کی لمٹ اس لیے کر لی کہ خاتون کے پیٹ میں اگر بچہ ہے تو وہ کنفرم ہو جائے کہ اس بچے کا باپ کون ہے؟ قرآنی احکامات ہر ٹائم کے انسانوں کے لیے ہے اور اکثر صدیوں میں الٹرا ساؤنٹ معلوم نہیں تھا۔ عرب کلچر میں یہ معاملہ عام تھا کہ بیوہ خواتین کے لیے جلد ہی بہت سے مرد پیغام پہنچا دیتے تھے کہ عدت کے بعد وہ شادی کر لے چنانچہ اللہ تعالی نے اس کی لمٹ بتا دی۔ ہمارے انڈین کلچر میں اس کا الٹ معاملہ ہے جیسے ہندو حضرات بیوہ خاتون سے شادی نہیں کرتے ہیں خواہ شادی کے پہلے دن ہی شوہر مر جائے اور وہ جوان لڑکی ہو۔ اس کے نتیجے میں اس خاتون کو ساری عمر تک اکیلے ہی رہنا پڑتا ہے جوان پر ظلم ہے، اس لیے اللہ تعالی نے اصلاح کر دی ہے تاکہ مسلمان بیوہ خواتین سے شادی کریں اور ان کی زندگی سیٹل ہو جائے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔اگر رخصتی سے پہلے طلاق کا قانون

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ أَوْ تَفْرِضُوا لَهُنَّ فَرِيضَةً ۚ وَمَتِّعُوهُنَّ عَلَى الْمُوسِعِ قَدَرُهُ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهُ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِينَ۔ (236)	(شوہر!) اگر آپ نے خاتون سے ہاتھ نہیں لگایا (یعنی رخصتی نہیں ہوئی) یا ان کا مہر ابھی کنفرم نہیں کیا تو مہر (Wedding Gift) کے معاملے میں آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن یہ تو لازماً ہونا چاہیے کہ دستور (شرفاء کے طریقہ کار) کے مطابق انہیں کچھ سامان زندگی دے کر ہی نکاح کو ختم کر لیجیے گا۔ اچھی حالات والے اپنی حیثیت کے مطابق اور غریب اپنے حالات کے لحاظ سے تحفہ ضرور دیں۔ یہ حق ہے ان لوگوں پر جو خلوص کا عمدہ رویہ اختیار کرنے والے ہوں۔
وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ۚ وَأَنْ تَعْفُوا أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ ۚ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ۔ (237)	لیکن آپ نے اگر طلاق تو انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی دی ہو، لیکن ان کا مہر کنفرم کر چکے تھے تو طے شدہ مہر (50% Wedding Gift) کا نصف ضرور انہیں دینا ہو گا۔ سوائے اس کہ، کہ وہ خاتون اپنا حق خود چھوڑ دیں یا وہ لوگ جس کے ہاتھ میں نکاح سائن کرنے والے [مثلاً لڑکی کے والدین] چھوڑ سکتے ہیں۔ یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے کہ آپ مرد اپنا حق چھوڑ دیا کریں اور اپنے درمیان کی فضیلت نہ بھولا کریں۔ بے شک اللہ تعالی دیکھ رہا ہے کہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں (اور اسی ریکارڈ کی بنیاد پر آپ کو موجودہ زندگی کا رزلٹ عطا کرنا ہے جس میں جنت یا جہنم ملے گی۔)

ان احکامات کی ضرورت بہت کم ہی ہوتی ہے کہ نکاح ہوا لیکن ابھی رخصتی نہ ہوئی مگر دونوں کی فیملی میں لڑائی جھگڑا ہو گیا۔ اس میں اللہ تعالی نے حکم دیا کہ اگر طلاق دینے کا ارادہ ہو تو آپ کو مہر تب بھی 50% دینا ہی ہے اور اگر مہر ابھی معاہدے میں طے نہیں ہوا تھا، تب بھی اپنی حیثیت کے لحاظ سے تحفہ دے کر ہی معاملے کو ختم کریں۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ شادی کے علاوہ کسی اور معاملے میں کوئی معاہدہ ہوا ہو لیکن اسے کینسل کرنا پڑھا، تب بھی عمدہ طریقے سے ہی اسے کینسل کریں۔ ہر آدمی اپنی معاشی حیثیت کے لحاظ سے کوئی تحفہ دے کر ہی معاہدے کو کینسل کر سکتے ہیں۔ یہ گائیڈ عدالت کے جج کے لیے بھی ہے کہ اگر معاہدہ ہو کر کینسل ہوا تو پھر وہ دونوں پارٹی کی صورتحال کو سمجھ کر فیصلہ کریں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔مشکلات کی حالت میں نماز

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ. (238)	15۔ (یہ اللہ تعالی کی شریعت ہے۔ اس پر قائم چاہیں تو پھر) اپنی نمازوں کی حفاظت ضرور کریں بالخصوص اس نماز کی حفاظت ضرور کریں (جو معاملے کے) بیچ میں آتی ہے (جب آپ کے لیے اپنی مصروفیتوں سے نکلنا آسان نہیں ہوتا۔ سب کچھ چھوڑ کر) اللہ تعالی کے حضور میں نہایت ادب کے ساتھ کھڑے ہو جایئے ئیں (تاکہ یاد رہے کہ آپ سے اللہ تعالی سے ملنا ہی ہے۔)
فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا ۖ فَإِذَا أَمِنتُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَمَا عَلَّمَكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ. (239)	پھر اگر خطرے کا موقع ہو تو **پیدل یا سواری پر**، جس طرح چاہیں نماز پڑھ لیجیے۔ لیکن جب امن ہو جائے تو اللہ تعالی کو اسی طریقے سے یاد رکھیے، جو اس رب نے آپ کو سکھایا ہے، جسے آپ نہیں جانتے تھے۔

طلاق کے موقع پر جس میں اللہ تعالی نے معاہدے کو ختم کرتے ہوئے خاص ہدایت فرمائی کہ نماز ضرور ادا کریں تاکہ اس وقت یاد آجائے کہ اللہ تعالی کے احکامات پر عمل کرنے کی ماٹیویشن آجائے۔ یہاں وہ احکامات دیے ہیں جو طلاق کے علاوہ کسی بھی معاملے میں نماز سب سے اہم حکم ہے۔ عہد رسالت میں جنگ کے موقع پر نماز تب بھی فرمائی اور اسی بنیاد پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نارمل سفر یا کسی بھی مشکلات والے ٹائم میں بھی عمل کیا جسے احادیث میں پڑھ سکتے ہیں۔

جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کسی کام سے بھیجا تو جب میں واپس آیا تو آپ اپنی سواری پر مشرق کی جانب نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ کے سجدوں میں رکوع کی نسبت زیادہ جھکتے تھے۔ (السنن الکبری لل بیھقی، الصلوۃ الا یماء، 2300)

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر اس سمت جس میں آپ کا رخ کر دیتی تو پڑھ لیتے تھے۔ یعنی رات کی نماز کہ آپ اشارہ سے بھی نماز پڑھا کرتے۔ ہاں فرائض آپ سواری پر نہیں پڑھتے تھے لیکن وتر بھی سواری پر پڑھ لیا کرتے تھے۔ (بخاری، الجمعہ، 1000)

انس بن مالک کہتے ہیں خہ وہ تھوڑے سے کیچڑ میں تھے کہ فرض نماز کا وقت ہو گیا لیکن اس پانی سے نکلنے کی کوئی صورتحال نہ تھی اور ہمیں یہ ڈر بھی لاحق ہوا کہ کہیں نماز ہی نہ رہ جائے گی۔ ہم نے اللہ تعالی سے خیر طلب کی اور قبلہ رخ ہو کر اپنی سواریوں پر ہی اشارے سے نماز پڑھ لی۔ (الرزاق، 4512)

عمرو بن یعلی کہتے ہیں کہ فرض نماز کا وقت ہو گیا اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؐ اپنی سواری کے ساتھ) آگے بڑھے اور پھر ہماری امامت کروائی جبکہ ہم نے اپنی سواریوں پر ہی نماز پڑھی۔ (کشف الاستار، 2981)

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔بیوہ اور مطلقہ خواتین کے دوران اخراجات

وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ ۚ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (240)	16۔ (بیوہ اور مطلقہ کے بارے میں جو ہدایات آپ کو پہلے دی گئی ہیں، اُن سے متعلق یہ وضاحت ضروری ہے کہ) آپ میں سے جو لوگ وفات پائیں اور اپنے پیچھے بیویاں چھوڑ رہے ہوں، وہ اپنی اُن بیویوں کے لیے سال بھر کے نان و نفقہ (Food & Running Expenses) کی وصیت ضرور کر جائیں اور یہ بھی کہ (اِس عرصے میں) انہیں گھر سے نہ نکالا جائے۔ لیکن ہاں اگر وہ خود اپنی مرضی سے گھر چھوڑنا چاہیں تو جو کچھ دستور [یعنی مخلص شرفاء کی طرح] وہ اپنے معاملے میں کریں تو پھر آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ (یہ اللہ تعالی کا قانون ہے کیونکہ) اللہ تعالی زبردست اور بڑی حکمت کا مالک ہے۔
وَلِلْمُطَلَّقَاتِ مَتَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ. (241)	طلاق شدہ خواتین کو ہر حال میں معروف (یعنی مخلص شرفاء کی طرح) کچھ سامان زندگی دے کر ہی رخصت کرنا چاہیے۔ ان لوگوں پر یہ حق ہے جو اللہ تعالی سے وارننگ سننے والے ہوں۔
كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. (242)	اللہ تعالی اِسی طرح آپ کے لیے اپنی آیات کی وضاحت کرتا ہے تاکہ آپ سمجھنے والے بن سکیں۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہر آیت میں معروف کا حکم ضرور دیا گیا ہے۔ معروف کا معنی ہے کہ اس ملک یا شہر میں مخلص لوگ جو عمل کرتے ہیں۔ اسی بنیاد پر مختلف ممالک میں قانون سازی بھی کی گئی تاکہ کم از کم لمٹ تو ہر انسان کو ملے کہ مخلص لوگ کس طرح معاملے کو ختم کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ قانون سازی تو خلوص کی کم سے کم شکل ہوتی ہے تاکہ مقدمہ ختم ہو۔ آپ خود سوچ لیجیے کہ خلوص طریقے سے معاملات کیسے ختم کرنے چاہئیں۔

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔عہد رسالت سے متعلق
- آیات 40-123: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب بنی اسرائیل) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعوت۔۔۔بنی اسرائیل کی تاریخ اور اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 124-162: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ (Appointment Letter) اور بنی اسرائیل کی تنسیخ (Termination)
- **آیات 163-286: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (Policies, Procedures & Job Description)**
  - ✓ اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت، ایمان اور اس کے نتائج
  - ✓ بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب
  - ✓ تعمیر شخصیت کی بنیاد
  - ✓ قصاص اور خون بہا، وصیت، روزہ، قبضہ، فراڈ اور کرپشن
  - ✓ عبادت کا طریقہ کار۔۔۔عمرہ، حج اور جہاد اور بدعتوں سے بچاؤ
  - ✓ سوشل اسٹڈیز سے متعلق احکامات۔۔۔خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون
  - ✓ **جہاد اور دینی اخراجات کے لیے جان اور فائنانس سے متعلق سوال کا جواب**
  - ✓ دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی احکامات
  - ✓ سورۃ البقرۃ کا اختتام
- سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران (1,2,3) کا مکمل موضوع

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورة البقرة 2: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس اور ان کی تیاری

جہاد اور دینی اخراجات کی تیاری اور ان کے لیے سوالات کے جوابات

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُونَ. (243)	(اہل ایمان! جہاد کے حکم میں آپ پر مشکل نہیں ہونی چاہیے۔ بنی اسرائیل کی تاریخ میں) آپ نے ان لوگوں پر غور نہیں کیا تھا جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے ڈر سے اپنے گھر چھوڑ کر نکل کھڑے ہوئے تھے؟ اس پر اللہ تعالی نے ان سے فرمایا کہ مردے بن کر ہی رہو۔ (وہ برسوں اسی حالت میں رہے تو) پھر اللہ تعالی نے انہیں دوبارہ زندگی عطا فرمائی تھی۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالی لوگوں پر بڑا فضل کرنے والا ہے، مگر لوگوں میں زیادہ ہیں جو شکر گزار نہیں ہوتے ہیں۔
وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (244)	(اہل ایمان! اِس سے سبق لے لیجیے) تاکہ اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کریں اور خوب جان لیں کہ اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔
مَّن ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً ۚ وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. (245)	کون ہے جو (اس جہاد کے لیے) اللہ تعالی کو قرض دے گا؟ یہ عمدہ قرض ہے کہ اللہ تعالی اسے کئی گنا بڑھا کر دے گا۔ پھر (جو شخص گریز کرے تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ) اللہ تعالی ہی ہے جو تنگی بھی کرتا ہے اور فراخی بھی چنانچہ آپ کو اسی رب کی طرف لوٹنا بھی ہے۔

اللہ تعالی نے مذہبی جبر کو ختم کرنے کے لیے حضرت موسی اور محمد رسول اللہ علیہم الصلوۃ والسلام کو حکم دیا تھا جب حکومت قائم ہو گئی تھی۔ اللہ تعالی اس جبر کو ختم خود ہی کر سکتا ہے لیکن ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر امتحان کیا کہ وہ اپنے مسلز اور مال و دولت کے ذریعے جہاد کریں۔ اللہ تعالی نے محبت کے ساتھ بتایا کہ آپ جو کچھ کاوش کریں گے تو اس کا کئی گنا زیادہ اجر ملے گا۔ اس وقت منافقین کوشش کر رہے تھے کہ پراپیگنڈا کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مورال ختم کریں لیکن ناکام ہوئے۔

بنی اسرائیل کی تاریخ

- حضرت ابراہیم سے لے کر حضرت موسی علیہما الصلوۃ والسلام کا دور (2000-1200BC)
- حضرت موسی سے لے کر حضرت داؤد علیہما الصلوۃ والسلام کا دور (1200-1000BC)
  - فلسطین کی فتح
  - 12 قبائل کی حکومتیں
  - فلسطینی قبائل کے ساتھ جنگیں
  - بنی اسرائیل کی شکست اور وہ صندوق چھین کر چلے گئے۔ اب بنی اسرائیل نے حضرت سموئیل علیہ الصلوۃ والسلام سے مطالبہ کیا کہ بادشاہت قائم کریں۔ انہیں طالوت رحمۃ اللہ علیہ اور پھر حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کو حکومت دی جو دنیا کی سب سے بڑی سپر پاور بن گئی۔ اس کا ذکر اب اگلی آیات میں ہے۔ 1000BC
- عروج کا دور۔ حضرت داؤد سے لے کر حضرت حزقی ایل، یسعیاہ اور یرمیاہ علیہم الصلوۃ والسلام کی اصلاح جاری رہی 1000-600BC
- بنی اسرائیل آپس میں جنگ کرنے لگے تو پھر عراق کی طرف انہیں غلامی کی سزا دی۔ 600-450BC
- غلامی سے نجات مگر پھر انحرافات کا دور جس میں حضرت عزیر سے لے کر حضرت عیسٰی علیہما الصلوۃ والسلام کی اتمام حجت 600BC-70CE
- مغلوبیت کی ہمیشہ کے لیے سزائیں 70CE-Now

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ جہاد کے لیے اخراجات اور نئی امت کی تیاری

أَلَمْ تَرَ إِلَى الْمَلَإِ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ بَعْدِ مُوسَىٰ إِذْ قَالُوا لِنَبِيٍّ لَهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ أَلَّا تُقَاتِلُوا ۖ قَالُوا وَمَا لَنَا أَلَّا نُقَاتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ أُخْرِجْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَأَبْنَائِنَا ۖ فَلَمَّا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ۔ (246)

آپ نے موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل کے سرداروں کو نہیں دیکھا، جب انہوں نے اپنے ایک نبی (سموئیل) سے کہا : ”آپ ہمارے لیے ایک حکمران مقرر کر دیں تاکہ ہم (اُس کے حکم پر) اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کریں؟ “

اِس پر نبی (سموئیل) نے فرمایا: ”ایسا نہ ہو کہ آپ پر جہاد فرض کیا جائے اور پھر آپ جہاد نہ کریں؟“

وہ بولے : ”ہم کیوں اللہ تعالی کی راہ میں جہاد نہ کریں گے، جب کہ ہمیں ہمارے گھروں اور ہمارے بچوں سے دور نکال دیا گیا ہے؟ “

لیکن (ہوا یہی کہ) جب ان پر جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے کچھ لوگوں کو چھوڑ کر اکثر سب بھاگ گئے ۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ان ظالموں سے خوب واقف تھا۔

امت مسلمہ پر جب حکم دیا کہ وہ جہاد کر کے مذہبی جبر کا خاتمہ کریں تو اس وقت عمدہ اور منفی مثالیں دے کر واضح کر دیا کہ آپ کو کس طرح جہاد کرنا ہے اور کس طرح بچنا ہے۔ بنی اسرائیل کی تاریخ میں جب حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے جہاد کے لیے حکم دیا تو اکثریت ڈر گئے کہ فلسطین کی بڑے طاقتور لوگ تھے۔ اس پر سزا یہ ہوئی کہ وہ مرے ہوئے انسانوں کی طرف 40 سال تک سینا صحرا میں لٹکا دیا۔ اگلی جنریشن میں جب مخلص لوگ پیدا ہوئے تو انہوں نے جہاد کیا اور پھر حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام نے اردن فتح کیا۔ پھر مخلصین میں سے اپنے خلفائے راشدین یشوع اور کالب رضی اللہ عنہما نے فلسطین کو فتح کر دیا۔ موجودہ زندگی میں کئی گنا زیادہ اجر یہ ملا کہ انہیں اس زمانے کی سپر پاور بنا دیا۔ یہی معاملہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں ہوا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مخلص رہی اور شاندار موریل رہا تو جلدی فتح کر دی۔

اس کے برعکس بنی اسرائیل کی مثال بتا دی کہ جب کالب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو پھر بنی اسرائیل کے قبیلوں نے انتشار پیدا کر دیا اور آپس میں لڑنے لگے۔ اس کا نتیجہ ہوا کہ مشرک قوم نے بنی اسرائیل کو شکست دی اور ان کے مقدس صندوق کو لے کر چلے گئے۔ صندوق کی اہمیت یہ تھی کہ اس میں تورات کی تختیاں موجود تھیں اور اس کے ساتھ ہی وہ نماز پڑھتے تھے۔ اس طرح ان کا دل سکون میں رہتا تھا جیسا کہ ہم لوگ کعبہ شریف کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور دعاؤں کے ساتھ دل سکون میں رہتا ہے۔ اس وقت حضرت سموئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی تربیت فرمائی جس کا ذکر ان آیات میں ہو رہا ہے۔ مقصد یہی ہے کہ امت مسلمہ کو اس طرح منفی مثالوں پر عمل نہیں کرنا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔جہاد کے لیے نئی امت کی تیاری

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكًا ۚ قَالُوا أَنَّىٰ يَكُونُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا وَنَحْنُ أَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَلَمْ يُؤْتَ سَعَةً مِنَ الْمَالِ ۚ قَالَ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاهُ عَلَيْكُمْ وَزَادَهُ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ ۖ وَاللَّهُ يُؤْتِي مُلْكَهُ مَنْ يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ.(247)	(ان کے اِس مطالبے پر) اُن کے نبی (سموئیل) نے انہیں بتایا کہ اللہ نے طالوت (Saul) کو آپ کے لیے حکمران مقرر کردیاہے۔ (سیاسی لیڈرز) کہنے لگے: "اس کی حکومت ہم پر کیسے ہو سکتی ہے، جب کہ ہم اِس حکومت کے زیادہ حقدار ہیں کیونکہ وہ کوئی دولت مند آدمی بھی نہیں ہے؟" نبی نے جواب دیا: "اللہ نے انہی (طالوت کو) آپ میں سے (Based on Merit) منتخب کیا ہے کیونکہ اس مقصد کے لیے انہیں علم اور جسم، دونوں صلاحیتوں میں بڑی طاقت عطا فرمائی ہے۔ (یہ حکومت اللہ تعالی کی ہے) اور اللہ تعالی اپنی یہ سلطنت جسے چاہے، عنایت کر دیتا ہے۔(آپ معاملات کو اپنے تنگ ذہن سے دیکھتے ہیں) جبکہ اللہ تعالی بڑی وسعت رکھنے والا ہے اور وہ چیز سے واقف ہے۔"
وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ.(248)	اُن کے نبی (سموئیل) نے مزید وضاحت فرمائی: "(اللہ کی طرف سے) ان کے حکمران کو مقرر کیے جانے کی نشانی یہ ہے کہ وہ صندوق (آپ کے دشمنوں کے ہاتھ سے نکل کر) آپ کے پاس آجائے گا جس میں آپ کے رب کی طرف سے (آپ کے لیے ہمیشہ) بڑا سکون رہا ہے کیونکہ اس میں وہ یادگاریں بھی ہیں جو موسیٰ اور ہارون کی اولاد نے (آپ کے لیے) چھوڑی ہیں۔ اسے فرشتے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس میں یقیناً ایک بڑا ثبوت ہے آپ کے لیے، اگر آپ ماننے والے ہوں۔"

بنی اسرائیل کے سیاستدانوں میں وہی حالت تھی جیسا کہ ہمارے ہاں سیاستدان ہوتے ہیں۔ اس زمانے میں قبیلے کے سردار ہی سیاستدان ہوتے تھے اور انہوں نے حضرت سموئیل علیہ الصلوۃ والسلام کو ن سمجھانے کی کوشش کی کہ اس غریب آدمی کو حکمران کیوں بنارہے ہیں جبکہ ہم زیادہ امیر ہیں۔ اس پر حضرت سموئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی غلطی کو پوری ملٹری کو سمجھایا۔ بنی اسرائیل میں انحراف ہوا تو پھر فلسطینی مشرک فوج نے انہیں شکست کی اور صندوق پر بھی قبضہ کر دیا تو فوجیوں کا مورال ٹوٹ گیا۔ اس لیے سموئیل علیہ الصلوۃ والسلام نے بتادیا کہ طالوت اچھے حکمران ہیں اور ان کے سامنے ہی آپ کو صندوق مل جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فتح حاصل ہو گئی۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔جہاد کے لیے نئی امت کی تیاری

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوتُ بِالْجُنُودِ قَالَ إِنَّ اللَّهَ مُبْتَلِيكُمْ بِنَهَرٍ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ لَمْ يَطْعَمْهُ فَإِنَّهُ مِنِّي إِلَّا مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهِ ۚ فَشَرِبُوا مِنْهُ إِلَّا قَلِيلًا مِنْهُمْ ۚ فَلَمَّا جَاوَزَهُ هُوَ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ قَالُوا لَا طَاقَةَ لَنَا الْيَوْمَ بِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ ۚ قَالَ الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلَاقُو اللَّهِ كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ. (249)	(بنی اسرائیل کی حکومت سنبھالنے کے بعد) پھر جب طالوت ملٹری لے کر نکلے تو انہوں نے لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالی نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ایک نہر کے ذریعے سے (ڈسپلن کے طور پر) آپ کو آزمائے گا۔ اس کی صورت یہ ہو گی کہ جو فوجی یہاں پانی پیے گا تو وہ میرا ساتھی نہیں ہو گا جبکہ جس فوجی نے اس نہر سے کچھ نہیں چکھا، تو وہ میرا ساتھی ہو گا۔ہاں، مگر اپنے ہاتھ سے ایک چلو کوئی پی لے تو ٹھیک ہے۔ لیکن ہوا یہ کہ اُن میں سے تھوڑے افواج کے سوا باقی سب نے اس نہر کا پانی پی لیا۔ پھر جب طالوت اس نہر کے پار اترے اور ان کے وہی ساتھی اپنے ایمان پر قائم رہے۔ لیکن (جو فوجی ڈسپلن نہیں کر سکے اور انہوں نے دشمن کی فوجیں دیکھیں) تو انہوں نے کہہ دیا کہ ہم تو آج (دشمن کمانڈر ان چیف) جالوت اور اُس کے لشکروں کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔ وہ لوگ جنہیں خیال تھا کہ انہیں اللہ تعالی سے ملنا ہے، تو وہ بول اُٹھے کہ (حوصلہ کرو کہ) بہت جگہ ایسا ہوا ہے کہ اللہ تعالی کے حکم سے چھوٹی فوج، بڑے دشمن فوج پر غالب آئے ہیں، اور اللہ تعالی تو ثابت قدم رہنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔
وَلَمَّا بَرَزُوا لِجَالُوتَ وَجُنُودِهِ قَالُوا رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (250)	(ان میں جو اہل ایمان تھے کہ) جب جالوت اور اُس کی ملٹری کا سامنا ہوا تو انہوں نے دعا کی: "اے رب! ہم پر صبر کا فیضان فرما اور ہمارے پاؤں جما دے اور اِن منکر لوگوں پر ہمیں غلبہ عطا فرما دے۔"

مشرک ملٹری کا کمانڈر ان چیف جالوت تھا جو بہت مضبوط طاقت رکھتا تھا۔ بنی اسرائیل کے فوجی جو ڈسپلن کنٹرول نہیں کر سکے تھے تو وہ ڈر گئے لیکن ڈسپلن کنٹرول کرنے والے فوجی مضبوط رہے اور جہاد میں آئے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ جہاد کے لیے نئی امت کی تیاری

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ وَآتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَهُ مِمَّا يَشَاءُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُم بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْعَالَمِينَ. (251)	چنانچہ (اُن کی دعا قبول ہوئی اور) اللہ تعالی کے حکم سے انہوں نے اپنے ان دشمنوں کو شکست دے دی جبکہ جالوت (کمانڈر ان چیف) کو داؤد نے قتل کر دیا اور اللہ تعالی نے انہی کو حکومت دے دی۔ انہیں اعلی وزڈم اور ججمنٹ کی صلاحیت دے دی جبکہ انہیں (سائنسی) علوم سکھا دیے۔ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ اپنے اس طرح کے بندوں کو سکھائے۔ حقیقت یہ کہ اگر اللہ تعالی ایک کو دوسرے سے نہ ہٹاتا تو زمین فساد سے بھر جاتی، لیکن (اس رب نے اسی طرح دہشت گردوں کو تباہ کر دیا ہے۔ اس لیے کہ) اللہ تعالی دنیا والوں پر بڑی عنایت فرمانے والا ہے۔
تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۚ وَإِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ. (252)	یہ اللہ تعالی کی آیات ہیں جو ہم آپ کو حق کے ساتھ سنا رہے ہیں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ اللہ تعالی کے رسولوں میں سے ہیں۔

اس میں سبق یہ ملا کہ مخلص فوجیوں کا رویہ کیسا ہوتا ہے اور کیسے ہی غیر مخلص لوگ ہوتے ہیں۔ اس کی تفصیل بائبل میں سموئیل کتاب میں پڑھ سکتے ہیں۔ اس میں پوری تاریخ لکھی ہوئی ہے جس میں حکمران طالوت رحمتہ اللہ علیہ نے بنی اسرائیل کی خانہ جنگی کو ختم کر دیا اور پوری قوم کو مضبوط کر دیا۔ وہ بہت متاثر ہوئے کہ ایک چھوٹے لڑکے داؤد نے سب سے بڑے کمانڈر ان چیف جالوت کو قتل کر دیا۔ انہوں نے حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو اپنی بیٹی سے شادی کر دی اور انہیں اپنے ساتھ رکھا۔ پھر جب طالوت کا انتقال ہوا تو حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کو تقریباً 1000BC میں حکمران بن گئے اور اللہ تعالی نے انہیں نبوت عطا فرما دی۔ انہوں نے ہی مسجد اقصی کی تعمیر کی۔ سائنسی طور پر لوہے کے استعمال کو ٹیکنکل طریقے سے سکھا دیا۔ اس سے انہیں اتنی طاقت مل گئی کہ کسی بھی مشرک قوم میں اتنا مضبوط اسلحہ نہیں رہا۔ یہ تفصیل آپ سورۃ الحدید 57 میں پڑھ سکتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں اسرائیل یونیورسٹی کے ریسرچرز نے فلسطین زمین کو کھود کر آثار قدیمہ نکالے ہیں۔ اب انہیں ایسے لوہے کے فرنیس ملے ہیں جسے حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے کی فیکٹریاں بنائی گئی تھیں جس کی تصاویر آپ گوگل میں سرچ کر سکتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت سلیمان علیہ الصلوۃ والسلام حکمران رہے تو اللہ تعالی انہیں مزید سائنسی علوم سکھا دیے جس کی تفصیل سورۃ النمل 27 میں پڑھ سکتے ہیں۔ آپ یروشلم میں آثار قدیمہ دیکھ سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بنی اسرائیل کے اسکالرز نے اسی زمانے میں جو تاریخ لکھی ہے تو وہ سب کچھ بائبل کی کتابوں میں موجود ہے۔

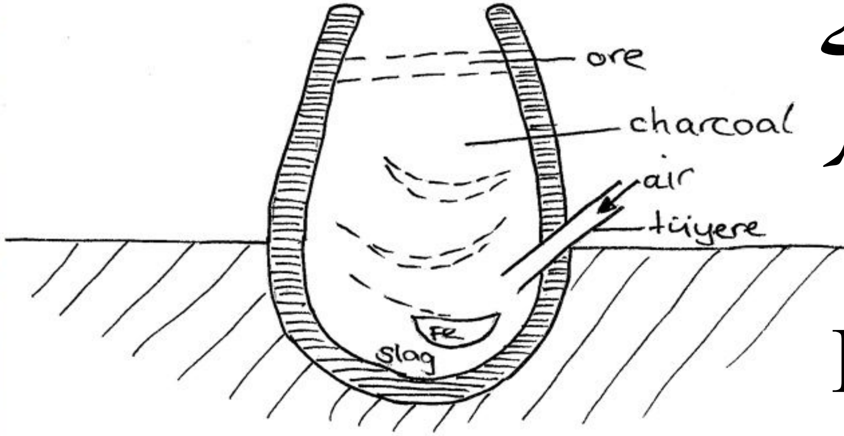

حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کے
زمانے میں لوہے کی فرنیس کے آثار
قدیمہ تاکہ مذہبی جبر ختم ہوسکے

Iron Age Evidence

حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کی سپر پاور 1000-930BC

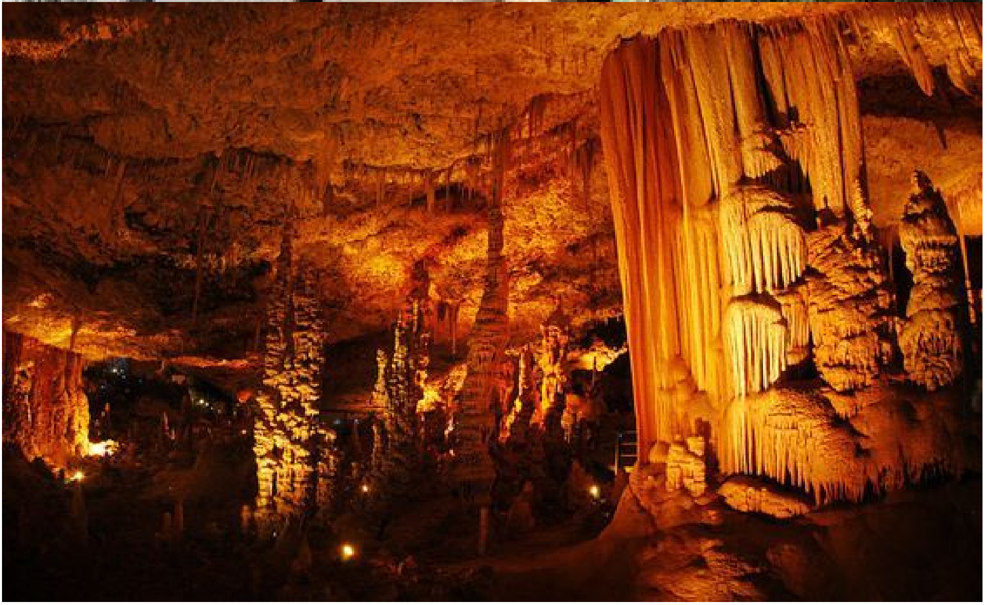

مسجد اقصی اور حضرت داؤد و سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کا سیکریٹیریٹ

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ نبوت ورسالت کا ایمان اور انحرافات

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ مِّنْهُم مَّن كَلَّمَ اللَّهُ ۖ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ ۚ وَآتَيْنَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنَاتِ وَأَيَّدْنَاهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ ۗ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِينَ مِن بَعْدِهِم مِّن بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَلَٰكِنِ اخْتَلَفُوا فَمِنْهُم مَّنْ آمَنَ وَمِنْهُم مَّن كَفَرَ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا اقْتَتَلُوا وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ. (253)

(بنی اسرائیل بھی جانتے ہیں، لیکن مانتے اِس لیے نہیں کہ) یہ جو رسول ہیں، ہم نے انہیں ایک کو دوسرے پر فضیلت عنایت فرمائی ہے۔ جیسے ان میں سے کسی (رسول موسی) سے اللہ تعالی خود ہم کلام ہوا اور کسی (دیگر رسولوں) کے درجے اس رب نے (بعض دوسری حیثیتوں سے) بلند کیے۔ مثلاً (آخر میں) مریم کے بیٹے عیسیٰ کو ہم نے نہایت واضح ثبوت دیے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ (چنانچہ یہی عنایات ان رسولوں کے پیروکاروں میں ایک دوسرے رسولوں کو جھٹلانے کا باعث بھی بن گئے۔)

اگر اللہ تعالی چاہتا تو جو نہایت واضح دلائل اُن کے سامنے آگئے تھے، ان کے بعد ان رسولوں کے بعد یہ لوگ ایک دوسرے سے نہ لڑتے، لیکن (اللہ تعالی نے یہ نہیں چاہا کہ لوگوں پر جبر کرے، اِس لیے) انہوں نے اختلافات کیے۔ چنانچہ ان میں سے کوئی (اِن رسولوں پر) ایمان لایا اور کسی نے انکار کر دیا۔

(اے رسول! آپ کو نہ ماننے کی وجہ بھی یہی تعصب ہے) اور اگر اللہ تعالی چاہتا تو وہ ہرگز آپس میں نہ لڑتے، مگر اللہ تعالی (اپنی وزڈم کے مطابق انہیں آزاد کر دیا ہے اور وہ) جو چاہے کرتا ہے۔

اللہ تعالی مختلف انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو ضرورت کے مطابق معجزے عنایت فرمایئے تاکہ لوگ ایمان لائیں۔ اس میں ایسا ہی ہوا لیکن کئی جنریشن بعد ان کی امت مسلمہ نے شخصیت پرستی کی بیماری پر اپنے الگ الگ فرقے ایجاد کیے۔ پھر جب ان کے اختلافات سخت ہوتے گئے تو انہوں نے اپنے فرقے کو الگ مذہب بنا دیا۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ کے فرقوں میں یہودی، عیسائی اور مسلمان مذاہب بن گئے ہیں۔ اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ لفظ اسلام اور اسرائیل کا مطلب ایک ہی ہے کہ ہم اللہ تعالی کے سامنے سرنڈر کر دیں۔ اللہ تعالی نے شریعت کے جو احکامات دیے ہیں تو وہ سب ایک ہی ہے جو تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں موجود ہے۔

ایمان، اخلاقیات اور شریعت کا مطالعہ آپ اللہ تعالی کی کتابوں میں پڑھ لیجیے تو ایک ہی طرح کے احکامات ہیں۔ معمولی سا فرق اگر نظر آیا تو وہ صرف اتنا ہی ہے کہ الگ ٹائم کے حالات کے لحاظ سے معمولی سا فرق نظر آتا ہے اور کچھ بھی نہیں۔ آپ اہم احکامات تورات کی 10 کمانڈمنٹس اور قرآن مجید میں ایک ہی طرح موجود ہیں۔ انجیل میں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم دیا کہ ہم تورات کے احکامات پر ہی عمل کرتے ہیں۔ انہوں نے بنی اسرائیل کے فقہاء نے جو احمقانہ فتوے دیے تھے تو ان کی غلطیوں کو واضح کر دیا اور ساتھ ہی تورات کے احکامات کی لاجیکل وجوہات کو واضح کیا ہے جو اس وقت انجیل میں آپ پڑھ سکتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت ۔۔۔ جہاد میں معاشی خدمت کے فوائد اور اللہ تعالی سے تعلق

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ ۗ وَالْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔ (254)	اہل ایمان !(آپ انہیں اِن کے حال پر چھوڑ دیجیے اور) جو کچھ ہم نے آپ کو جو حکم دیا ہے، اسے (اللہ تعالی کی راہ میں قیامت کے) اس دن سے پہلے خرچ (Expenses in Religious Effort for Financial Investment) کر لیجیے۔ (آخرت) میں نہ خرید و فروخت ہو گی، نہ (کسی کی) دوستی کام آئے گی اور نہ کوئی سفارش فائدہ دے سکے گی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس دن کے منکر ہی اپنی جان پر ظلم ڈھانے والے ہیں۔
اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۚ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَّهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ مَن ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِندَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ ۚ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۖ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ۔ (255)	(اس دن معاملہ صرف اللہ تعالی سے کرے گا۔) اللہ تعالی جس کے سوا کوئی خدا نہیں، زندہ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔ اس رب کو کوئی اونگھ لاحق ہو سکتی ہے نہ نیند۔ زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب اسی رب کا ہے۔ کون ہے جو اس رب کی اجازت کے بغیر اس کے حضور میں کسی کی سفارش کر سکے؟ لوگوں کے آگے اور پیچھے کی ہر چیز سے واقف ہے اور وہ اس رب کے علم میں سے کسی کو اپنی گرفت میں نہیں لے سکتے، سوائے اس کے کہ جتنا وہ رب چاہے۔ اس کی حکومت زمین اور آسمانوں پر چھائی ہوئی ہے اور ان کی حفاظت اس پر ذرا بھی گراں نہیں ہو سکتی ہے۔ وہ رب بلند ہے اور بڑی عظمت والا ہے۔

اسی آیت کو آیت الکرسی کہا جاتا ہے جس میں اللہ تعالی کی طاقت اور کنٹرول کی وضاحت ہے۔ مختلف مذاہب کے لوگ اپنے زمانے کے نبی یا اپنے لیڈرز کو علم الغیب کا مالک کہہ دیتے ہیں۔ پھر اس میں بہت سا پراپیگنڈا کر کے جعلی کہانیاں ایجاد کرتے ہیں۔ اسی آیت میں اللہ تعالی نے واضح کر دیا ہے کہ علم الغیب کا علم صرف اور صرف اللہ تعالی ہی کا ہے۔ اس رب نے اپنی کسی نبی کو خفیہ علم جیسے مستقبل وغیرہ کے واقعے اگر بتائے ہیں تو بس اتنا سا ہی ہے۔ باقی کسی انسان کو علم الغیب معلوم نہیں ہے اور یہ مذہبی لیڈرز کے جعلی پراپیگنڈا ہی ہے اور اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔اس دنیا میں مکمل مذہبی آزادی

لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ ۖ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَىٰ لَا انْفِصَامَ لَهَا ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (256)	(یہ جو رویہ چاہیں، اختیار کر لیں) دین کے معاملے میں (اللہ تعالی کی طرف سے) کوئی جبر نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہدایت (اس قرآن کے بعد اب) گمراہی سے بالکل الگ ہو چکی ہے۔ لہٰذا جس نے شیطان کا انکار کیا اور اللہ تعالی پر ایمان لایا تو اس شخص نے گویا نہایت مضبوط رسی پکڑ لی ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔
اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ ۖ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ ۗ أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. (257)	(یہ ہدایت پانا چاہیں تو) اللہ تعالی ایمان لانے والوں کا مددگار ہے۔ وہ انہیں اندھیروں سے روشنی کی طرف نکال کر لے جاتا ہے۔ اس کے برخلاف ایمان نہ لینے والوں کے مددگار ان کے محض شیاطین ہی ہیں جو انہیں روشنی سے اندھیروں کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی جہنم کے لوگ ہیں، جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ ۖ قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَإِنَّ اللَّهَ يَأْتِي بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَأْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. (258)	کیا آپ نے اس شخص (نمرود جو خدا کا دعوی کرتا تھا تو اسے) نہیں دیکھا جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے معاملے میں بحث کرنا چاہی کیونکہ اللہ تعالی نے اسے حکومت عطا فرمائی تھی۔ اس وقت، جب ابراہیم نے اسے فرمایا: "میرا رب تو وہ ہے جو مارتا اور زندہ کرتا ہے۔" اس (بادشاہ) نے جواب دیا: "میں بھی مارتا اور زندہ کرتا ہوں۔" ابراہیم نے فوراً فرمایا: "اچھا تو یوں ہے کہ اللہ تعالی سورج کو مشرق سے نکالتا ہے، آپ ذرا اسے مغرب سے نکال کر دکھائیے (اگر آپ خدا ہیں۔)" اب وہ منکر حق بالکل حیران ہو کر رہ گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے ظالم لوگوں کو اللہ تعالی کبھی ہدایت نہیں دیتا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔اللہ تعالیٰ کی طاقت پر ایمان کی مثال

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (259)	یا اس شخص کی مثال ہے جس کا گزر ایک شہر پر ہوا جو اپنی چھتوں پر گراپڑا تھا۔ اس نے حیرت سے کہا: "اس طرح فنا ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اسے کس طرح دوبارہ زندہ کرے گا؟" اِس پر اللہ تعالیٰ نے اسے 100 سال کی موت دی، پھر اسے اُٹھا دیا (اور) پوچھا: "کتنی مدت پڑے رہے ہیں؟" انہوں نے جواب دیا: "ایک دن یا اس سے کچھ کم رہا ہوں گا۔" فرمایا: "نہیں، بلکہ 100 سال اسی حالت میں آپ پر گزر گئے ہیں۔ اب ذرا اپنے کھانے اور پینے کی اشیاء کو دیکھیے، اِن میں سے کوئی چیز خراب نہیں ہے لیکن دوسری طرف ذرا اپنے گدھے کو دیکھیے (کہ ہم اسے کس طرح زندہ کرتے ہیں۔) اس لیے کہ آپ کو اِس شہر کے اٹھائے جانے پر یقین آ جائے تاکہ ہم لوگوں کے لیے آپ کو (امید کا) ایک ثبوت بنا دیں۔ ہڈیوں کی طرف بھی دیکھ لیجیے کہ ہم کس طریقے سے انہیں اٹھاتے اور پھر اُن پر گوشت چڑھاتے ہیں۔" اس طرح جب حقیقت اس پر واضح ہو گئی تو وہ پکار اٹھے کہ (اب کوئی تردد نہیں رہا اور) میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔

تفاسیر میں ان واقعات پر مختلف نام میں بیان ہوئے ہیں۔ یہ تو کنفرم ہے کہ خدا ہونے کا دعوی عراق کے بادشاہ نمرود نے کیا تو حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی غلطی کو واضح کر دیا۔ نمرود اس دلیل کا جواب نہیں دے سکا تو اس نے ڈکٹیٹر کی طرح حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو آگ لگا کر قتل کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں بچا دیا اور پھر اس بادشاہ کو تباہ کر دیا۔

دوسرا واقعہ بنی اسرائیل کا تھا کہ جب انہیں مغلوبیت کر کے عراق میں غلام بنا دیا۔ اب پوری قوم میں ذہنی طور پر اتنے کمزور ہو چکے تھے کہ وہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ ایک شخص نے یہی سوچا کہ اس قوم کو کون زندہ کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو مثال دی کہ ایک سو سال پرانے شخص کو زندہ کر کے دکھایا۔ یہ زمانہ حضرت عزیر علیہ الصلوۃ والسلام کا تھا جنہوں نے پوری قوم کی تربیت کی اور انہیں تورات دوبارہ سکھا دی۔ جب تربیت ہو گئی تو اصلاح ہو گئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ایرانی حکمران ذوالقرنین رحمتہ اللہ علیہ کو عراق کی حکومت دے دی اور انہوں نے بنی اسرائیل کو آزاد کر کے فلسطین میں زندہ قوم بنا دیا۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ اللہ تعالی کی طاقت پر ایمان کی مثال

وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَىٰ ۖ قَالَ أَوَلَمْ تُؤْمِن ۖ قَالَ بَلَىٰ وَلَٰكِن لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِي ۖ قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَىٰ كُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْيًا ۚ وَاعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ. (260)	وہ واقعہ بھی پیش نظر رہے، جب ابراہیم نے درخواست کی: "اے رب! مجھے دکھا دیجیے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ کریں گے؟" فرمایا: "کیا آپ ایمان نہیں رکھتے؟" عرض کیا: "ایمان تو رکھتا ہوں، لیکن خواہش ہے کہ میرا دل پوری طرح مطمئن ہو جائے۔" فرمایا: "اچھا، آپ 4 پرندے لے کر انہیں اپنے ساتھ ہلا لیں، پھر (انہیں ذبح کر کے) ہر پہاڑی پر ان میں سے ایک ایک کو رکھ دیجیے۔ پھر انہیں پکار لیں، تو وہ دوڑتے ہوئے آپ کے پاس آ جائیں گے، اور (آئندہ کے لیے) خوب سمجھ لیجیے کہ اللہ تعالی زبردست ہے اور وہ بڑی حکمت کا مالک ہے۔"

انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو معجزہ اس لیے دکھایا جاتا تھا تاکہ وہ اللہ تعالی کی طاقت کا تجربہ کر کے سمجھ لیں اور پھر اپنی امت کو دکھا کر سمجھا دیں۔ اس طرح ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اگلی جنریشن کو سمجھاتے جائیں۔ آخر میں پھر اللہ تعالی نے یہ معجزہ قرآن مجید میں دکھا دیا تاکہ قیامت تک انسان اس طاقت کو سمجھتا جائے۔ جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت کا اختتام ہو گیا تو پھر معجزہ کے اس سلسلے کو ختم کر دیا۔ انہیں آیات میں آپ مثالیں پڑھ چکے ہیں اور نتیجہ یہ ہے:

انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے متعلق معجزات

- خاص معجزات۔۔۔ تابوت سکینہ
- مردے کو دوبارہ زندہ کرنا
- ختم نبوت کے بعد یہ معجزے ختم ہو گئے ہیں اور اب اس پر جو دعوی کرتا ہے، وہ جھوٹ بولتا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-39: کتاب ہدایت کا تعارف۔۔۔عہد رسالت سے متعلق
- آیات 40-123: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب بنی اسرائیل) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعوت۔۔۔بنی اسرائیل کی تاریخ اور اس میں جزاو سزا کا قانون
- آیات 124-162: نئی امت مسلمہ کی اپائنٹمنٹ (Appointment Letter) اور بنی اسرائیل کی تنسیخ (Termination)
- **آیات 163-286: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس (Personality Development)، شریعت (Policies, Procedures & Job Description)**
  - ✓ اللہ تعالی کے سائنسی ثبوت، ایمان اور اس کے نتائج
  - ✓ بدعات اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کی ترغیب
  - ✓ تعمیر شخصیت کی بنیاد
  - ✓ قصاص اور خون بہا، وصیت، روزہ، قبضہ، فراڈ اور کرپشن
  - ✓ عبادت کا طریقہ کار۔۔۔ عمرہ، حج اور جہاد اور بدعتوں سے بچاؤ
  - ✓ سوشل اسٹڈیز سے متعلق احکامات۔۔۔خدمت کا طریقہ کار، نکاح، طلاق اور وفات کا قانون
  - ✓ جہاد اور دینی اخراجات کے لیے جان اور فائنانس سے متعلق سوال کا جواب
  - ✓ **دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی تعمیر شخصیت**
  - ✓ **سورۃ البقرۃ کا اختتام: اختتامی دعا۔۔۔ایمان اور ہماری ذمہ داریاں**
- سورۃ الفاتحہ، سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران (1,2,3) کا مکمل موضوع

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ البقرۃ 2: امت مسلمہ کا تزکیہ نفس اور ان کی تیاری
دین کے لیے معاشی قانون (Financial Policies) اور اخلاقی تعمیر شخصیت

مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. (261)	(ہدایت و گمراہی کے معاملے میں اللہ کا طریقہ یہی ہے۔اِس لیے یہ نہیں مانتے تو انہیں چھوڑ دیجیے اور آپ اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ) اللہ تعالی کی راہ میں اپنے مال خرچ کرنے والوں کے اس عمل کی مثال اس دانے کی طرح ہے جس سے سات بالیں نکلیں ،اِس طرح کہ ہر بال میں سو (7 x 100 = 700) دانے ہوں۔ اللہ تعالی (ہر ایک کی نیت کے لحاظ سے) جسے چاہتا ہے ، اسی طرح اضافہ کر دیتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی بڑی وسعت کا مالک ہے اور وہ ہر ایک (کی نیت کو) جانتا ہے۔
الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُونَ مَا أَنفَقُوا مَنًّا وَلَا أَذًى ۙ لَّهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ. (262)	جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، پھر جو کچھ خرچ کیا ہے، اس کے پیچھے **نہ احسان جتاتے** ہیں ، **نہ کسی دل میں تکلیف پیدا** کرتے ہیں تو پھر ان کے لیے، ان کے رب کے ہاں ان کا اجر ایسا ہے کہ ان لوگوں کے لیے نہ کوئی اندیشہ ہو گا اور نہ ہی وہ کبھی غمزدہ ہوں گے۔
قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَا أَذًى ۗ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَلِيمٌ. (263)	ایک اچھی گفتگو اور (ناگوار محسوس ہو تو بھی) ذرا سی چشم پوشی اس خیرات سے بہتر ہے جس کے ساتھ **بے عزتی** کی ہوئی ہو۔ اس طرح کی خیرات سے اللہ تعالی بے نیاز ہے، (اس رویے پر وہ آپ کو محروم کر دیتا ہے لیکن) اس کے ساتھ وہ بڑا بردبار (غلطیوں کو برداشت فرما بھی لیتا) ہے۔

بالکل یہی احکامات آپ انجیل میں پڑھ سکتے ہیں جس میں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے سمجھایا: ”زمین پر خزانہ جمع کرنے کے بجائے، اپنا خزانہ آسمان (اللہ تعالی) کے پاس جمع کرو، جہاں نہ کیڑا اور زنگ خراب کرتا ہے اور نہ چور نقب لگا کر چراتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی لگا رہے گا۔“ (انجیل متی 6:19-21)

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔ معاشی خدمت دیتے ہوئے کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ. (264)	اہل ایمان ! **احسان جتا کر** اور (دوسروں کی) **دل آزاری** کر کے اپنی خیرات کو ان لوگوں کی طرح ضائع نہ کریں جو اپنا مال لوگوں کو دکھانے کے لیے خرچ کرتے ہیں اور وہ نہ اللہ تعالی پر ایمان رکھتے ہیں اور نہ قیامت کے دن کو مانتے ہیں۔ چنانچہ ان کی مثال ایسی ہے کہ ایک چٹان ہو جس پر کچھ مٹی ہو، پھر اس پر زور کی بارش پڑے اور اسے بالکل چٹان ہی چٹان چھوڑ جائے۔ (قیامت کے دن) ان کی کمائی میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کے ناشکرے لوگوں کو اللہ تعالی کبھی ہدایت نہیں دیتا ہے۔
وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ وَتَثْبِيتًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصَابَهَا وَابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَهَا ضِعْفَيْنِ فَإِن لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (265)	اللہ تعالی کی خوشنودی چاہنے کے لیے اور اپنے آپ کو حق پر قائم رکھنے کی غرض سے اپنا مال خرچ کرنے والوں کی مثال اس باغ کی سی ہے جو بلند اور ہموار زمین پر واقع ہو۔ اس پر زور کی بارش آ جائے تو اپنا پھل ڈبل لے کر آئے اور زور کی بارش نہ بھی ہو تو پھوار بھی کافی ہو جائے۔ (یہ مثال سامنے رکھیے اور مطمئن رہیے کہ) جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اسے دیکھ (کر ریکارڈ کر) رہا ہے۔

ضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”میری ان باتوں کو سن کر اس کی فرماں برداری کرنے والا ہر شخص اُس عقلمند کی طرح ہو گا کہ جو اپنا گھر پتھر کی چٹان پر بنایا ہو۔ سخت اور شدید بارش ہوئی اور بارش کا پانی اوپر چڑھنے لگا۔ تیز ہوائیں اس گھر سے ٹکرانے لگیں۔ چونکہ وہ گھر پتھر کی چٹان پر بنایا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ گرا نہیں۔ جو کوئی میری ان باتوں کو سننے کے باوجود اس کی اطاعت نہ کرے وہ بے وقوف ہو گا اور کم عقل آدمی ہی ایسا ہے کہ جس نے ریت پر اپنا گھر بنایا۔ شدید بارش ہوئی اور پانی اوپر چڑھنے لگا اور تیز ہوائیں اس گھر سے ٹکرائیں اور وہ گھر زوردار آواز سے گر گیا۔“ ” (انجیل متی 7:24-27)

سورۃالبقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔معاشی خدمت دیتے ہوئے کیسارویہ ہوناچاہیے؟

أَيَوَدُّ أَحَدُكُمْ أَنْ تَكُونَ لَهُ جَنَّةٌ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ لَهُ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَأَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهُ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَاءُ فَأَصَابَهَا إِعْصَارٌ فِيهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمُ الْآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُونَ. (266)	کیا آپ میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ اُس کے پاس کھجوروں اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے نہریں بہتی ہوں۔اُس میں اس کے لیے ہر قسم کے پھل ہوں (گویا یہ بڑی پرافٹ ایبل کمپنی ہو) اور وہ بوڑھا ہو جائے اور اُس کے بچے ابھی ناتواں ہوں جبکہ باغ پر سموم کا بگولا (Hurricane) پھر جائے اور وہ جل کر خاک ہو جائے۔ (احسان جتا کر اور دوسروں کی دل آزاری کر کے اپنا انفاق برباد (Losses) کر لینے والوں کی حالت قیامت میں یہی ہو گی۔) اللہ تعالی اسی طرح اپنی آیات آپ کے لیے واضح کرتا ہے تاکہ آپ غور کر سکیں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِآخِذِيهِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ. (267)	اہل ایمان ! اپنی پاکیزہ کمائی میں سے خرچ کیجیے اور اس میں سے بھی جو ہم نے آپ کے لیے زمین سے نکالا ہے۔ کوئی بری چیز تو (اللہ تعالی کی راہ میں) خرچ کرنے کا خیال بھی نہ کیجیے گا۔ آپ اس طرح کی اشیاء میں سے خرچ کرتے ہیں، لیکن اپنا حال یہ ہے کہ اس کی قیمت کم (Minimum Price) نہیں لیتے ہیں بلکہ لینے کے لیے بھی تیار نہیں ہوتے ہیں۔ آپ جان لیجیے یں کہ (آپ کی اس کوالٹی کی خیرات سے) اللہ تعالی بے نیاز ہے کیونکہ وہ شاندار صفات کا مالک ہے۔

ضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ’جھوٹے نبیوں کے بارے میں ہوشیار رہو۔ وہ بھیڑوں کی طرح تمہارے پاس آئینگے۔ لیکن حقیقت میں وہ بھیڑیئے کی طرح خطرناک ہوں گے۔ تم ان کے کاموں کو دیکھ کر انہیں پہچان لوگے۔ جس طرح تم کانٹے دار جھاڑیوں سے انگور نہیں پا سکتے اور کانٹے دار درخت سے انجیر نہیں پا سکتے۔ اسی طرح اچھی چیزیں بُرے لوگوں میں نہیں ہوتی۔ ٹھیک اسی طرح ہر ایک اچھا درخت اچھا پھل ہی دیتا ہے۔ اچھا درخت خراب پھل نہیں دیتا جبکہ خراب درخت اچھا پھل نہیں دیتا۔ ہر اس درخت کو جو اچھا پھل نہیں دیتا تو اسے کاٹ کر آگ میں جلا دیا جائے گا۔ اس لئے جھوٹی تعلیم دینے والوں کو اُن کے پھلوں سے پہچان لوگے۔“ (انجیل متی 20-7:16)

سورۃ البقرۃ2: تعمیر شخصیت۔۔۔معاشی خدمت دیتے ہوئے کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُم بِالْفَحْشَاءِ ۖ وَاللَّهُ يَعِدُكُم مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ.(268)	شیطان آپ کو (لوگوں کی خدمت کے لیے) نقصانات سے ڈراتا اور (خرچ کے لیے) بے حیائی کی راہ سجھاتا ہے جبکہ اللہ تعالی اپنی طرف سے آپ کے ساتھ مغفرت اور فضل کا وعدہ کرتا ہے۔اللہ تعالی ہی کی بڑی وسعت اور وہ بڑا علم رکھنے والا ہے۔
يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ ۚ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ. (269)	(ہر ایک کی نیت کے لحاظ سے) جسے چاہتا ہے،اِس وعدے کا فہم عطا کر دیتا ہے اور جسے یہ فہم دیا گیا،اُسے تو در حقیقت خیر کثیر کا ایک خزانہ دے دیا گیا ہے۔ لیکن (ان آیات کی) یاد دہانی صرف دانشمند ہی حاصل کر سکتے ہیں۔
وَمَا أَنفَقْتُم مِّن نَّفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُم مِّن نَّذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ ۗ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنصَارٍ. (270)	(مطمئن رہیے کہ) جو خرچ بھی آپ کریں گے یا جو [اللہ تعالی کے حضور] نذر (Dedication) بھی آپ طے کریں گے، اُس کا صلہ لازماً پا لیں گے۔ اس لیے کہ اللہ تعالی اسے جانتا ہے جبکہ (اللہ کی اس ہدایت سے فائدہ نہیں لیتا ہے تو پھر) اپنی جانوں پر ظلم ڈھانے والوں کا کوئی مدد گار نہیں ہو گا۔
إِن تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۖ وَإِن تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَيُكَفِّرُ عَنكُم مِّن سَيِّئَاتِكُمْ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ.(271)	آپ اپنی خیرات علانیہ دیں تو یہ بھی کیا اچھی بات ہے لیکن اسے چھپائیں اور غریبوں (کی عزت کے ساتھ خدمت کر کے انہیں) دے دیں تو یہ آپ کے حق میں زیادہ بہتر ہے۔ (اللہ تعالی آپ کو اس کا صلہ دے گا) اور آپ کو بہت سے گناہ آپ سے چھپنک (Delete) دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ آپ کرتے ہیں تو اللہ تعالی اس سے پوری طرح باخبر ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔دینی معاشی خدمت دیتے ہوئے کیسا رویہ ہونا چاہیے؟

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَلِأَنْفُسِكُمْ ۚ وَمَا تُنْفِقُونَ إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تُظْلَمُونَ.(272)	(بنی اسرائیل نہیں مانتے تو اے رسول!) اِن کو ہدایت پر لے آنا آپ کی ذمہ داری نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالی ہی جس کو چاہتا ہے، (اپنے قانون کے مطابق) ہدایت دیتا ہے۔ (اہل ایمان! آپ البتہ سمجھ لیجیے کہ) جو مال بھی آپ خرچ کریں گے، اُس کا پرافٹ آپ ہی کو ملنا ہے، اور آپ اِسی لیے تو خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ تعالی کی رضا حاصل ہو۔ اور (اِس مقصد سے) جو مال بھی آپ خرچ کریں گے، وہ (قیامت میں) آپ کو پورا کر دیا جائے گا اور آپ کے حق میں ذرا بھی کمی نہ ہو گی۔
لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ.(273)	یہ خاص کر اُن غریبوں کے لیے ہے جو اللہ تعالی کی راہ میں گھرے ہوئے ہیں، (اپنے کاروبار کے لیے) زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے، اُن کی خودداری کے باعث ناواقف اُن کو غنی خیال کرتا ہے، اُن کے چہروں سے آپ انہیں پہچان سکتے ہیں، وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔ (اُن کی مدد کیجیے) اور (سمجھ لیجیے کہ اِس مقصد کے لیے) جو مال بھی آپ خرچ کریں گے، اُس کا صلہ آپ کو لازماً ملے گا، اِس لیے کہ اللہ تعالی اُسے خوب جانتا ہے۔

ضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ’’اے معلمین شریعت اور اے فریسیو! یہ تمہارے لئے برا ہے۔ تم منافق ہو۔ تم لوگوں کے لئے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہونے کے راستے کو مسدود کرتے ہو۔ تم خود داخل نہیں ہوئے اور تم نے ان لوگوں کو بھی روک دیا جو داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اے معلمین شریعت اور فریسیو میں تمہارا کیا حشر بتاؤنگا۔ تم تو ریاکار ہو۔ ’’اس لئے تم بیواؤں کے گھروں کو چھین لیتے ہو اور تم لمبی دعا کرتے ہو تاکہ لوگ تمہیں دیکھیں۔ اس لئے تم کو سخت سزا ہو گی۔

اے معلمین شریعت اے فریسیو! یہ تمہارے لئے برا ہے! تم ریاکار ہو۔ تم اپنی ہر چیز کا یہاں تک کہ پودینہ، سونف اور زیرے کے پودوں میں بھی قریب قریب دسواں حصہ خدا کو دیتے ہو۔ لیکن تم نے شریعت کی تعلیم میں اہم ترین تعلیمات کو یعنی عدل وانصاف، رحم وکرم اور اصلیت کو ترک کر دیا ہے۔ تمہیں خود ان احکامات کے تابع ہونا ہو گا۔ اب جن کاموں کو کر رہے ہو انہیں پہلے ہی کرنا چاہئے تھا۔ تم لوگوں کی رہنمائی کرتے ہو۔ لیکن تم ہی اندھے ہو۔ تم تو پینے کے مشروبات میں سے چھوٹے مچھر کو نکال کر بعد میں خود اونٹ کو نگل جانے والوں کی طرح ہو۔‘‘ (انجیل متی 24-23:13)

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔قرض اور سود(Interest) کا قانون

الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُم بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ.(274)	جو لوگ شب و روز، علانیہ اور چھپا کر اپنا مال (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں، ان کے لیے اُن کا اجر اُن کے رب کے پاس ہے اور وہاں اُن کے لیے کوئی اندیشہ ہے اور نہ ہی وہ کبھی غمزدہ ہوں گے۔
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ الرِّبَا لَا يَقُومُونَ إِلَّا كَمَا يَقُومُ الَّذِي يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا إِنَّمَا الْبَيْعُ مِثْلُ الرِّبَا ۗ وَأَحَلَّ اللَّهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا ۚ فَمَن جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهِ فَانتَهَىٰ فَلَهُ مَا سَلَفَ وَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ ۖ وَمَنْ عَادَ فَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.(275)	اس کے ے برخلاف جو لوگ سود کھاتے ہیں، وہ قیامت میں اٹھیں گے تو بالکل اُس شخص کی طرح ہوں گے جسے شیطان نے اپنی چھوت سے پاگل بنا دیا ہو۔اس کی وجہ یہ ہے انہوں نے کہا ہے کہ بزنس بھی تو آخر سود ہی کی طرح ہے اور تعجب ہے کہ اللہ تعالی نے بزنس کو حلال اور سود کو حرام ٹھیرایا ہے؟ (اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالی نے اسے حرام طے کیا ہے) لہٰذا جسے اس کے رب کی وارننگ پہنچ گئی اور وہ باز آگیا تو جو کچھ وہ لے چکا، سو لے چکا۔ (اس کے خلاف اسی زندگی میں کوئی ایکشن نہیں ہو گا) جبکہ اس کا معاملہ اللہ تعالی کے حوالے ہے۔ جو لوگ (اِس وارننگ کے بعد بھی) اس جرم کو دوبارہ کریں گے تو وہ جہنم کے لوگ ہیں اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ أَثِيمٍ.(276)	(آخرت میں تمام فنڈز) اللہ تعالی سود کو مٹا دے گا اور خیرات کو ملٹی پلائے کر دے گا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کسی ناشکرے اور کسی حق تلفی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔قرض اور سود (Interest) کا قانون

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ (277)	جو لوگ ایمان لائے، انہوں نے نیک عمل کیے، نماز کا اہتمام کیا اور زکوٰۃ ادا کرتے رہے تو ان کے لیے، ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ وہاں ان کے لیے کوئی اندیشہ نہیں ہو گا اور نہ ہی وہ کبھی غم آ سکے گا۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ۔ (278)	اہل ایمان! اگر آپ سچے مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ سے وارننگ سن لیجیے اور جتنا سود باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دیجیے۔
فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ۔ (279)	لیکن اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کے لیے خبردار ہو جائیے۔ اگر توبہ کر لیں تو آپ کو اصل رقم (Capital Investment) کا آپ میں حق ہے۔ نہ آپ کسی پر ظلم کریں گے اور نہ ہی آپ پر ظلم کیا جائے گا۔
وَإِن كَانَ ذُو عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ إِلَىٰ مَيْسَرَةٍ ۚ وَأَن تَصَدَّقُوا خَيْرٌ لَّكُمْ ۖ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔ (280)	مقروض (Creditor) کبھی مشکلات میں ہو تو کھلے ہاتھ ہونے تک اسے مہلت دیجیے اور اگر آپ چھوڑ دیں تو یہ آپ کے لیے بہتر ہے، اگر آپ سمجھتے ہوں۔
وَاتَّقُوا يَوْمًا تُرْجَعُونَ فِيهِ إِلَى اللَّهِ ۖ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ۔ (281)	اس دن سے ڈریں، جس میں آپ اللہ کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ پھر ہر شخص کو اس کی پوری (حلال) انوسٹمنٹ وہاں پوری مل جائے گی اور لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس اعلان پر پولیس ایکشن کیا لیکن سب نے توبہ کر دی اور سب لوگوں نے سود ختم کر دیا۔ قریش میں سارے قبائل کے لوگوں نے سودی قرض لیا ہوا تھا لیکن اسے ختم کر دیا گیا۔

سورۃ البقرۃ2: تعمیر شخصیت۔ قرض(Credit)سے متعلق قانونی دستاویزات(Legal Documents)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنتُم بِدَيْنٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوهُ ۚ وَلْيَكْتُب بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۚ وَلَا يَأْبَ كَاتِبٌ أَن يَكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللَّهُ ۚ فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلِ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا ۚ فَإِن كَانَ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ سَفِيهًا أَوْ ضَعِيفًا أَوْ لَا يَسْتَطِيعُ أَن يُمِلَّ هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهُ بِالْعَدْلِ ۚ

اہل ایمان !(قرض کے معاملات ہوں گے لہٰذا) آپ کسی کنفرم ٹائم کے لیے ادھار (Credit)کا لین دین اگر کریں تو اسے (قانونی طور پر) لکھ لیا کریں:

1. اسے آپ کے درمیان کوئی [قانونی ڈاکومنٹس وثیقہ (Credit Legal Documents)] لکھنے والا شخص عدل کے ساتھ لکھا کرے۔
2. جسے لکھنا آتا ہو، وہ لکھنے سے انکار نہ کرے، بلکہ جیسے اللہ تعالی نے اسے (صحیح عدل کے ساتھ) سکھایا ہے چنانچہ وہ بھی دوسروں کے لیے لکھا کرے۔
3. یہ دستاویز اس شخص کو لکھوانی چاہیے جس پر حق عائد ہوتا ہو۔ وہ اللہ تعالی اپنے رب سے ڈرے اور اس میں کوئی کمی نہ کرے۔
4. پھر اگر وہ شخص جس پر حق عائد ہوتا ہے، نادان یا ضعیف ہو یا لکھوا نہ سکتا ہو تو اس کے ولی (Responsible) کو چاہیے کہ وہ انصاف کے ساتھ لکھوا دے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔ قرض (Credit) سے متعلق قانونی دستاویزات (Legal Documents)

وَاسْتَشْهِدُوا شَهِيدَيْنِ مِنْ رِجَالِكُمْ ۖ فَإِنْ
لَمْ يَكُونَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَامْرَأَتَانِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ
مِنَ الشُّهَدَاءِ أَنْ تَضِلَّ إِحْدَاهُمَا فَتُذَكِّرَ
إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَىٰ ۚ وَلَا يَأْبَ الشُّهَدَاءُ إِذَا مَا
دُعُوا ۚ وَلَا تَسْأَمُوا أَنْ تَكْتُبُوهُ صَغِيرًا أَوْ كَبِيرًا
إِلَىٰ أَجَلِهِ ۚ ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ وَأَقْوَمُ
لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا ۖ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً
حَاضِرَةً تُدِيرُونَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ
جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوهَا ۗ وَأَشْهِدُوا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ
وَلَا يُضَارَّ كَاتِبٌ وَلَا شَهِيدٌ ۚ وَإِنْ تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ
فُسُوقٌ بِكُمْ ۗ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۖ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۗ
وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ. (282)

5. آپ اس پر اپنے مردوں میں سے دو آدمیوں کی گواہی کروالیں، لیکن اگر دو مرد نہ ملیں تو پھر آپ کے پسندیدہ گواہوں میں سے ایک مرد اور دو خواتین ہوں۔ دو خواتین کی وجہ یہ ہے کہ اگر ایک الجھ سکتی ہو تو دوسری خاتون اسے یاد دلادے گی۔
6. یہ گواہ جب بلائے جائیں تو انہیں انکار نہیں کرنا چاہیے۔
7. معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا، اس کے معاہدے تک اسے لکھنے میں سستی نہ کریں۔ اللہ تعالی کے نزدیک یہ طریقہ کار زیادہ مبنی بر انصاف ہے۔ یہ طریقہ گواہی کو زیادہ درست رکھنے والا ہے اور اِس سے آپ کے شبہات کا امکان کم ہو جاتا ہے۔
8. ہاں ، اگر لین دین روبرو (Cash Transaction) اور آمنے سامنے کی ٹرانزیکشن ہو، تب اسے نہ لکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
9. ٹرانزیکشن کرتے وقت بھی گواہ بنالیا کریں۔
10. (وارننگ یہ ہے کہ) لکھنے والے یا گواہی دینے والے کو کوئی نقصان نہ پہنچایا جائے، اور اگر آپ ایسا کریں گے تو پھر یہ گناہ ہے جو آپ کے ساتھ چپک جائے گا۔

اللہ سے ڈرتے رہیے کیونکہ اللہ تعالی آپ کو تعلیم دے رہا ہے جبکہ اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے۔

اس آیت میں دو خواتین کی گواہی کا ذکر ہے تو یہ کنفرم ہے کہ یہ معاملہ قرض (Credit Transactions) سے متعلق ہے اور اکثر صدیوں میں مردوں ہی ایسی ٹرانزیکشنز کرتے رہے ہیں۔ خواتین کو عدالتوں میں پھنسانے سے روکا گیا ہے۔ دیگر معاملات میں کوئی حکم نہیں ہے کہ دو خواتین کی گواہی قبول ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ یہ روایتی فقہاء کی غلط فہمی ہے کہ وہ ہر معاملے میں دو خواتین کو گواہ سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالی نے مرد اور خاتون کو برابر انسان ہی قرار دیا ہے۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔قرض (Credit) سے متعلق رہن (Pledge)

وَإِنْ كُنْتُمْ عَلَىٰ سَفَرٍ وَلَمْ تَجِدُوا كَاتِبًا فَرِهَانٌ مَقْبُوضَةٌ ۖ فَإِنْ أَمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. (283)	اگر آپ سفر میں ہوں اور آپ کو کوئی لکھنے والا (قابل اعتماد) شخص نہ ملے تو: 11. قرض کا معاملہ گروی (Pledge) قبضہ کرانے کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔ 12. پھر اگر ایک دوسرے پر بھروسے کی صورت نکل آئے تو جس کے پاس (وہ گروی چیز) امانت رکھی گئی ہے، وہ یہ امانت واپس کر دے۔ 13. اللہ، اپنے رب سے ڈرتے رہیے (اور اس معاملے پر گواہی کروا لیں) اور گواہی (جس صورت میں بھی ہو، اسے) ہر گز نہ چھپائیں۔ 14. (یاد رکھیے کہ) جو شخص اسے چھپائے گا تو اس کا دل گناہ گار ہو گا۔ (یاد رکھیے کہ) جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے۔

ظاہر ہے کہ اگر قرض کا معاملہ ہو اور قرض لینے والا شخص دوسرے کو قابل اعتماد نہ ہو تو پھر اجازت ہے کہ وہ اس شخص کی کوئی قیمتی چیز کو گروی رکھ سکتا ہے۔ لیکن یہ کنفرم ہے کہ اس گروی چیز کو صرف امانت کے طور پر استعمال کیا جائے۔ جب تک قرض دینے والا شخص اس چیز کو رکھے تو اسے استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ استعمال کرنے میں وہ قرض سے زیادہ جو فائدہ حاصل کرے گا تو اس کی شکل بھی سود جیسی ہو جائے گی۔ اس کی مثال ہے کہ ایک شخص نے قرض لیا ہے تو رہن کے طور پر اپنی گاڑی کو کچھ دنوں کے لیے گروی رکھا ہے تو پھر قرض دینے والا شخص اس گاڑی کو استعمال نہ کرے۔ دیہات میں یہ ظلم عام رہا ہے کہ جاگیر دار، غریب لوگوں کو قرض دے کر زمین رکھ لیتے۔ پھر اس زمین سے جو پیداوار ہوتی تو اس پر قبضہ کر لیتے تو یہ شکل سود سے بھی زیادہ ظلم کی شکل میں رہی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سود اور غلامی کو روک دیا تھا اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے بھی اسے بند کیے رکھا۔ ان کے انتقال کے بعد جب بادشاہت اور ڈکٹیٹر حکمران بنے تو انہوں نے سود پر کوئی قانونی ایکشن نہیں کیا۔ اس کے نتیجے میں مسلم ممالک میں سود عام ہو گیا اور پھر اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے دی کہ انہیں سپر پاور سے گرا کر محض مغلوبیت کی شکل میں گر پڑے۔ یہی سزا مسلم حکمرانوں کی موجودہ زمانے میں ہے کہ وہ امریکہ، روس اور یورپ کے غلام بن کر رہ رہے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔اختتامی دعا۔۔۔ایمان اور ہماری ذمہ داریاں

لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِن تُبْدُوا مَا فِي أَنفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُم بِهِ اللَّهُ ۖ فَيَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (284)	زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے تو یہ سب اللہ تعالی ہی کا ہے۔ (اِس لیے آپ لوگ بھی ایک دن اسی رب کی طرف لوٹائے جائیں گے) اور جو کچھ آپ کے دلوں میں ہے، تو اسے آپ ظاہر کریں یا چھپائیں لیکن اللہ تعالی اس کا حساب آپ سے لے گا۔ پھر جسے چاہے گا (تو اس کی نیت کے لحاظ سے) بخش دے گا اور جسے چاہے گا (تو اس کی نیت کے لحاظ سے) سزا دے گا۔ اللہ عالی ہر چیز پر طاقت رکھتا ہے۔ (آپ نہیں مانتے تو اس کا نتیجہ بھی آپ ہی کو بھگتنا ہے۔)
آمَنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِن رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ ۚ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ ۚ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا ۖ غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ۔ (285)	ہمارے رسول نے تو اس (قرآن) کو مان لیا جو اس کے رب کی طرف سے نازل کی گئی ہے، اور اُس کے اہل ایمان بھی مان گئے ہیں۔ یہ سب اللہ تعالی پر ایمان لائے، اور اس رب کے فرشتوں، اس رب کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔ (وہ یقین رکھتے ہیں کہ) ہم اللہ کے نبیوں میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے ہیں اور انہوں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے جو سنا تو اپنا سر اللہ تعالی کی اطاعت میں جھکا دیا۔ اے رب! ہم آپ کی مغفرت چاہتے ہیں اور یقیناً ہمیں لوٹ کر آپ ہی کے حضور میں پہنچنا ہی ہے۔

اس سورۃ البقرۃ میں ہم نے بنی اسرائیل کی غلطیاں پڑھی ہیں۔ کس طرح انہوں نے فرقہ واریت کر کے تورات اور انجیل کو چھوڑ دیا تھا اور بہت سے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔ اسی غلطی سے ہم نے بچنا ہے اور تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں اور ان کی عزت میں کوئی فرق نہیں کرتے ہیں۔

سورۃ البقرۃ 2: تعمیر شخصیت۔۔۔اختتامی دعا۔۔۔ایمان اور ہماری ذمہ داریاں

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ۗ رَبَّنَا لَا
تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا
بِهِ ۖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ۚ أَنْتَ
مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (286)

یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی پر شخص پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا ہے۔ (اس رب کا قانون ہے کہ فائدہ) اسی شخص کو ملے گا جو (نیکی) اسنے کی ہے اور وہی شخص (اس گناہ کا نقصان) برداشت کرے گا جو اس نے کیا ہے:

- اے رب! ہم بھول جائیں یا غلطی کر جائیں تو اس پر ہماری گرفت نہ کیجیے۔
- اے رب! آپ ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈالیے گا جو آپ نے ہم سے پرانے لوگوں (بنی اسرائیل) پر ڈالا تھا۔
- اے ہمارے رب! کوئی ایسا بوجھ جسے ہم اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتے، تو ہم پر ذراہ داری نہ کیجیے گا۔
- ہم سے درگذر فرما، ہم کو بخش فرما اور ہم پر رحم فرمادیجیے۔
- آپ ہمارے آقا ہیں، چنانچہ ان منکرین کے مقابلے میں (جو ہمارے دشمن بن کر اٹھ کھڑے ہوئے ہیں تو) آپ ہی ہماری مدد فرمادیجیے۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%daf%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

تقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور The Message of Quran
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t